# ABRISOOKHAN

ثریاں بر سر افلاک چنیں بیگوید + ابر نیساں بخجل از ابر سخن بیگردد





کس کس مزے سے صل علیٰ باغباں نے
رنگ چمن جمایا محمدؐ کے نور سے

باہتمام
حکیم شیخ غلام محی الدین
تخلص بندہ
پروپرائٹر و ایڈیٹر
ابر سخن

---

مطبوعہ
مطبع مصطفائی
امرتسر

# قواعد ضوابط

(۱) بعونہ خلاق ذوالمنن یہ رسالہ نعت موسومہ بہ ابر سخن ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو اشاعت پاکر نور بخش انظارہ ناظرین ہوتا ہے۔

(۲) غزلیات نعتیہ مصرعہ مطروحہ کے پس انتخاب گیارہ شعر تک درج ہوئگی۔ اور نعتیہ غزلوں کے بعد شوقیہ غزلیں درج ہوتی رہینگی۔ انتخاب کا اختیار انجمن شعرا کو ہے کلام غیر طرح فی شعر (۱ر) اجرت پر مطبوع ہوگا۔

(۳) قیمت عام سے دو روپیہ چار آنہ اہل شہر سے دو روپیہ طلبا سے ایکروپیہ بارہ آنہ گورنمنٹ عالیہ سے چار روپیہ رؤسار عالیشان سے جو کچھ بخیال استعانت نعت عنائیت ہو اسکی حدبندی نہین نمونہ کے لئے چار آنہ مقرر ہین۔

(۴) یہ رسالہ اکثر بلا درخواست بہی اہل اسلام کی خدمت مین روانہ ہوتا ہے خیر اقبالی سے اطلاع لازم ورنہ نام درج رجسٹر ہوگا مگر وہ کون دل ہے جسمین تولائے نعت حضرت حبیب خدا نہو۔

(۵) جس تحریر کا جواب مطلوب (ریپلائی) پوسٹ کارڈ پہ آنا چاہئے یا آدہ آنہ کا ٹکٹ ورنہ جواب معاف

(۶) ارسال قیمت کے لئے منی آرڈر سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ورنہ تلف ہوجانے پر دفتر ذمہ دار نہین۔

(۷) غزلیات مصرعہ مطروحہ علیحدہ علیحدہ کاغذ پر خوشخط لکھکر ہر انگریزی مہینے کی ۱۵ تاریخ تک بہیجنا چاہئے

(۸) نذر قیمت و ہر قسم کی تحریر حکیم شیخ غلام محی الدین بہدوپرائیٹر گلدستہ ابر سخن کے نام ہونا چاہئے

(۹) اشتہارات دو ایک مرتبہ کے واسطے فی سطر (۱ر) زیادہ کے لئے بذریعہ تحریر فیصلہ ہوسکتا ہے اُجرت پیشگی لیجاویگی اور چہپے ہوئے اشتہار ۱۲ر فیصدی پر تقسیم ہوسکتے ہین۔

(۱۰) جو شعر یا مضمون نظم و نثر باعتبار شاعر کے محل تامل ہوگا یا جس مین طعن و تشنیع ہوگے وہ درج نہوگا۔

(۱۱) جو صاحب نو مشق غزل بہیجین اُنپر خود نظر ثانی فرماکر یا کسی اُستاد ماہر کو دکہا بہیجا کرین کہ گلدستہ کی وقعت ہو غزل کی پیشانی پر نام و لقب و تخلص و نام اُستاد و سکونت صاف و خوشخط تحریر کرین۔ اگر کوئی صاحب یہ چاہین کہ اُنکی غزل کی اصلاح ہمارے ذریعہ سے ہو تو وہ بہی تعمیل ہوگی۔

(۱۲) ہر مہینے مین ایک مصرعہ مطروحہ مستورات کے لہجہ مین ہوا کریگا نازک خیال ادہر بہی ضرور توجہ فرمائین تاکہ مستورات بہی اس نعمت سے محروم نرہین

## آیندہ کے لئے طرحین

پرچہ پہونچتے ہی اسطرح مین (خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہوگیا)۔ رفعت - عزت -

مستورات کے لہجہ مین (آج بہنوں مجھے ہے عشق رسول عربی کا)۔

غزلیات بہیجنا چاہئے۔ اور طرح ذیل مین ۱۵ جنوری ۱۸۹۰ء مثل مشہور ہے رہتے ہین دیوانے بیابانین جیحان مستورات کے لہجہ مین۔ مجھکو شرب مرا خدا الہی لے۔ مفلحفا

# بدین مژدہ گر جان فشانم رواست

ابر سخن کے لئے اس سے بڑھ کے اور کیا خوشنودی کا موقعہ ہوگا بلکہ ابر سخن کے معزز خریداروں اور کرمفرماؤں کے لئے اس سے زیادہ اور کونسا وقت مسعود ہوگا کہ اون کے ناچیز ابر سخن کے

معزز مولی نے

جناب مستطاب نواب معلے القاب حسان الہند محمود اختر حضرت

**نواب حاجی محمد رضوان علیخانصاحب بہادر**

رئیس اعظم مرادآباد

نبیرہ جناب نواب عظمت اللہ خانصاحب مرحوم ناظم ملک روہیلکھنڈ

نے

مندرجہ ذیل ابر سخن کی سال اشاعت کا

**قطعہ تاریخ**

اپنی کلک جواہر سلک سے لکھہ کے

عنایت فرمایا ہے

یہہ برسا ور نظم ابر سخن
ہوئی جس سے سرسبز کشت مراد

ہر اک شعر دلکش وہ اوڑتا ہوا
سخنور کریں جسپہ آنکھوں بنے صاد

زہے تازہ گلدستۂ بے خزاں
بہ مدح شہنشاہ فرخ نہاد

مضامیں کا پھولا پھلا یہہ چمن
ہے جسے دیکھہ کر آئے فردوس یاد

ہے رنگیں مزاجان سرمست کو
گل اعتبار و مل اعتقاد

جو ہو شوق تاریخ رضواں تمہیں
لکھو تم یہہ ہے ارمغان وداد

۱۳




| ابر | جناب شیخ شہاب الدین صاحب شاگرد میر سلمہ القدیر | ۱ |
|---|---|---|

بندہ سے وصف کیا ہو رسالت مآب کا ۔ ذرہ لکھے گا خاک بیاں آفتاب کا
میرا ہے لاجواب نبی گر غلط ہے یہہ ۔ انساں تو کیا فرشتے ہی لائیں جواب کا
قربان ہو نہ جائیں محمدؐ کے نام پر ۔ سب حال کہول ڈالا خدا کی کتاب کا
نبیوں سے آپ پر ہوئے رب جہان فدا ۔ مُنہ انتخاب چومے ہے اس انتخاب کا
نالع عروس نعت نبی کے لئے مدام ۔ ہم عطر کھینچتے ہیں گلِ آفتاب کا
چھائی ہوئی ہے ابر پہ غم کی گھٹا عجیب ۔ اے ابر رحمت آئے ہے صدقہ جناب کا

| احمد | جناب احمد حسین خانصاحب مصنف آئینہ روزگار<br>فرزند خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب رئیس اعظم لاہور | ۲ |
|---|---|---|

کیوں دیکھنا ہلال ہے باعث ثواب کا ۔ حضرت یہہ نام لیوا ہے تیری رکاب کا
کیا آگیا خیال تمہارے عتاب کا ۔ ابلیس کیوں نشانہ ہے تیر شہاب کا
ہیں عاشق نبی ہوں رہائش کیو اسطے ۔ اے نجم بخت چاہیئے برج آفتاب کا
ماتم بپا ہے تیرے نواسونکا ۓ نبی ۔ پانی کو کوستا ہے کٹورا حباب کا

معراج میں بصدقۂ پا بوسئی رسول
یہہ تحفہ ماہ نو کو ملا تھا رکاب کا

خجلت اسے یہی ہے دردندان پاک سے
بجلی جو ڈھونڈتی ہے دوپٹہ سحاب کا

الفت تو مقتضی ہے کہ روضہ پہ آپکے
روشن کروں میں جاکے چراغ آفتاب کا

منکر کو تیرے چاہئے بس ڈوب ہی مرے
اک چلو پانی لیکے بسوئے عذاب کا

اے چشم تر تو لطف نبی پر نگاہ کر
غرقاب ہو کہیں نہ سفینہ سحاب کا

حور دنکی تھی مراد کہ گیسوئے عنبریں
اے شہسوار تسمہ ہو تیرے رکاب کا

اب جاگزیں ہو دلمیں تصور سے ای جناب
یہہ قصر دل بھی برج بنے آفتاب کا

سایہ ترا سبق ہے ثبات جہا نکو
تیرا قدم چراغ ہے راہ ثواب کا

گل آب آب ہو گئے شرم حضور سے
میں پھولتا ہوں دیکھہ کے شیشہ گلاب کا

دو سطریں ہیں یہہ آپکے گیسوئے عنبریں
اور خال ایک نقطہ ہی ام الکتاب کا

سوزش کو میرے دیکھہ فراق رسول میں
جلتا ہے جہنکے سیخ پہ دعوی کباب کا

ہاں عاشق دلیری خیر البشر ہوں میں
روشن ہو میری قبر پہ روغن شباب کا

کافر کو قدر نب ہو رسالت مآب کی
دیکھا ہو شپرہ نے جو نور آفتاب کا

رضوان کمال شوق سے وصف نبی لکھوں
کوثر میں زر ملا وے بجھے آفتاب کا

ہر شعر نعت آیت اعجاز ہو گیا
احمد یہہ معجزہ ہے شہ لاجواب کا

| المعی | جناب میر محمد المعی صاحب خلف میر سیف الدین صاحب لعل | ۳ |
|---|---|---|

عشق نبی میں کام نہیں اضطراب کا
یاں غم تمام صفر ہے روز حساب کا

سامان جمع چاہئے روز حساب کا
کر انتخاب نعت رسالت مآب کا

پانی سے روشنائی ہے لعل مذاب کا
لکھتا ہوں وصف اوس لب لعل خوشاب کا

داغ فراق روئے نبی یوں ہے جلوہ گر
منہہ سوئے مہر جوں ہو گل آفتاب کا

راہ وفائے عشق پہ چلتے ہیں بیرکے بل
کچھہ فکر چاہئے نہیں کار ثواب کا

پردے صحاب لطف ترا ایک دم تو ہو
پیر کو ہر مراد سے ساغر حباب کا

تصویر کے عوض میں جو تشریف لائیں آپ
کیا کام ہر کسی سے سوالی جواب کا

محفوظ ہے دہر اورق انتخاب عشق
شیرازہ کو بگڑ گیا دل کی کتاب کا

لوح و قلم سے لوح قلم لائیں جبرئیل
مضمون لکھوں جو آ بگی حالی جناب کا

اوس روضے پر بہار کی فرقت میں غش ہوئیں
احباب منہ پہ دیتے ہیں چھینٹا گلاب کا

بخشش پہ آئیں جس گھڑی سردار انس و جان
بہولے سے بھی نہ نام لے کوئی عذاب کا

شیطان نفس کیون نہ فنا ہو کہ عشق میں
یہہ آہ کام دیتی ہے تیر شہاب کا

بہر مداد جدول وصف رخ نبی
ہم عطر کھینچتے ہیں گل آفتاب کا

روغن طلب ہین شاہد مضمون کی تصویر
ہم عطر کھینچتے ہیں گل آفتاب کا

ہم خاک ہوکے کوئے نبی ہی میں جم رہیں
کیا خوف ہمکو چرخ نئے انقلاب کا

پہونچے اگر مدینہ میں ہم میر المتقی
عالم ہوا اپنا پیری میں عہد شباب کا

## امیر — خواجہ ابو احمد امیر الدین صاحب شاگرد حضرت آفتاب الشعراء مولوی ابو محمد حسن صاحب شعری امرتسر — ۴

اب بڑھ گیا جنوں دل خانہ خراب کا
اللہ رے یہ عشق رسالتماب کا

کیسے گزند کشتی خیر الامم کو آئے
شیر و نہنگ پانی لے ہے سفینہ جناب کا

کیون دیکھ کر ہلال کو پڑھتے ہیں سب درود
ہمشکل ہے یہہ ناخن پائے جناب کا

بنجائے ابر رحمت حق دود معصیت
دریا جو آئے جوش پہ گردوں رکاب کا

پانچ انگلیوں سے پانچ وہ چشمے رواں ہوئے
سیراب جس سے ہو گیا لشکر جناب کا

ہے دل میں یہہ قصیدہ نعت نبی یہ آج
سونا چڑھائے ورق آفتاب کا

دیکھا مگر ہے خواب میں رخسار مصطفے
ہے مثل آب آئینہ عارض [illegible]

خوانندہ سرود دود محمدی
ہر رگ سے کام لیتا ہے چنگ و رباب کا

اے ابر رحمت آپکے دانتوں کی یاد میں
دکھا ہے چتر موج کے سر پر حباب کا

جز آپکی شفاعت کبرے کے یا رسول
کچھ حوصلہ نہیں ہے سوال جواب کا

آٹھوں پہر دعا ہے کہ محشر شتاب ہو
دیکھوں کہیں وہ روئے مبارک جناب کا

ہوتے ہین غرق عرق خجالت گل و گلاب
بو پا ہوا ہے جب سے پسینہ جناب کا

ہر ذرہ کہہ رہا ہے انا الشمس اے امیر
پرتو پڑا ہے جب سے رخ لاجواب کا

## بغداد — کمترین حکیم شیخ غلام محی الدین منیجر رسالہ ابر کرم امرتسر — ۵

مشتاق ہوں جناب رسالت مآب کا
عمر کٹ گئی ہے کی بلا سر یہ یوم الحساب کا

بازار خوب گرم ہے نعت جناب کا
ٹھنڈا چراغ کیجئے نہ ہو آفتاب کا

ہے وصف عرق روئے رسالت مآب کا
ہم عطر کھینچتے ہین گل آفتاب کا

صبح وطن کا شام غریبی مین ہے اثر
کیا شوق دل دکھائے گا روضہ جناب کا

یاد نبی میں دشت نوردی کا ہے مزا
کچھ کانٹے کو سوں دھوکہا نہیں ہے سراب کا

جب العطش کا عرصہ محشر میں شور ہو
کوثر سے بھر کے جام پلانا شراب کا

یثرب سے دور رہنے کی حالت ہو کیا بیان
ہے اضطراب کو بھی مرض اضطراب کا

حضرت اگر نہوتے تو ہوتا نہ کل جہان
شاہد ہے حرف حرف خدا کی کتاب کا

کیا خضر شوق گنبد خضرا دکھائے گا
ہے تیز کیون قدم نظر پر شتاب کا

شمشیر عشق احمد مرسل کے ہیں قتیل
اس گنجفہ مین کام ہی کیا آفتاب کا

محشر کے دن ضرور شفاعت کو آئے
سو جان سے غلام ہے بندہ جناب کا

## تجمل — جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب جلال پوری مقیم بمبئی — ۶

لکھنا ہے وصف چشم رسالت مآب کا
منہ مین لگا ہے خامہ کے ساغر شراب کا

رخ سے الٹ دین آپ جو پردہ نقاب کا
کیا تاب ہے کہ منہ ہو ادہر آفتاب کا

لکھون جو وصف روئے رسالت مآب کا
فوراً فلک دے مجکو ورق آفتاب کا

واعظ سنا نہ حکم شریعت کا تو مجھے
بیخوار ہوں مین حب نبی کی شراب کا

جائینگے چھوڑ کر نہ در مصطفے کبھی
اے چرخ ڈر نہیں ہے تیرے انقلاب کا

کرنا اشارہ مجکو بھی اے شافع امم
ارشاد حق ہو حشر میں جب انتخاب کا

لکھ لکھ کے وصف روئے منور کا آپکے
ہم عطر کھینچتے ہیں گل آفتاب کا

اعمال بد میں پر ہے توقع نجات کی
میں امتی ہوں شافع روز حساب کا

ہے مجھے التجا یہ شب و روز ای خدا
وہ روز ہو کہ دیکھوں مدینہ جناب کا

یاد رخ نبی میں جو روؤں ذرا بھی
جاری ہو میری آنکھوں سے چشمہ گلاب کا

کس شان سے سواری اسرا کا تھا ظہور
خادم تھا جبرئیل بھی تسمہ رکاب کا

اے جذب دل اوڑا کے مجھے ڈالدے وہان
روضہ ہے جس زمیں پہ رسالت مآب کا

زینت پہ ظاہری کے تجمل نہو فدا
دنیا کا کارخانہ تماشہ ہے خواب کا

## خستہ — جناب مولوی نور احمد صاحب ساکنہ امرتسر — ۷

سب عطر کھینچتے ہین گل تر گلاب کا
ہم عطر کھینچتے ہیں گل آفتاب کا

آفت زدہ فراق کشیدہ ہوں وقت نزع | کیا خوب ہو نصیب جو کلمہ جناب کا
تاریکئ گناہ سے ماں ہے یقین مجھے | محشر میں کچھ پتا نہ ملے آفتاب کا
کلمہ پڑھا ہے جسنے نہ دل سے آپکا | پھر ڈر ہی کیا رہا اوسے روز حساب کا
محو جمال حور نہ مشتاق باغ خلد | سو جاں سے شیفتہ ہوں رسالتمآب کا
رخسار آپکا وہ پسینا ہے مشک ناب | کیا ہمسری کریگا ہے کیا منہ گلاب کا

## خورم | جناب ملا عبد الرحیم صاحب امرتسر | ۸

کلمہ ہے اک جواب وہاں سو جواب کا | کچھ غم نہیں ہے پرسش یوم الحساب کا
پڑھتا ہے کون سورۂ والیل رات کو | کشتہ مگر ہے زلف رسالت مآب کا
پڑھ لے درود عشق محمد ہیں رات دن | پہلا سبق یہی ہے ولا اس کتاب کا
یارب کہیں مدینہ کا رہنا نصیب ہو | ورنہ مری حیات ہے عالم حباب کا
خورم اس آب و تاب سے نعت نبی پڑھو | پھیکا ہو چاند رنگ اڑے آفتاب کا

## رضوان | حسان الہند جناب نواب سید رضوان علیخانصاحب نبیرۂ جناب نواب عظمت اللہ خانصاحب ناظم روہیلکھنڈ | ۹

مضمون چنا جو خلق رسالت مآب کا | ہر پھول ہنس پڑا مجھے حسن انتخاب کا
خط سیہ تمہارے رخ لاجواب کا | کیا خوب حاشیہ ہے خدا کی کتاب کا
خاشاک آستان رسالت مآب کا | طرہ ہے تاج قیصر و افراسیاب کا
لکھا جو وصف شافع یوم الحساب کا | فرد گنہ کی بنگئیں دفتر ثواب کا
پیری میں رنگ لایا ہے داغ غم نبی | کیا وقت صبح پھول کھلا ہے گلاب کا
سلک رسل میں احمد مختار سا گہر | دیکھا تو کیا سنا نہیں اس آب و تاب کا
لکھتے ہیں مدحت عرق روے مصطفے | ہم عطر کھینچتے ہیں گل آفتاب کا
تشبیہ کر ترے رخ پر نور سے نہ پائے | ستاسی پوجا کرے ترک آفتاب کا
حاصل ہو گر زیارت یثرب سے مشتر | سیر جہان ہی مجھکو تماشا ہو خواب کا
واعظ شراب عشق محمد نہ کیوں پیوں | اک تو حلال دوسرے عالم شباب کا
سایہ میں تیرے ابر کرم کے جو ہو گذر | بجلی کو عارضہ ہو پھر اضطراب کا
اللہ رے یاد گیسوے پیچان مصطفے | آنکھوں میں دیکھتا ہوں اثر پیچ و تاب کا

اولاد بوالبشر مین نہیں تجہسا وی شرف
کہتا ہے حرف حرف یہ ام الکتاب کا

چل راستہ حرم کا بتاتا ہوا مجہے
اے خضر دل یہ کام بڑا ہے ثواب کا

قنبر غلام حضرت مولا علے سہی
رضوان ہے خانہ زاد رسالت مآب کا

## شاکر | جناب منشی شاکر محمد صاحب بنارسی مقیم بمبئی | ۱۰

جلوہ جو دیکہے روئے رسالت مآب کا
خجلت سے زرد رخ ہو وہین آفتاب کا

دہڑکا ذرا نہیں ہے حساب وکتاب کا
مداح ہون مین شافع روز حساب کا

شیدا ہوا ہون اوس رخ عالی جناب کا
مہنہ زرد جسکے سامنے ہے آفتاب کا

سارا جہان عدو جو میرا ہو تو غم نہین
بس چاہتا ہون لطف رسالت مآب کا

رخسار مصطفے کی صفت کو سناسنا
ہم عطر کہینچتے ہین گل آفتاب کا

ہر گل نہ کیون ترانے سے میرے ہو شادمان
ہون عندلیب گلشن عالی جناب کا

روز جزا دکہائینگے کیا مہنہ خدا کو ہم
کچہہ بہی نہ کام ہمنے کیا ہے ثواب کا

حاصل سخنورون مین مجہے افتخار ہے
واصف ہون مین جناب رسالت مآبکا

ابر سخن مین بہیجدے شاکر غزل کو جلد
دن آگیا قریب بہت انتخاب کا

## شہیر | جناب منشی غلام قادر صاحب شاگرد میر امرتسر | ۱۱

عاشق ہون مین جو روئے رسالتمآب کا
ہوتا گمان ہے دلپہ مرے آفتاب کا

تاثیر عشق عارض حضرت کی دیکہہ لو
غنچہ کہلا ہے گور پہ مرے گلاب کا

تحریر پکڑے خامہ کو زنجیر بن گئی
لکہا جو حال شوق رسالت مآب کا

روتے نہیں ہیں ہجر مین روئے جنابکے
ہم عطر کہینچتے ہین گل آفتاب کا

محشر کے دن نہ خلد مین جائیگا دوستو
بندہ شہیر ہے اسی عالی جناب کا

## عزیز | جناب عزیز الرحمن صاحب طالب العلم اسکول بہاولپور | ۱۲

مشتاق ہون نظارۂ عالی جناب کا
نبیون کے تاجدار رسالت مآب کا

محبوب کبریا سے مخاطب ہین مصطفے
مضمون صاف کہتا ہے ام الکتاب کا

حق نے جو اپنے نور سے پیدا کیا اوسے
اسواسطے نہ پڑتا تہا سایہ جنابکا

حضرت کی ذات پاک کے مداح کو بہلا
کیا خوف حشر مین ہو حساب وکتاب کا

ہے التجا عزیز کی محشر مین یا عزیز
اس مضطرب کا ہاتہہ ہو دامن جنابکا

**فروغ** — جناب منشی خدابخش خانصاحب ملتانی مقیم بہاولپور — ۱۳

رشک ریاض خلد مدینہ جناب کا — خاتم ہے ہر نبی کا نگینہ جناب کا
پرواہ اوسکو دولت دنیا کی کچہہ نہیں — جو ہے گدا جناب رسالت مآب کا
اللہ رے حبیب خدا کی عنایتین — خیر الامم مین نام نہین اضطراب کا
ہے آپ ہی سے باغ جہانمین عجب بہار — پہولا نہیں سماتا ہے غنچہ گلاب کا
اندہیری قبر ہوگی نہ روشن فروغ کی — رکہتا ہے یہ بہروسا رسالت مآب کا

**فضا** — جناب میر محمد حسین شاہ صاحب شاگرد میر امرتسر — ۱۴

اللہ رے کیا ہے رتبہ رسالت مآب کا — کوئی نہین ازل سے ابد تک جواب کا
عاشق جو ہو جناب رسالت مآب کا — کیا ڈر ہے اوسکو حشر کے دن آفتاب کا
اے اشتیاق دشت نوردی تجہے قسم — لے چل مدینہ دہوکہا ہے دہوکہا سرابکا
کیا خوف پل کا حشر کا ڈر قبر کا خطرہ — ہے ہر جگہہ پہ آسرا جسکو جناب کا
یارب فضا کو طیبہ کی جلدی دکہا بہار — اب باقی حوصلہ نہین کچہہ اضطراب کا

**مسکین** — جناب مولوی غلام نبی صاحب مقیم کارخانہ جناب الہی بخش صاحب سوداگر و آنریری مجسٹریٹ امرتسر — ۱۵

مداح ہون مین جب سے رسالتمآب کا — کہنا جو کچہہ تہا اوٹہہ گیا روز حساب کا
اللہ رے شان عزت اقبال مصطفی — رہتا تہا سر پہ دہوپ مین سایہ سحابکا
دیتا سر بریدہ کو اک آن مین ہلا — تہا یہ اثر نبی کے دہن کے لعاب کا
جسنے لگایا بو نہ گئی اوسکی تا بحشر — عطر گل جنان تہا پسینہ جناب کا
اے چرخ مین تو اُس شہ دینکا غلام ہون — ہے زرد جسکے رعب سے رنگ آفتابکا

**مجید** — جناب منشی عبدالمجید صاحب تلمیذ حضرت قیصر علیگڈہ — ۱۶

مداح ہون نبی سے جو عالیجناب کا — ہر لفظ ہے غزل مین مکرر انتخابکا
اے قبر دیکہہ تو مری مٹی نکر خراب — اوڑنے سا خاکسار ہون مین بوترابکا
ہوجاؤن اوسکا بندہ بے [illegible] — جو دلسے ہو غلام نبی کی جنابکا
تا ہم خدا عجب تہی کچہہ اعجاز مصطفی — قبضہ تہا طلوع و غروب آفتابکا
محشر مین یہ کہونگا کہ پیاسا ہون یا نبی — اک جام ہو عطا مجہے کوثر کے آب کا

**واصف** — جناب منشی رحیم بخش صاحب سیکرٹری یونین کلب امرتسر — ۱۷

کیا خوف واعظا مجہے یوم الحسابکا — ہے آسرا جناب رسالتمآب کا
سیماب وار ہجر نبی مین ہون بیقرار — کیا حال ہو رقم دل پر اضطرابکا
رکہہ لینا آبرو میری ریش سفید کی — تر دامنی سے رنگ جما یا خضابکا
ہے آرزوے دل یہ الہی بروز حشر — بندہ کا ہاتہہ اور ہو دامن جنابکا
سینہ قمر کا جیسے ہے چیرتے رتی زد — دیکہا تہا اکنے خواب مین چہرہ جنابکا
تہا جسجگہ گذر نہ فرشتونکو ایکدم — سہرا اجلوہ پہونچنا رسالت مآب کا
کیونکر نہ میری جان محمد پہ ہو فدا — واصف ہے ایک بندہ صادق جنابکا




| ۱۸ | عصمت مآب عفت پناہ جناب تجمل النسا خانم صاحبہ لکھنؤ | آفت |
|---|---|---|

بندی کو آسرا ہے رسالت مآب کا — یوم الحساب میں نہیں ڈر آفتاب کا
میں واری اور صدقے ترے پیارے نام پر — کوئی نہیں ہے نبیوں میں تیرے جواب کا
جل ہیں کے آتش غم احمد سے دل ہوا — جیسے جلا ہوا کوئی ڈورا کتاب کا
حضرت کو سارے نبیوں کا سردار کر دیا — قربان ہوں خدا کے میں اس انتخاب کا
خیر النسا کا واسطہ میدان حشر میں — آفت کو آسرا ہو تمہاری جناب کا

| ۱۹ | جناب بزم آرا بیگم صاحبہ پردہ نشین دہلی درقلعہ | دلبر |
|---|---|---|

انگلی کے اک اشارہ سے شق القمر ہوا — یہ کیا ہی معجزہ ہے رسالت مآب کا
یہ دل میں ہے کہ وصف رخ مصطفے لکھوں — یارب ملے ورق جو کہیں آفتاب کا
حضرت کلیم عجز سے کہتے تھے بار بار — میں امتی ہی ہوتا رسالت مآب کا

| ۲۰ | جناب نور جہاں بیگم صاحبہ پردہ نشین دہلی نل بازار | تبسم |
|---|---|---|

ہے حوصلہ شفاعت عالی جناب کا — معلوم ہے نتیجہ گناہ و ثواب کا
کیا غم فشار قبر نکیرین کے لئے — جنکے جواب رکھا ہے کس انتخاب کا
کندہ ہو لوح دل پہ تو سارے گنہ مٹیں — ہے کیا ہی پیارا نام رسالتمآب کا
منت اٹھائے ظل ہما کی میری بلا — سایہ ہے میرے سر پہ رسالتمآب کا
بندی کی شرم ہاتھ میں تیرے ہے یارسول — ڈر لگ رہا ہے حشر کے دن کے عذاب کا

| ۲۱ | بی اللہ رکھی صاحبہ طوائف سکنہ دہلی وارد حال لاہور | نازنین |
|---|---|---|

مت پوچھ ہم نشین صفت اہل بیت مین — کچھ اور حال ہے دل خانہ خراب کا
عشاق مصطفے کو بھی سیدان حشر مین — دے کام داغ دل سپر آفتاب کا
پنجاب سے مدینہ مین بلواؤ نازنین کو — دریا رواں ہے آنکھوں سے ہر دم چناب کا




## آصف — جناب مولوی الہی بخش صاحب مدرس مشن سکول امرتسر — ۲۲

مہنہ سے لگا کے جام سنہری شراب کا
جلوہ دکہا دیا ہے مہ و آفتاب کا

نالوں کی اپنے کب ہو رسائی وہاں تلک
بالا ہے بام فرش ہے عالیجناب کا

اوشہسوار گرد کی مانند دیکہنا
چہوڑینگے ہم نہ ساتھہ تمہاری رکاب کا

حرکت میں یوں ہیں وہ لب نازک نفس کے ساتھہ
ملتا ہے جوں نسیم سے پتا گلاب کا

مستوں کی یہہ دعا ہے کہ تا گردش سپہر
چلتا رہیں ہوا الہی یہ ساغر شراب کا

باتوں میں ہم لگا کے اونہیں لائے گہر تلک
توڑینگے آج قفل طلسم حجاب کا

بلبل کی فاتحہ کا ارادہ ہے باغ میں
ملجائے ہمکو پہول جو کوئی گلاب کا

راحت ہوئی نصیب نہ گیسو کے عشق میں
بہرہ ملا ہے مجہکو فقط پیچ و تاب کا

بوسے جو دیتے ہیں تو مجہے بے حساب دو
نشہ میں ہوش کسکو رہیگا حساب کا

دلمیں ہے مے کشی سے کروں توبہ زاہدو
پر کیا کروں کہ سر پہ ہے عالم شباب کا

آصف کی خاک بعد فنا گردباد ہو
مارا ہوا ہے کاکل پر پیچ و تاب کا

## تحسین — جناب مولوی زین العابدین صاحب از حیدرآباد دکن — ۲۳

اولٹا یا مہ جبیں نے جو آنچل نقاب کا
چہرہ سفید شبکو ہوا ماہتاب کا

یہہ بزم مے کشوں کی ہے عالم ہے آب کا
ساقی بہی میکدہ میں ہے اک آب و تاب کا

نازک ہے وقت دور ہے اب انقلاب کا
اے باد شرط لوٹے نہ چہالا حباب کا

کہنا سنیں تو مطلب اصلی بیاں کریں
مانیں نہ بات کو تو کریں کیا جناب کا

حیلہ ہی بس ہے دل کے پہپولے کو ٹہیس کا
موقعہ یہ زینہار نہیں پیچ و تاب کا

موسم ہے گرمیوں کا حرارت کا ہے وفور
مرغوب دلکو ہے اسنڈ آنا سحاب کا

گہہ ناؤ نوش عیش و طرب گاہ وصل یار
کیا کیا مزے دکہاتا ہے عالم شباب کا

## خستہ — جناب مولوی نور احمد صاحب امرتسر — ۲۴

عالم یہ رخ پہ کاکل پر پیچ و تاب کا
گویا چہپا ہے ابر میں جرم آفتاب کا

| | |
|---|---|
| فرقت سے حال ہے یہ مرے دل خراب کا | عالم ہو جیسے آگ پہ سیخ کباب کا |
| غافل نہ بھول عمر دوزہ پہ اسقدر | خیمہ حباب کا ہے یہ خیمہ حباب کا |

**رضوان** | عالیجناب معلے القاب حضور حسان الہند محمود اختر نواب حاجی محمد رضوان العلی خانصاحب بہادر رئیس اعظم مراد آباد نبیرہ نواب عظمت اللہ خانصاحب بہادر | ۲۵

| | |
|---|---|
| دامن اگر نچوڑ دون چشم پرآب کا | ہر سو جہان مین شور ہو طوفان آب کا |
| ڈنکا بجا کے کہتی ہین موجین حباب کا | عالم طلسم زیست مین ہے نقش آب کا |
| جلوے شبانہ روز ترے دیکھ دیکھ کر | چہرہ اوتر گیا ہے مہ و آفتاب کا |
| موج تبسم لب پُر نور سے ترے | بجلی نے ڈھنگ سیکھہ لیا اضطراب کا |
| اب خاک جلوے روشنیٔ طبع کے دکھاؤن | شمع سحر ہون بزم جہان خراب کا |
| آے جو دل جلونکے جلے دلکے روبرو | جل بہن کے خاک ہووے کلیجہ کباب کا |
| ہے سوز غم مین رشتۂ جانکا یہ اپنے حال | جیسے جلا ہوا کوئی ڈورا کباب کا |
| نازک مزاجونکی کہین کشتی ہے ڈوبتی | لنگر ہے موج موج جہاز حباب کا |
| روشن دلونکو قید تعلق سے کیا غرض | بے تیل جل رہا ہے چراغ آفتاب کا |

**ذایق** | جناب منشی محمد عبد العزیز صاحب فرخ آبادی مقیم بمبئی | ۲۶

| | |
|---|---|
| جب سے ہے عشق ایک بت پیچ و تاب کا | برباد کر دیا مرا عالم شباب کا |
| جوبن عیان ہے دیکھئے عہد شباب کا | صورت پہ ہے گمان مہ و آفتاب کا |
| رخسار پر ضیاے صنم دیکھہ لین اگر | غیرت سے زرد رخ ہو مہ و آفتاب کا |
| ارمان مست زار کے نکلین گے آج خوب | اے دخت رز اوٹھے کہین پردہ حجاب کا |
| کانٹا سا سوکھہ کر ہوا ذایق فراق مین | عالم مری رگون مین ہے تار رباب کا |

**فدا** | جناب منشی فدا حسین صاحب سکنہ اٹاوہ | ۲۷

| | |
|---|---|
| مطلع پڑھون مین بزم مین اس آب و تاب کا | ہو جائے رنگ زرد رخ آفتاب کا |
| پیتے ہی مے اولٹ دیا گوشہ نقاب کا | سایہ کدہر ہے دور ہو جب آفتاب کا |
| کم ظرف سے امید نہ دریا دلی کی رکھہ | چشمہ نہ بن سکا کبھی ساغر حباب کا |
| رخ پر کبھی پڑی کبھی سینہ پہ تھی نظر | اللہ رے یہ حسن یہ جوبن شباب کا |
| برباد ہمکو کر دیا ہر طرح کیا کہین | بگڑا نہ کچھہ بھی اس دل خانہ خراب کا |

کہتے ہین جسکو دفتر عالم سخن شناس
سادہ ورق ہے اک مرے دلکی کتاب کا

طوفان نوح نام ہے جسکا جہان مین
اک مدّو جزر تہا مرے چشم پر آب کا

جب جہریان ہی چہرہ کی تجہہ سے نہ مٹ سکین
اے شیخ پہر عبث ہے لگانا خضاب کا

خم کو قدآ اوٹہا کے لگائے جو مین نے ہونٹہہ
مُنہ خشک ہوکے رہگیا جام شراب کا

## فروغ | جناب منشی خدا بخش خانصاحب ملتانی از بہاولپور | ۲۸

کیا روئے آتشین پہ عرق ہی گلاب کا
یا آبتاب چشمہ ہے یا آفتاب کا

بہہ جائین آب شرم سے سارے حباب وار
جب سات پردون سے اُٹھے پردہ حجاب کا

مالغ تو کوئی چیز نہ تہی دیکہنے کے وقت
صرف ایک پردہ مُنہ پہ ہے اُسکے نقاب کا

بے حاصل وصال ہوئی زندگی تمام
گذرا تمام یون ہی زمانہ شباب کا

اوس روئے آتشین کے لئے اے فروغ آج
ہم عطر کہینچتے ہین گل آفتاب کا

## فرخ | جناب منشی غلام قادر صاحب شاگرد جناب قامرلتسر | ۲۹

لٹتا ہے مفت میرا زمانہ شباب کا
دل بہن رہا ہے ہجر مین اس دل کباب کا

سیمین ذقن پہ یار کے ظاہر ہے خال کیا
بیٹہا پسر یہہ خوب ہے زنگی نواب کا

جلبل کے سرمہ ہو گیا دل کوہ طور سا
جچہہ پہ پڑا فروغ جو اس آفتاب کا

اورو لسنے مُنہ کو کہولی کے باتین کرے وہ شوخ
دیتا ہے دہوکا مجھکو تو ہر دم نقاب کا

فرخ وہ کیا ہی دن تہے مبارک کہ رات دن
پردہ ہٹائے رہتے تہے رخ سے نقاب کا

## مجید | جناب منشی عبدالمجید صاحب ملازم فوجداری علیگڈہ | ۳۰

مُنہ سے زرا حجاب اوٹہا دو نقاب کا
کب تک اوٹہاؤن طعنہ کہو آفتاب کا

عالم کہون مین کیا تیرے رخ کے نقاب کا
سایۂ حجاب بنگیا ہے آفتاب کا

نام خدا وہ طفلی ہی مین ڈہاتے ہین غضب
کیا قہر ہوگا دیکہئے عالم شباب کا

آنکہین دکہاتے ہین وہ مجھے بات بات پر
کیا بڑہ گیا ہے حوصلہ قہر و عذاب کا

کس زندگی پہ کرتا ہے اے یار تو غرور
یہہ دہر بے مدار تو عالم ہے خواب کا

سودائی سا بنا ہوا پہرتا ہون دربدر
یارب بُرا ہو اسدل خانہ خراب کا

محبوب حق کے غم مین جو تارے گنا کرے
کیا خوف ہے مجید کو روز حساب کا




## ہولی

| رفیق | جناب مولوی عبدالحمید صاحب رام پور | ۳۱ |
|---|---|---|

ہند مین نا رہون گی + مدینہ مین جائے بسونگی
محمدؐ کا کلمہ پڑہونگی
دین کے رنگ مین احمد پیارے لال چونریا رنگونگی
چرنون نبی جی کے سیس نواکے کرجوری منتی کرونگی
محمدؐ کا کلمہ پڑہونگی
پیتم پیارے نے رنگ رچایا ہوری کہیلن کو چلونگی
اپنے پیا کی بلیاں لونگی چرنون پران تجونگی
محمدؐ کا کلمہ پڑہونگی
تمرے بنا موہے برہا ستاوے کیسے دہیر دہرونگی
تن من دہن سب تیاگون رفیقا پیتم جائے ملونگی
محمدؐ کا کلمہ پڑہونگی

## تاریخ انعقاد کونسل در کشمیر

از خواجہ ابو احمد امیرالدین صاحب امیر شاگرد جناب آفتاب الشعرا مولوی ابو محمد حسن شعری

(اس تاریخ مین خواجہ صاحب نے عجیب طرز سے مشہور مقامات کشمیر کا ذکر کیا ہے)

ملک کشمیر مین کیسی یہہ پڑی ہے ہل چل
جلتی ہے مشعل چنار آج نسیم سحری
شعلہ ماتم کدہ آتا ہے نظر باغ نشاط
مار ضحاک سا ہر موج بہت کا ہے اشر
اچھی پرتاب سے تجھے کشمیر کی کونسل بیٹھی
تخت ایوان جلالت سے نہ کچھ پوچھہ امیر

موج سے مارتا ہے منہ پہ طمانچے کیون ڈل
چشم عشاق سے بیتاب ہے عین اچھہ بل
فرط گریہ سے نہین تھمتی ولر ہی اک پل
ناگ تلہ مل کیطرح راج گیا رنگ بدل
اور رہوا امر کہ ہو نام کہین خرچ بل
راجہ اوٹھنے ہی نہ پایا تہا کہ بیٹھی کونسل

**نوٹ** - (۱) ڈل ایک مشہور تالاب ہے - نسیم اور نشاط دو باغ ہین - اچھہ بل ایک چشمہ ہے - مار ایک نالہ ہے - بہت جہلم کو کہتے ہین ناگ تلہ مل ایک اس قسم کا چشمہ ہے کہ تمازت آفتاب کے باعث ہر موسم مین نیا رنگ بدلتا ہے -
(۲) تخت ایوان جلالت کے اعداد (۱۹۴۲) ہین اگر اسمین سے (۲۰۹) جو راجہ کے عدد ہین منہا کر دئے جائین اور کونسل کے عدد (۱۴۶) جمع کرین تو ۱۸۵۹ء ہو جاوینگے -

# خیابان قومی

از

جناب مولوی عبید اللہ صاحب سرخوش فرزند میاں مظہر جمال صاحب مرحوم و جرعہ کش بادہ استفاضت جناب مولوی ابو محمد حسن شعری

یاد ایامیکہ قلزم تن بطوفاں دادہ بود　　زورق رومان بگرداب بلا افتادہ بود
جم جہاز اہل جرمن بر کنار استادہ بود　　تا گریک از خزینہ گیر بغرق آمادہ بود

حسبنا اللہ گفتہ ما کشتی در آب انداختیم
حسبۃً للہ بحال این و آں پرداختیم

پرتگال از سہم موجش بادباں خوابانده بود　　روس را جنگی سفاین در طلسم ماندہ بود
لطمہ اش آب عدن در جوئے جیحون راندہ بود　　مد سیلش خاک چیں بر واثنا افشاندہ بود

اندراں موج حوادث آشنائی کردہ ایم
نیک میداند خدا ما ناخدائی کردہ ایم

گہہ بہ مغرب حکمت یوناں زمیں آموختیم　　گہہ بہ مشرق از تجارت سیم و زر اندوختیم
کوبکو در چارسو شمع چراغ افروختیم　　مصریاں را داغ حسرت بر دل و جاں سوختیم

کارلایل را قلم زیں قصہ رقص بر بیاں
گبن را بالد رقم بر خویشتن زیں داستاں

بزم ما در بلخ بود و رزم ما در خاوراں　　تاج ما در مصر بود و تخت ما در اصفہاں
پیل ما در ہند بود و رخش ما در سیستاں　　تیغ ما در سندھ بود و نیزہ در مازندراں

کوہ جبال الہمالہ میلرزید از غوغائے ما
کوہ اطلس گاہ سر میسود زیر پائے ما

بر سر اہرام مصری نوبت ما میزدند　　قرعہ روز بہی بر دولت ما میزدند
در جہان حرف کرم از ہمت ما میزدند　　در شجاعت داستان از صولت ما میزدند

گرچہ شد از دست چرخ ایں روز بد ما را نصیب
لیک عالم یاد دارد قصہ جنگ صلیب

پیشتر راندیم کشتی بحر بند آمد پدید　　جذب شوق دامن دل را سوئے ساحل کشید

چون قدم بگذاشتیم اینجا بجا آفت رسید
وه چه آفت سخت تر از آفت یوم الوعید

باد صحرائی وزید و بخت ما را خواب برد
ناگهان سیلے در آمد رخت ما را آب برد

چشم تا برهم زدیم آن انجمن از هم شکست
یک طرف شیرازهٔ جمعیت دیلم گسست

ما بهوئے بزم ما چون خون مستعصم نشست
سوئے دیگر کاروان آل سامان رخت بست

آن قدح بشکست و شد مے ریخته ساقی نماند
چون کسے باقی بماند چون کسے باقی نماند

کاروان ما گذشت اما بصد مشعل گذشت
این زمان تاریکی شب ظلمت ست و بهن دشت

کز فروغ جلوه شان چشم عالم خیره گشت
لیک ما را همچنیں این راه میباید نوشت

در خلاب افتد نه پائے ما چو این ره سر کنیم
آن چراغ مرده را باید که دیگر بر کنیم

کاروانے بود آرے با هزاران برگ و ساز
کاروانے بس سترگ و مایه دار امتیاز

کاروانے در دو عالم پیش اینز دسرفراز
کاروانے بارکش از خاک صحرائے حجاز

کاروانے بود سرخوش وه چه زیبا کاروان
کاروان مهر عرب تاج عجم فخر جهان

رومیان را پیش اینان طاقت جولان نبود
کار و بار اهل لنڈن هم بایں سامان نبود

قبطیان را نیز تاب زخم آن چوگان نبود
ذکر چین بگذار او خود مرد ایں میدان نبود

تا بعزم مملکت گیری فرس انگیختند
خاک صحرائے عرب بر قصر قیصر ریختند

هر کجا کردند زد اقبال پیشا پیش بود
گرچه هر یک در لباس مسکنت درویش بود

در رکاب دولت شان عقل دوراندیش بود
صولتش از قیصر و فغفور خیلے بیش بود

آن عزیزان چون طلب کردند از شاهان خراج
بهر باج از شان آورد کسرے تخت و تاج

تخت جم را خیر باد گفت اقبال کیان
شوکت دین نبی برداشت تیغ خون چکان

سرنگون افتاد از بالا درفش کاویان
هر طرف برخاست از گیتی صدائے الاماں

هند بر ایران و ایران بر سر توران گریست
مصر بر روما و روما بر سر یونان گریست

بانگ دین الله برآمد عالمے لبیک خواند
برہمن با ہیربد از دیدہ سیل اشک راند

سرد شد آتش کدہ بتخانہ را رونق نبود
ہر دو را از نار در یک حلقۂ ماتم نشاند

دین بر حق چوں زممبر بر سر کرسی نشست
سومنات اینجا و آنجا ہیکل ترسا شکست

گرچہ بر مملکت گیری ز جا بر خاستند
ہر طرف دار العلوم و خانقہ آراستند

خویش را با زیور فضل و ہنر پیراستند
این زماں نیز آن کہن ویرانہ تا برجاستند

گرچہ دار بیت حمرا داستان سینہ سوز
دجلہ ہم بر محفل عباسیان گرید ہنوز

داشت بر سر تاج دانش ہر یک از برنا و پیر
در سخن سحبان وائل ہر صغیر و ہر کبیر

گشتہ از سرمایہ علم و ادب ہر کس امیر
در فصاحت بیعدیل و در بلاغت بینظیر

گر سخن راندند عالم را بحیر وست داد
خطبۂ خواندند گر غوغا بہ عالم اوفتاد

روئے گیتی با زبان تیغ و با تیغ زباں
دادہ ہنگام حوادث بہر حفظ جسم و جاں

ساختہ زیر نگین از قیرواں تا قیرواں
عالمے را نیزۂ خطی شاں خط اماں

گر بدنیا از تہور شورشے انگیختند
لیک از شیریں زبانی طرح تسکیں ریختند

کرد تا آن قوم را نصر من الله رہبری
بخت شان چون کرد روئے شان بسوئے برتری

بہر خدمت پیش آمد طالع اسکندری
نے مزاحم گشت خشکی و نہ مانع شد تری

آن علم کز دامن کوہ صفا برداشتند
بر فراز کوہ بیضا تا فلک افراشتند

تا ز کف سر رشتۂ دیں ہدے بگذاشتند
نیک چوں سر در ہوائے معصیت افراشتند

ہر چہ می بایست از جاہ و حشم میداشتند
خود درودند آنچہ تخم نامرادی کاشتند

منحرف گشتند چوں از جادۂ شرع نبی

عہد دولت گشت ہمچوں برق خاطف منقضی

شد مبدل ناگہاں آں عیش باریخ وملال
بامسلماناں رسید ای دوستاں عین الکمال
اختر اسلامیاں افتادہ درچاہ وبال
صرصر چنگیزیاں برخاست از طرف شمال

نو بہار گلشن عباسیاں برباد رفت
چشم عالم کم ببیند آنچہ بر بغداد رفت

جو معن اقبال سنجر شوکت الپ ارسلان
رزم بابر بزم اکبر شوکت شاہجہان
فضل ہارون عدل ماموں صولت صاحبقران
وائے حسرت یکبیک از چشم اعیاں شد نہان

از سر ما رفت کو فرہی یا دش بخیر
اتفاق باہمی نیز از بر ما کرد سیر

حب قومی - رحم خویشاوند - مہر دوستاں
در وبیت صدق - نیت حفظ قوم و خانداں
جوش غیرت - پاس عزت - آبروئے دودمان
زیں فضائل ہم بنا بی درگروہ مانشاں

آنکہ در عالم بگشتی ایں چنیں دیدی شگفت
رخت ما را دزد برد و خانہ را آتش گرفت

آنکہ با ما اندرایں وادی بچوگاں بودہ اند
ایں زماں بر حسرت ما حسرتے افزودہ اند
(دست شان کوتاہ بادا) گوئے ما بربودہ اند
پیش و پس بر ما زبان طعن ما بکشودہ اند

لیک ما را بخت بد در گوشہا سیماب ریخت
غیرت از ما رخ نہفت و بر سر ما خاک ریخت

دامن صحرا فراخ و میل فرسنگ ناپدید
دقت ما بے گہہ شد و ہم خواب ما طولی کشید
تا بہ منزل گہہ ازیں وادیست بس راہ بعید
ہمتے باید کہ بتوانیم تا مقصد رسید

وہ چہ زیبا گفت روزے در رہے آں رہروے
سست کوشیہا درین صحرا نیرزد با جوے

اے دریغا چشم ما گو اندکے بینا ستے
کاش صبحے در قفائے این شب یلدا ستے
تا بدیدے آنچہ حال ما درین صحرا ستے
تا حجاب غفلت از پیش نظر برخاستے

سر بر آرید ای کلہ داران کہ وقت از دست رفت
کیست برگرداند آں تیرےکہ تیر از شست رفت

# طبیب

**سوال** - قوت کسکو کہتے ہین -
**جواب** - قوت طبیب اور بید
و ڈاکٹرون کے یہان قریب قریب ایک ہی
طرح پر ہے صرف نام مین فرق ہے -
قوت کو بید پر بہاؤ اور ڈاکٹر فنکش کہتے ہین
**طب** - قوت ایک ہیئات جسم حیوان
مین جیسے مباشرت افعال بالذات
ممکن ہے یعنی قوت مبدا فعل ہے -
قوت دو قسم کی ہے **اولی** اور
**ثانوی** - قوت اولی تو نفسانی -
حیوانی - طبعی ہین - اور ثانوی سامعہ
باصرہ - ذائقہ - شامہ - لامسہ -
اور یہہ قوتین ایسی ہین کہ بدن انکی
طرف محتاج اور مضطر ہے بقائے
انسانی مین - اور قوت حیوانی کہ دل
اور شریان مین ہے - اور قوت نفسانی
دماغ اور اعصاب مین - اور قوت
طبعی جگر مین ہے - پس اگر قوت طبعی
واسطے بقای شخص کے غذا مین تصرف
کرے اوسے غاذیہ کہتے ہین -
اگر اقطار ثلاثہ یعنی طول - عرض عمق
کی زیادتی مین تصرف کرے اوسے نامیہ
کہتے ہین اور اگر بقاء نوع مین تصرف
کرے اُسکو مولدہ اور مصورہ کہتے ہین
خادم ان قوتونکی جاذبہ - یعنی غذا کے
کھینچنے والی اور ماسکہ یعنی روکنے والی
اور ہاضمہ یعنی ہضم کرنے والی اور دافعہ
یعنی ہٹانے والی یہہ چار قوتین ہین -
پھر ان چارونکی بھی چار خادمہ ہین برودت
رطوبت - حرارت - یبوست -
اور قوت نفسانی بھی دو قسم کی ہے مدرکہ
یعنی معلوم کرنے والی اور محرکہ یعنی حس
دینے والی - قوت مدرکہ پانچ ظاہری
ہین اور پانچ باطنی ہین - پانچ ظاہری
تو یہہ ہین - سمع - بصر - شم - ذوق
لمس - اور مدرکہ باطنی یہہ پانچ ہین
حس مشترکہ - تخیلہ - واہمہ - متصرفہ
حافظہ - اور قوت مدرکہ فاعلہ ہے یا باعث

فاعلہ تو عصب مین پائی جاتی ہے کہ اوس سے
کہنچتے اور ڈہیلے ہوتے ہین واسطے
حرکت کے جیسے سکوڑنا پہیلانا چت پٹ
کرنا اعضا کا۔ اور فاعلہ باعثہ کی مطیع ہے
اور باعثہ دو قسم کی ہے۔ شہوانی
کہ باعث تحریک واسطے حصول نفع کے
ہے اور غضبی واسطے دفع مضرت کے
تحریک ہوتی ہے جسکا نقشہ یہہ ہے۔

### قوت طبعی کہ مبدا قوت غذا کی ہے

| غاذیہ پیران بایو | | | | نامیہ سمان بایو | مولدہ اودان بایو | مصورہ ایپان بایو |
|---|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| جاذبہ | ماسکہ | ہاضمہ | دافعہ | | | |
| یہہ انکی خادمہ ہین | | | | | | |
| حرارت | برودت | رطوبت | یبوست | | | |

### قوت نفسانی کہ مبدا قوت حس و حرکت کی ہے

| حواس خمسہ مدرکہ | سامعہ | باصرہ | شامہ | ذائقہ | لامسہ |
|---|---|---|---|---|---|
| گیان اندری کے | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ارگنس آف سنس | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| حواس خمسہ محرکہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| انتہہ کرنات | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

| ارگنس آف [illegible] کا نقشہ | ایضاً | ایضاً | ایضاً | ایضاً | ایضاً |
|---|---|---|---|---|---|

**سوال** - افعال کسکو کہتے ہین -
**جواب** - ہر عضو کیواسطے فعل
منجانب اللہ مقرر ہے جسکو انگریزی مین
اکشن اور ہندی مین کرم اندری کہتے ہین
از روئے طب بدن انسان مین ایک
سبب فاعلی ہے جو بذریعہ قوت کے
ہوتا ہے۔ دوسرا سبب غائی ہے وہ
افعال ہین جیسے جذب کرنا یا دفع کرنا
اور یہہ افعال دو قسم کے ہین مفرد کہ ایک
قوت سے تمام ہو جیسے۔
**کالجذب والامساک والہضم والدفع**
دوسری مرکب ہین جیسے نگلنا کہ اسمین
دو قوتین ہین ایک جاذبہ جو معدہ مین ہے
دوسری ارادیہ کہ لیف عضلات مین ہے
بیدک مین اسکا بیان نہین ہوا پر مذہبی
کتابونے کرم اندری تین طور پر ہے
کرم کانڈ - اوپاشنا - گیان - بعض
افعال جو عضو سے متعلق ہین بوجہ روح
نفسانی کے سرزد ہونا جانتے ہین تو گیان
اور اوپاشنا کو بہی شامل کرنا چاہتے ہین
مثلاً چوری کہ خواہش طبعی یعنی اوپاشنا
ہے اگر ہاتھ سے کوئی چیز چرائے تو تمام
جسم کو سزا ہوتی ہے یہہ کرم مین نہین
لکہا چونکہ گیا انکو شامل نہین کیا صرف

اوپاشنا سے پر یہہ فعل ہوا یا کثرت جمع
کہ اوس اندری کا کام نسل بقائی انسان کا
قائم رکہتا ہے بوجہ اوپاشنا کے اپنے معمولی
کام سے اوس سے زیادہ کام اسقدر
لیا گیا کہ آخر وہ مایوس ہوا یہہ گیان کے
خلاف ہے۔ دیکہو انجام اسکا کیا ہوا کہ
بقائے نسل منقطع ہوئی اب یہہ کہنا
کہ ہمارے کرم مین صاحب اولاد ہونا
نہین لکہا فضول ہے معلوم ہوا کہ گو فعل
منجانب اللہ ہر عضو کے واسطے مقرر ہین
پر اہل تصوف کے بیان سے معلوم
ہوا کہ اوپاشنا کی خواہش کافی نہ سمجہو
بلکہ گیان کو بہی شامل کرو کہ جس سے
شرمندگی نہو۔

ڈاکٹری مین فعل ہر عضو کے واسطے
مخصوص ہین جسکو اکشن کہتے ہین مثلاً
معدہ کام چکی کا کرتا ہے۔ گردہ کام چہلنی کا
یعنی مائیت اور کثافت کو خون سے
علیحدہ کرتے جو قابل اخراج ہے پہیپہڑا
کام سوپ کا کہ ہوا صاف کرکے دلکو
دیتا ہے۔ مثانہ کام حوض کا کرتا ہے
لبلبہ کام عصارہ کا۔ شرائین اور رگ
کام نہر و غبہ کا۔ اعصاب کام تاربرقی کا
حنجرہ باجہ ہے۔ آنکہہ کام فوٹوگراف کا
کرتی ہے۔ دل دریا ہے۔ دماغ
سب کاموں کا منتظم ہے۔ جگر
کہانا ہضم کراتا ہے۔

**سوال**۔ عورات کو خون حیض کے
ماہ بماہ آنے کا کیا باعث ہے اور ایام
حمل مین بند ہو جانیکا کیا سبب ہے۔

**جواب**۔ اکثر قوی عورتون کو مطابق
سوال ہذا کے ہر ماہ مین ایسی حاجت
لاحق ہوتی ہے مگر بعض کمزور عورتونکو
دو دو تین تین ماہ بعد خون حیض جاری
ہوتا ہے اور یہہ بہی قاعدہ خاص نہین
ہے جیسا کہ عوام الناس مین مشہور رہے
کہ ہر ماہ مین ایک ہی تاریخ مین حاجت
لاحق ہو بلکہ دس پانچ روز کم یا زیادہ
بہی ہو جاتے ہین۔ اور بعض عورتونکو
ایک ہی ماہ مین دو دو مرتبہ حاجت
ہوتی ہے اور بعض کو کبہی ایک ماہ مین
ایک مرتبہ اور بعض ماہ مین دو مرتبہ۔
اب اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ ایک
مادہ خاص سے خونکا اشتمال ہوتا ہے
اور جب وہ مادہ اس قدر زیادہ ہوجاتا ہے
کہ وہان کی اور وہ اُسکو اپنے مین ضبط
نہین کرسکتی ہین تب وہ پہٹ جاتی
ہین اور اُس مادہ کو اخراج کردیتی ہین
یہہ مادہ قدرتی خاص جنین کے کارآمد ہوتا ہے
اگر یہہ مادہ نہو تو جنین ہرگز زندہ نہین رہ سکتا

**سوال** - موسم گرما مین چا کا استعمال عوام کو مفید ہے یا نہین مخصوص اگر بلغمی مزاج والے نوش کرنا چاہین تو اوسمین اور کونسی چیزین شریک کرین

**جواب** عرض یہہ کہ ہمیشہ کے استعمال کرنے والون کو تو ہر موسم یکسان ہے لیکن جو عادی نہین ہین اونکو خاص ملک مثل سرد ملک اور ترائی کے رہنے والون ہر مزاجکے آدمی کو مفید ہوگی باقی مقامون مین بلغمی مزاج والے اگر نصف حصہ دودہ ملادین تو میری دانست مین نقصان نکریگی -

**سوال** - دوران سر جو بسبب کمزوری ہوتا ہو اوسکا مجرب نسخہ -

**جواب** - جبتک مریض کے حالات گذشتہ سے حکیم کو سبب مرض سے اطمینان نہ ہو جاوے نسخہ نہین لکھہ سکتا ہے مین نے اپنے تجربہ سے یہہ خیسانده بہت مفید پایا ہے

نسخہ - چرائتہ دو آثار کو نصف آثار پانی مین شب کو بھگو رکھین صبح کو ملکر چھان لین اور اوسمین سفوف چھلکے نارنگی بمقدار آدہ پاؤ اس خیسانده مین ملاکر جوش دین جب وہ پانی نصف رہجاوے پھر ملکر چھانین اور اوسمین دو تولہ الائچی کلان کے بیج ڈالکر خوب گاڑہ کرین اس گاڑہے کئے ہوئے خیسانده مین سے دس دس گرین صبح اور شام کو دین یہہ نسخہ مجھے ایک ڈاکٹر صاحب نے عطا فرمایا تھا مین نے اسکو مفید جانکر درج رسالہ کر دیا -

**کھنکھجورہ کے کاٹے ہوئے کی دوا** جس موقع پر اس حیوان نے کاٹا ہو اسجگہ سرکہ اور نمک و روغن ملاکر ملنا چاہئے فی الفور آرام ہوتا ہے -

**سفوف عشبہ** - واسطے آتشک کے مجرب ہے عشبہ مغربی - پوست رز دہر تولہ کا - صندل سرخ تولہ سنگھلے کوٹ چھانکر سفوف تیار کرین اور ہر روز ساٹ ماشہ نیم گرم پانی کے ساتھہ کھائین - پرہیز ترشی و مرچ وغیرہ -

**سفوف واسطے گاڑہا کرنے منی کے** مجرب ہے - گوند ببول - طباشیر - کتیرا تولہ نشاستہ - خصیۃ الثعلب - دارچینی - تولہ الائچی خورد - مغز بادام - مغز نارجیل - تولہ گوند درخت بطم - مغز چلغوزہ - مصطگی تولہ بنات - سب دوائیونکو کوٹ چھانکر سفوف بناکر ایک ایک تولہ کی پوڑیا بنائین ہر روز بوقت صبح بکری کے تازے دودہ سے کھائین - منی خواہ کیسی رقیق ہو گئی ہو اسکے استعمال سے گاڑہی ہو جاتی ہے -



# معلم

## ادنے تعلیم یافتونکا صفحہ

ہندسے - علم حساب مین اعداد کو لکھنے کیواسطے جو شکلین مقرر کی گئی ہن اُنکو ہندسے کہتے ہن وہ نو شکلین ہن اور آخری دسوین شکل صفر (۰) ہے جسکی کچھہ قیمت نہین ہوتی وہ شکلین یہہ ہن - ایک ۱ - دو ۲ - تین ۳ - چار ۴ - پانچ ۵ - چھہ ۶ - سات ۷ - آٹھہ ۸ - نو ۹ - صفر ان شکلون کے نام ہندسے ہیں اور ہندسہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اہل عرب نے یہہ شکلین ہندیون سے سیکھی تہیں اسلئے انکا نام ارقام ہندیہ رکھا - اول تو ارقام کا لفظ استعمال سے اڑا پھر ہندیہ کا ہندسیہ ہوا اور ہندسیہ کا کثرت استعمال سے ہندسہ گیا

گنتی - چیزون کے اندازہ کرنے اور جانچنے کو گنتی کہتے ہن - ان ہندسوں مین سے کوئی ہندسہ لکھا جائے تو اس سے اُسکی اپنی قیمت سمجھی جاتی ہے جیسے کہ ۷ اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ یہ چیزین گنتی مین سات ہیں لیکن جب اُسکے اول مین کوئی ہندسہ اور لکھا جائیگا تو اُسکی قیمت دس گنا علاوہ اُس ہندسہ کے زیادتی کے سمجھی جائیگی - جیسے ۵۷ تو یہ دس گنا ۷ سے ہے اور ۵ اور بھی زیادہ ہیں - اور اگر دو ہندسے پہلے زیادہ کرینگے تو قیمت میں وہ عدد ۱۰۰ گنا پہلے سے ہو جائیگا اور ان دو نو ہندسوں سے جو عدد بنیگا وہ زیادتی رہیگی جیسے ۷۵۰ تو ۷۵۰ قیمت میں ۷ سے ۱۰۰ گنا اور ۵۰ زیادہ ہیں - اسی طرح تین ہندسوں کی زیادتی سے قیمت ہزار گنا اور چار ہندسوں کی زیادتی سے قیمت دس ہزار گنا ہو جائیگی - اور ان اعداد سے جو رقم پیدا ہو گی وہ زیادتی ہو گی - اس سے ثابت ہے کہ کسی عدد کے پہلے جتنے ہندسے زیادہ کرتے جائیں اُتنی ہی دہائیان اُس کی قیمت بڑھتی جائیگی اور اسطرح سے رقموں کی ترتیب بہت دور تک پہنچ جائیگی -

## اعلیٰ تعلیم یافتونکا صفحہ

(۱) وہ طالب علم جو پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس مین ۱۸۹۹ء کو کامیاب ہوئے ہے دو مربعون کی صورت مین رکہے جا سکتے ہین یعنی ایک مربع کی پہلی صف مین دوسرے مربع کی پہلی صف سے دو چند لڑکے ہون - جن طالب علمون نے اپنی فیس داخلہ بہیجی ہوئی تہی مگر بیماری وغیرہ کی وجہ سے شمولیت سے رہ گئے تہے تعداد مین چہوٹے مربع کے برابر تہے اگر اول درجہ مین ایک اور طالب علم پاس ہو جاتا تو غیر حاضرونکی تعداد سے ہی ایک مربع بنجاتا اور انمین بڑے مربع کی پہلی صف کی نسبت ایک زیادہ ہوتا اگر دویم درجہ مین ایک اور پاس ہوتا اور ایک اور ناکامیاب ہوتا تو دوسرے درجہ کے آدمی معہ ناکامیاب شدہ آدمیونکے ایک مربع بناتے جسکی پہلی صف مین اول درجہ کے مربع کی پہلی صف سے چہہ آدمی اور زیادہ ہوتے - اور دویم درجہ کے طالب علمونکی تعداد ناکامیابو ساتہہ وہی نسبت رکہتی ہے جو تین کو دو سے ہے ہر ایک درجہ مین کتنے کامیاب ہوئے -

(۲) ایک دیوالیہ کے تین قرض خواہ تہے جنمین سے زید نے عمرو سے یا بکر سے ایک شلنگ پونڈ مین زیادہ لیا اسطرح زید کو سو پونڈ عمر سے اور عمر کو سو پونڈ بکر سے کم ملے کل قرضہ دو ہزار چہہ سو پونڈ تہا اور جائیداد بارہ سو پونڈ ہر ایک کی اصل رقم کیا تہی -

(۳) ایک خاندانکا خرچ جب چاولوں کا نرخ ۲۰ سیر تہا ۵ ہوا کرتا تہا جب چاولوں ۲۵ سیر ہو گئے ۴ ۱۱ ۵ خرچ ہوتے تہے اگر چاولوں ۳۰ سیر ہو جاوین تو خرچ کیا ہوگا

(۴) ایک تین ہندسہ کا عدد اپنے ہندسونکے مجموعہ سے ۲۶ گنا زیادہ ہے اگر یہ ہندسہ سلسلہ حسابیہ مین ہون اور ۳۹۶ عدد کے ساتہہ اور ملائے جائین تو ہندسہ بالکل بدلجائین گے -

(۵) جمع سلسلہ حسابیہ کا کیا قاعدہ ہے اور نا معلوم تعداد تک جمع کرو -

۱ + ۶ + ۲۱ + ۵۲ + ۱۰۵ ........ +

(۶) یہ مساوات حل کرو -

(ا) $\frac{\text{ل}-1}{3}+\frac{11\text{ل}-3}{20}+\frac{3\text{ل}-9}{10}=2\frac{1}{9}$

(ب) $2\sqrt{(\text{ل})^2-8\text{ل}+15}+\sqrt{(\text{ل})^2+2\text{ل}-15}=\sqrt{4(\text{ل})^2-18\text{ل}+18}$

(س) $8\sqrt{(\text{ل})^2-\text{د}^2}=\text{ل}+9\text{د}$

(د) $(\text{ل})^4+2(\text{ل})^2\text{د}^2+(\text{د})=$

۲ (۱۱)۳ + ۲ ال د + د + ۶۰۵ -

(۷) اعشاریہ کی تقسیم اور ضرب کے قاعدے کیا ہین -

# عُرفی کی سوانح عمری

از

جناب میر کرامت اللہ صاحب امرتسر

---

پیدایش سنہ ۱۵۴۵ء وفات سنہ ۱۵۸۱ء

اس شخص کے تخلص نے جسقدر شہرت حاصل کی ہے اسکے نام نے نہین کی بلکہ پورے نام کی ناواقفیت کے باعث ہی تذکرہ نویسون نے جو چاہا ہے اپنی رائے کے مطابق لکھ مارا ہے کوئی جمال الدین کہتا ہے اور کوئی محمد جمال کسی نے شیخ جمال لکھا ہے اور کسی نے جمال احمد - مشہور اساتذہ کا یہہ بھی ایک قاعدہ تہا کہ جو تخلص رکھنا کسی خاص وجہ سے رکھنا چنانچہ باپ کے باغبان ہونیکے باعث فردوسی اور ابوبکر سعد کے زمانہ مین پیدایش کے باعث سعدی تخلص ہوئے اسیطرح عرفی کا تخلص بھی باپکے عہدہ عرف پر ممتاز ہونیکے باعث تھا یہہ بات سچ ہے کہ دلی کی اپنے ملک

نوٹ - اعلے تعلیم یافتونکے ایک نمبر کے سوالونکے جواب اسکے بعد کے دوسرے نمبر مین ہوا کرینگے

بلکہ شہر مین عزت نہین ہوتی اسلیے ہمارے عرفی کوبہی وطن کی بیقدری نے شیراز کی فرحت افزا ہوا کے ساتھ ہی اس کو کنار آب - رکنا باد - اور گلگشت مصلے سے محروم رکہہ کے ہندوستان کے سفر پر آمادہ کیا - آتے ہی سنا کہ اکبر کے نورتن فتحپور مین ہین - اودہر کی راہ لی شیخ فیضی تک علم وفضل نے پہنچایا - مگر تہوڑے ہی عرصہ کے اندر دونو مین ہوا بگڑ گئی - اسکی خوش نصیبی سے حکیم ابوالفتح کے ساتھ صورت آشنائی ہو چکی تہی اسنے اونکی تعریف مین چند ایک قصیدون کے اندر اشارةً اپنا حال بیان کیا - اوس زمانہ مین علم والونکی قدر تہی کچھ دن تک تو حکیم صاحب نے اپنے پاس رکہا پہر موقعہ دیکھ کر خانخانان تک رسائی کرادی ایک ایسی زبردست سپارش دوسری ذاتی لیاقت - خانخانان کے دلمین گھر کر لیا - اب وہ زمانہ آگیا تھا کہ عرفی کی شہرت اور ہمکنے چنانچہ جب اوسنے کچھ طبیعت پر زور دیکے وہ قصیدہ کہا جسکے صلہ مین خانخانان نے اُسے ستر ہزار روپیہ دیا تھا تو ہزارون طرح کی تحسین کے ساتھ

حسد ہی بڑھ گیا مگر اُسنے حکمت عملی سے
خانخانان کے سارے سارے حاشیہ
نشینون کو ایک تو خود سحر زدہ کر رکھا
تھا دوسرے وہ جانتے تھے کہ یہ خانخانان
کی موچھہ کا بال ہو رہا ہے اور جو مخالفت
کرین گے تو مخالفت کچھہ کام نہین آنے
کی اسلیئے اٹھتے بیٹھتے عرفی ہی کا کلمہ
بھرتے تھے اسطرح سے اوسکا ایسا
جادو چل نکلا کہ کسی حاسد کی ایک بھی
نہ چلی اور اوسکی چاندی ہی چاندی ہوگئی
عرفی نے کوئی علمی کتاب ہمارے
لئے نہین لکھی اکثر تذکرہ نویس تو یہ کہتے
ہین کہ اسنے نثر کو چھوا تک نہین - ہان
جو کچھہ اوسکی عمر بھر کی کمائی ہے وہ شعر و سخن
کے سوا اور کچھہ نہین - اور اُنہین سے بھی
مثنوی پھس پھسی ہے - غزلین معمولی ہین
اور قصیدے جو اوسکی عام مشہوری کا
باعث ہو رہے ہین وہ بھی درمیانہ
ہین - ہم کہتے ہین کہ صرف چھتیس برسکی
عمر مین یہ اور کرہی کیا سکتا تھا یہ بھی غنیمت
ہے کہ قصیدے اسکا نام آجتک لیئے جاتے
ہین - اسنے ایک قصیدہ ترجمۃ الشوق
مین یہ شعر لکھا ہے - کہ

بکاوش مژہ از گور تا بنجف بروم
اگر بہند بکوزم کنی و گر بہ تتار

شیخ کمال کے قبرستان مین لاہور کے
۱۰ اندر دفن کیا گیا تھا - ایک شخص نے
بھوا اسکی ہڈیان نجف اشرف مین پہنچادین
ملا رونقی ہمدانی نے اس واقعہ کی تاریخ
یہ کہدی -

بکاوش مژہ از ہند تا بنجف آمد

اسکے متعلق چند ایک لطیفے ہین جو خصوصاً
فیضی کی شکر رنجی کے بعد کے ہین
جنمین سے دو ایک لکھے جاتے ہین
(۱) ایکدن فیضی کے ہان آیا وہ ایک
کتیا لئے تھا اسنے پوچھا صاحبزادہ چہ
نام دارد اُسنے کہا ہیچ عرفی ست -
اُسنے فوراً جواب مین کہا خوب مبارک
(مبارک فیضی کے باپ کا نام تھا)
(۲) عرفی قریب المرگ تھا فیضی اور
ابوالفضل عیادت کے لئے آئے
انہون نے کہا کہ "ماکیان نیم" عرفی
جھٹ بول اٹھا کہ مرغ روحم در پرواز
حاجت ماکیان ندارد -
عرفی کے مرنے کی تاریخ حاسدون نے
یہ لکھی ہے (عرفی جوانان مرگ شد)

## زمانے کی دلچسپیان

از

جناب مولوی عبدالحلیم صاحب شرر

ایک غریب الوطن بادیہ گرد مسافر
جسنے تنگ حالی اور پریشانی روزگاری
کے ہاتھون وطن مالوف چھوڑکر کوہ
و بیابان کی راہ لی تھی اپنی غریب
دکھیا مگر حوروش بی بی کے ساتھہ کسی
پہاڑ پر چلا جاتا تھا جہان خارستانی زمین
اون دونون رہندون کا بچھونا تھی
اور سنگ خارا کی لمبی سلین سر پر راحت
تھین - پتھرون کے تکئے تھے اور
چرخ جفا کار کا شامیانہ ہر وقت کھنچا
رہتا تھا - مایوسیان ہمسفر تھین جنسے
کبھی کبھی باتین کرلینے کا موقع ملجایا کرتا
تھا - حسرتین پیاری انیس تھین جنسے
دونون پُر درد دلون کی اوجڑی ہوئی
منزلین آباد رہا کرتی تھین - قاعدہ ہے
کہ سفر مین دور سے کسی دوسرے
صحرا نورد کی صورت نظر پڑلی ہے
تو دو گھڑی دل ہی بہل جاتا ہے مگر یہ
آوارہ بخت ایسے تھے کہ انھین اون
کڑی منزلون مین جو صورت نظر پڑی
وہ خوف کی تھی جس سے اوس ناشاد
عورت کا کلیجا جو اپنے شوہر کے سفر
غربت کی شریک تھی اور بھی دھڑکنے
لگا تھا - مصیبت مین اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ انسان لیٹا اور نیند آگئی مگر پہاڑی
رہزنی کرنیوالی قومونکا کھٹکا ایسا تھا
کہ اُنکی کبھی جھوٹون بھی آنکھہ نہ لگی -
یہ سب تو تہا ہی مگر کسی پہاڑ کے دامن
مین جہان آبادیکا سیکڑون میل پتا نہ تہا
اس سراپا غم عورت کے درد زہ شروع
ہوا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی - گو اُسکا
حُسن و جمال بیمثل تھا مگر ایسے مقام پر
پیدا ہوئی تھی کہ اُن پریشان حال
مسافرون پر اور مصیبت پڑگئی -
ایسے وقت مین اولاد کا ہونا بھی ستم
ڈھا دیا کرتا ہے - باپ حیران کہ یا
الٰہی اب کیا کرون - کہان جاؤن -
کس سے مدد مانگون منزلون آدم زاد
کا نام و نشان نہین - اس سے بڑہ کر
مصیبت اوس بیکس عورت پر تھی
کہ دو قدم چلنے کی ہمت کرے تو کلیجا کسکا
جاتا ہے - کسی نے کیا ٹھیک بات کہی ہے
کہ غم و الم مین اولاد بھی اجیرن ہو جایا
کرتی ہے - پھر ایشیا کے خیالات -
مان نے کہا یہ لڑکی ہماری مصیبت
مین پیدا ہوئی ہے بڑی منحوس ہے اِسکا
ساتھہ رکھنا ٹھیک نہین - باپ کو بھی
اپنی ہمدرد بی بی کی یہ صلاح بہت پسند
آئی دونون نے جی کڑا کرکے لڑکی کو
کسی چٹان پر لٹا دیا اور آگے بڑہے

گو زمانہ بہت آگے بڑھ آیا تھا مگر ان ضعیف
الاعتقاد اور آوارہ گرد مسافرون کی
اس حرکت نے زمانہ جاہلیت کی وہ رسم
یاد دلائی جبکہ لڑکیان زندہ دفن کردیجایا
کرتی تھین - یہ دونون حسرتمند میان
بی بی عجیب رنج والم اور آوارگی کی
حالت مین تھے مگر اب اس لڑکی سے
بڑھکر بیکس و بےبس کوئی نہین جسے
مان باپ کے ایسے رحم دل سرپرستون
کے ہاتھ سے یہ ظلم سہنا پڑا - مان باپنے
اگرچہ ایک فوری تکلیف کے ہجوم سے گھبرا
کر یہ کارروائی کی تھی مگر وہ فطری محبت
کہین جاسکتی ہے - تھوڑی دور بڑھے
ہونگے کہ مان سے نرہا گیا - بیتاب ہوگئی
بے اختیار طبیعت بھر آئی کہ خدا جانے
ہماری پیاری لخت جگر لڑکی پر کیا گذری
ہوگی - یہ فکر ایسی بڑھتی گئی کہ باپ
جسنے سفر کی مصیبتون کے ہاتھون
مجبور ہوکر اس سنگدلی کو گوارا کیا تھا
اولٹا پھرا - دیکھا کہ لڑکی زندہ ہے اور
اوسی چٹان پر پڑی ہاتھ پاؤن مار
رہی ہے - بے اختیار محبت سے گود
مین اوٹھالیا - اور بی بی کے پاس
لے آیا - آخر یہ رائے ٹھہری کہ جسطرح
ہوسکے اس لڑکی کو ساتھ لیتے چلین -

مگر جن لوگون نے اس لڑکی کی ابتدائی
حالت سُنی ہوگی اگر اسکی سوانح عمری
کا پچھلا حصہ ملاحظہ کرین تو پردۂ زمانہ کی
آڑ سے ایک عجیب وغریب دلچسپی نظر
پڑیگی جسکو دیکھکر سب نقش حیرت
ہوجائینگے - یہ لڑکی اپنے شباب کے
زمانے مین اپنے پہلے بہادر شوہر کے مار
ڈالے جانے کے بعد ہندوستان کے
ایک اولوالعزم شاہنشاہ کی ایسی
معشوقہ بی بی تھی کہ سکہ تک مین اسکا نام
پڑگیا - یہ **نورجہان بیگم** تھی جسنے
جہانگیر بادشاہ کے پہلو مین بیٹھکر ملک پر
حکومت کی - سمندر کی مدّوجزر پر اون
لوگون کو جنہون نے کبھی سمندر کی صورت
نہین دیکھی ہے نہایت تعجب معلوم ہوتا ہے
مگر زمانے کا مدّوجزر جسے معمولاً وہ اپنی
آنکھون سے اکثر دیکھا کرتے ہین اوس
سے کہین بڑھا چڑھا ہوا ہے -

قومی شکائتین بہت سنی جاتی ہین - جن قومونکو
زمانے نے کسیوقت باغ عالم کی دلچسپیان
بڑی عیش وعشرت کے ساتھ دکھلا دی تھین اون
سے بڑی دلسوزی کے ساتھ صدائے نالہ وفریاد
بلند ہورہی ہے - مگر یہ کوئی تعجب کی بات
نہین زمانہ کی رفتار پر اگر غور کرین تو اونکی
بڑی تسکین ہوجائیگی -



# فلاسفر

## فزیالوجی یعنی فلسفہ عقلیہ پر ایک نوٹ

تعریف - فلسفہ عقلیہ وہ علم ہے جسمین قوائے و اعضائے بنی نوع انسان کا بیان ہو - اور اونکے صادر ہونیکی وجوہات دکھلائی جائین -

تاریخ - اگرچہ اس علم کا موجد فرانسس جوزف گال تھا مگر جتنی ترقی اسکی اشاعت مین ہوئی وہ جان گس پر سپر زیم کی بدولت ہوئی - انہی ہر دو صاحبون نے واثنا کو صرف اسغرض سے چھوڑا کہ جرمن - سویڈن - ڈنمارک وغیرہ فرنگستان کے ملکون مین جا بجا اپنے اصولون پر لکچر دین - مگر جب لکچر دیتے دیتے تھک گئے اور عام لکچرون سے کچھہ ترقی مین فائیدہ نہ دیکھا تو فرانس کے دارالخلافہ پیرس مین قیام کیا - یہ سچ ہے کہ مولف یا مصنف تو کچھہ لکھہ کے گمنامی کی حالت مین رکھہ دیتے ہین اور جو کچھہ اونکی تصانیف کی تشہیر ہوتی ہے وہ کسی نہ کسی دولتمند کے ذریعہ سے ہوتی ہے - خدا کی قدرت سے انہین بھی جرمنی کا شہزادہ سی - وی - مٹرنچ ملگیا جسنے اپنے حسن انتظام سے ان دونون علم و عقل کے پتلونکی تصانیف چھپوا کے کل یورپ کیا بلکہ دنیا بھر کے لئے چشمۂ فیض جاری کر دیا -

ڈاکٹر گال کا بیان ہے کہ ایکدن مین مدرسہ مین جا کے سبق لے رہا تھا کہ یکبیک میرے دل مین یہ سوال اُٹھا کہ باوجودیکہ ہر ایک انسان کے ہاتھہ پاؤن کان ناک اور دیگر اعضا برابر یکسان ہین تو پھر کیون کسیکو حساب کی کسیکو کتاب کی کسیکو تحریر کی کسیکو تقریر کی زیادہ رغبت ہوتی ہے - ج

نوٹ - ڈاکٹر گال ورتم برگ کے اندر ۱۷۵۸ء کو پیدا ہوا اور پیرس مین ۱۸۲۸ء کو مرگیا -

اس سوال کے بعد اوسنے خود ہی جواب کی ثانی پہلا حصہ اوسے یہ معلوم ہوا کہ جنکی اوبھی ہوی آنکھین ہون وہ سبق جلدی یاد کر سکتے ہین جسکو دوسری عبارت مین یون کہہ سکتے ہین کہ اونکی قوت حافظہ زیادہ ہوگی۔

جب یہ جواب کا حصہ علامت ظاہری اور باطنی کے رشتہ کو بخوبی مشاہدہ سے ثابت کر چکا تو ڈاکٹر گال نے یہ خیال کیا کہ جسطرح قوت حافظہ کی ظاہری علامت یہ نکلی ہے اوسیطرح دوسری قوائے کی بھی کوئی نہ کوئی ضرور ہوگی۔

اگر اسبات کا جواب مجھے ملگیا تو مین جانونگا جسطرح کولمبس نے دنیا کا نیا حصہ دریافت کیا تھا مین بھی اس علمی دنیا مین ایک نیا علم دریافت کرلونگا۔ رفتہ رفتہ اُسنے ایک منزل طے کر لی یعنی اوسنے معلوم کر لیا کہ جنکے سرون مین ایک خاص جگہ بہت اوبھی ہوئی ہو اونمین قوت فیصلہ زیادہ ہے۔ اسبات کے دریافت ہوتے ہی قوائے اخلاقی کے لئے بھی سرونمین علامتین تلاش کرنے کی سوچی لیکن مشاہدہ کرتے

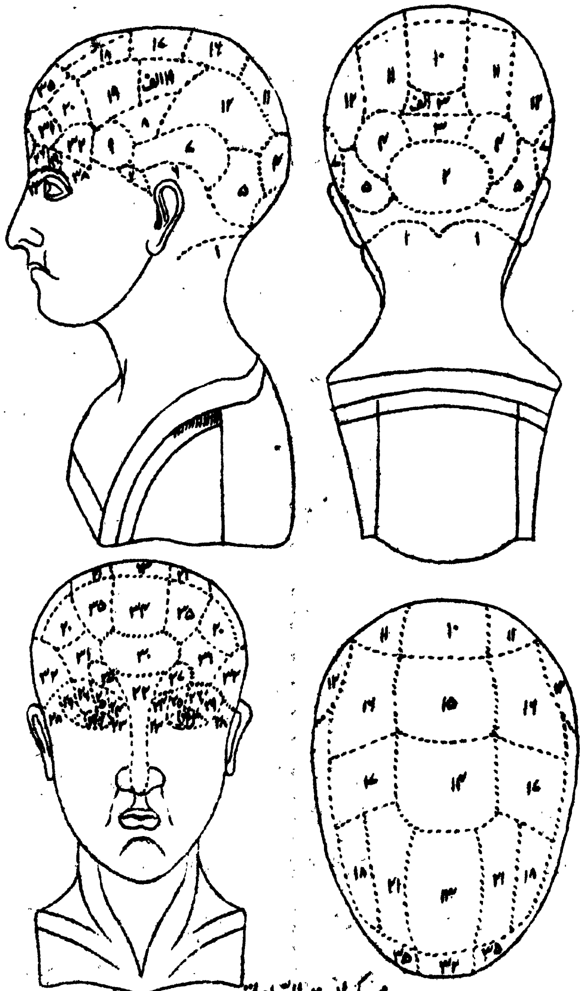
کرتے یہ امر اوسکی سمجھ مین نہ آیا کہ آدمی کے سطح سر پر جو اونچا ؤ یا نچاؤ ہے وہی مختلف لیاقتون اور قوائے دماغی کے کم یا زیادہ ہونے کا باعث ہے اگرچہ ہمارے ڈاکٹر کے مشاہدہ مین مشق بڑھتی گئی مگر اوسے ہر ایک امر کے پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے اتنی دقت پیش آئی کہ مسٹر برق کو وارن ہسٹنگز پر اعتراضات جمانے مین نہ آئے تھے کیونکہ وہ فزیالوجسٹ یا منافعتہ الاعضا کے جاننے والونکی اون رایون سے بالکل بے بہرہ تھا جو دماغ کے بارہ مین تھین۔ یہ تو خیر ایک مشکل بات تھی مگر وہ تو یہ بھی نہ جانتا تھا کہ کہین فلاسفرون نے قوائے روحانی کی نسبت بھی اپنی رائے دی ہے یا نہین۔

جب یہان تک اسنے صرف مشاہدہ سے کام نکالا تو پرانی کتابین دیکھنی شروع کین اون مین کوئی مسئلہ اوسے دکھلائی نہ دیا جس سے مشاہدہ یا ابزرویشن کی تصدیق ہوتی بلکہ اختلاف نے اوسکے ذاتی تجربہ مین بھی مغالطہ ڈالدیا۔ سب سے بھاری بات یہہ اوسکے شک کا باعث تھی۔ کہ وہ قوائے روحانی کی جگہہ صدر و شکم مین

نوٹ۔ سپرہیم کی ولادت ۱۷۷۶ء اور وفات ۱۸۳۲ء

خیال کرتا تھا حالانکہ سب کے سب
فزیالوجسٹ اس بات مین ہمزبان
ہین کہ دماغ ہے اور روح کی جگہہ تو ہرایک
نے بجائے دماغ کے پچھلے حصہ مین بیان
کی ہے حالانکہ اونکی رائے مشاہدہ
کے برخلاف ہے۔ اسنے اُسوقت
سے پرانی لکیر کا فقیر بننا چھوڑ دیا مگر
اپنے مشاہدہ کو کام مین لانے سے
اس بھید کو پا لیا کہ انسان کی مزاج اور
لیاقت مین فطرت یا نیچر سے ہی اختلاف
ہے تو اوسنے قوائے عقلیہ کے لئے ظاہری
علامتون کو دریافت کرنا چاہا اور جو کچھ
عام قوائے عقلیہ کی نسبت اوسے معلوم
ہوا وہ اُسنے پانچ حصون مین بیان کیا
اور اونکے نام وہی رکھے جو ہم مدت سے
سنتے آئے ہین یعنی ۔ حس مشترکہ ۔ واہمہ
حافظہ ۔ تخیلہ ۔ اور متصرفہ ۔ مگر جب اوسنے
انکی تحقیقات اور صحت پُرانے اصول
پر کرنے کی کوشش کی تو اوسے
دمبدم دشوار گذار گھاٹیان پیش آئین
بلکہ پریشانی پر پریشانی سے اکثر اوسکی
ہمت لوٹ بھی جاتی مگر اوسکا شوق
اور حوصلہ اوسکو منزل مقصود پر پہنچانے
سے نہ چوکا ایک دوست کی معرفت
وائینا کے پاگلخانہ مین جاکے سب
پاگلون کے سرنکو مشاہدہ کیا ۔ جیلخانے
پبلک ہوس ۔ کافی ہوس ۔ ہوٹل
کوئی جگہ نہ تھی جہانسے اسکے تجربہ کی
ترقی نہوئی ہو ۔ جسکا مختصر طور پر یہ
نتیجہ نکالا کہ فزیالوجی ۔ اور اناٹومی
کا چولی دامن کا ساتھ ہونا چاہئے پس
اب کیا تھا ۔ ڈاکٹر گال نے بھی جوئندہ
یابندہ کی طرح آخر دریافت کر لیا ۔
کہ (۱) عضو عقلی ایک مادی آلہ ہی جسکے
ذریعہ سے اس عالم مین عقل مختلف
حالتونکو قبول کرتی ہے خواہ فاعلی
حالت ہو خواہ مفعولی ۔
(۲) حکما عقل یا روح کو جوہر مجرد کہتے
ہین اور اوسکی ماہیت اور حقیقت سے
لاعلمی ظاہر کرتے ہین حالانکہ اوسمین بہت
طرحکی قابلیتین بالذات ہین چنانچہ حکیم
مطلق نے مختلف احساء دماغی مین
مختلف قابلیتین رکھی ہین ۔
جو مختلف حالتون کے قبول کرنے مین
کام آتی ہین ۔ مثلاً روح اعصاب
بصارت وسمع کی مدد سے دیکھتی اور
سنتی ہے اور کانشنس کے ذریعہ سے
اوسپر خوف کا اثر نمایان ہوتا ہے اور عضو
تسبب یا کازیلٹی کے وسیلہ سے وہ ہرایک
چیز کے سبب کے دریافت کرنے مین کام لیتی

اب ہم یہان فرنالوجی کے متعلق انسان کی نصف تصویرین
جنہین قوائے دماغی کے متعلق مختلف مقامات دئے گئے ہین
یہان لکہتے ہین



میر کرامت اللہ امرتسر

# کیمسٹری

## بجلی کا بیان

از

جناب خان بہادر عارف باللہ حضرت ڈپٹی انور علی صاحب

(رئیس رہتک وحال اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر)

جاننا چاہئے کہ بجلی ایک قوت ہے جو ہر ایک جسم مین ہوتی ہے - اگرچہ یہ بات تو ابتک کسی نے نہین جانی کہ بجلی کی ماہیت کیا ہے مگر اوسکے خواص ظاہر ہوئے ہین جنسے اوسکا پیدا ہونا جانا جاتا ہے - اسکے خواص یہ ہین - پہلے اسکا دو قسم مین ظاہر ہونا - دوسرے اور جسمونکو کہینچنا تیسرے جسمون کو ہٹانا - چوتھے جھٹکا دینا - پانچوین چنگاریے بنجانا - چھٹے چٹخنا یا کڑکنا - ساتوین آگ لگانا - آٹھوین جلد چلنا - نوین لوہیکو مقناطیس بنانا - دسوین مرکب چیزون کی اجزا کو الگ الگ کرنا -

دفعہ ۲ - یہ بجلی قدرتی یا مصنوعی ہوتی ہے قدرتی بجلی بادلون اور کسی کسی مچھلیون مین ہوتی ہے - اور مصنوعی بجلی جو انسان اجسام مین سے نکالتا ہے کئی ترکیب سے پیدا کیجاتی ہے - پہلے دو جسمونکو رگڑنے سے - دوسرے دو دہاتون کو تیزاب وغیرہ پانیمین رکہنے سے - تیسرے گرمی سے -

## رگڑ سے بجلی پیدا کرنیکا بیان

دفعہ ۳ - ایک کانچ کے ٹکڑے کو اون یا ناتہہ پر رگڑو اور اوسکو کسی ہلکے جسم مثلاً پر یا بال کے پاس لاؤ وہ جسم اوس سے کہنچکر چمٹ جائیگا اس سے ظاہر ہے کہ کانچ کے سطح پر رگڑ سے بجلی پیدا ہوگئی جسنے اوس ہلکے جسم کو اپنی طرف کہینچ لیا اسیطرح لاکہہ کی بتی کو ناتہہ یا اون پر رگڑنے سے بجلی پیدا ہوکر اپنا خواص ظاہر کرتی ہے -

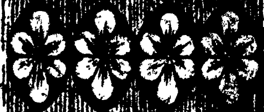
دفعہ ۴ - جیسے ہوا پر بادل اور پانی پر کشتی چلتی ہے ایسے ہی بہت اجسام پر بجلی بہی چلتی ہے اور ایک جگہہ سے

دوسری جگہہ جلد پہونچ جاتی ہے - بجلی کے موصل اجسام یعنی لے چلنے والے یہہ اجسام ہین - پہلے دہات - دوسرے کوئلہ - تیسرے تیزاب - چوتہے پانی ملا تیزاب - پانچوین نمکین پانی - چہٹے پانی - ساتوین مرطوب ہوا - آٹہوین ہرا درخت - نوین حیوان - دسوین زمین - دہاتون مین چاندی (۱۲۰) تانبا (۱۲۰) سونا (۸۰) جست (۴۰) لوہا (۲۴) اور پلاٹینم اور رانگ (۲۰) سیسا (۱۲) درجے لیجانے والا ہے - اور اجسام غیر موصل یعنی بجلی کے روکنے والے اور جنمین سے بجلی نہین چلتی وہ یہہ ہین - پہلے گٹاپرچہ - دوسرے رال - تیسرے گندہک - چوتہے موم - پانچوین لاکہہ چہٹے کانچ - ساتوین پتہر - آٹہوین ریشم نوین بال - دسوین اون - گیارہوین سوت - بارہوین کاغذ - تیرہوین چمڑا چودہوین خشک ہوا - پندرہوین لکڑی سولہوین چونا - سترہوین راکہہ - اٹہارہوین تیل - انیسوین دانت - بیسوین ہڈی

دفعہ ۵ - جو اجسام بجلی کو روکنے والے ہین وہی رگڑ سے بجلی کو ظاہر کرتے ہین کیونکہ رگڑ سے جتنی بجلی اونپر پیدا ہوتی ہے وہ جلد دوسری جگہہ مین نہین جاسکتی اور جو جسم کہ بجلی کے لیجانے والے ہین اونکو جب تک کسی دوسرے پاس کے موصل سے کسی اور غیر موصل یعنی روکنے والے جسم کے ذریعے سے الگ نہین کرتے تب تک اونکے رگڑنے سے بجلی پیدا نہین ہوتی - جیسے کسی دہات کے ٹکڑے کو ہاتہہ مین پکڑکر اون پر رگڑتے ہین تو بجلی کا کچہہ نشان ظاہر نہین ہوتا کیونکہ جتنی بجلی رگڑ سے دہات پر پیدا ہوتی ہے وہ ہاتہہ کے راستہ سے جو موصل یعنی بجلی کا لیجانے والا ہے زمین مین ایسی جلدی چلی جاتی ہے کہ دہات پر اوسکا کچہہ نشان بہی ظاہر نہین ہوتا ہے مگر جب دہات کو کسی کانچ کے موٹہیا سے جو غیر موصل یعنی بجلی کا روکنے والا ہے پکڑکر اون پر رگڑتے ہین تو بجلی اوسپر پیدا ہوجاتی ہے ہاتہہ مین نہین جاتی اوسی جگہہ رہتی ہے -

باقی آیندہ



# اشتہار

## خیابان خیال

مندرجہ ذیل پوری غزل کا خمسہ خواہ کسی زبان میں ہو جو صاحب بہت جلد - خوشخط - تصنیف پیدا - خط کی پشت سے الگ لکھ کر

بنام

حضور حسان الہند محمود اختر قابلجناب نواب حاجی محمد رضوان العلیخانصاحب بہادر دام اقبالہم
رئیس اعظم مرادآباد (محلہ بارہ دری سرائے بیگم)

میں بھیجیں گے وہ ایک جلد مفت پائنگے مگر جبکہ وہ ایک آنیکے ٹکٹ واسطے محصول کے ادا کرینگے پہلی جلد اسکی کرسے بہ خیابان خیال ہے جو صاحب خریدیں ۵ کے ٹکٹ بھیجیں پہ دوسری جلد خیابان خیال ختم نومبر تک ملے گی اسکی قیمت ۸ معہ محصول ہے

## غزل خمسہ طلب

سنبل بہو اداری گیسوئے محمد
نشمشاد غلام قد دلجوئے محمد

پر لوتو نہ تھے شب معراج رسالت
گر جلوہ نکردے قمر روئے محمد

ہر رنگ خوداند چمن و ہر نوادر و
بے سایہ نہال قد دلجوئے محمد

کافیت پئے عقدہ کا راز ل را
یک سلسلہ با حلقۂ گیسوئے محمد

یک جنبش بر غلت ستان محبت
اے دامن پیراہن خوشبوئے محمد

اے دیدہ تر آب بزن آب بکا کم
ز دشعلہ بجان سوز غم روئے محمد

گل کرد قبا پارہ بہ عشق لب رنگیں
شد بوئے گل آوارہ خوشبوئے محمد

اندیشہ طوفان بلا ہیچ نباشد
در کشتی ایمان دو ابروئے محمد

زہر آب اجل ہوش پراگندہ نسازد
گر شربت دیدار دہد روئے محمد

بیدار کند فتنۂ خوابیدہ محشر
از نالۂ شہید قد دلجوئے محمد

حسرت کشش دیدار نیا حسب جواب
مدہوش شوق بن پہلوئے محمد

برفرق ہم دکے نگذاریم کف پا — ماخاک نشینان سر کوئے محمد
اے کشمکش شوق فداء ام مردن — گردن نرخ مادا طرف کوئے محمد
بیو چہ تن مہر فلک زرد نبا شد — سر تا بقدم سوختت غم روئے محمد
رضوان بگلستان نبوت گل و سنبل — این گیسوئے احمد بود آن روئے محمد

---

## معراج خیال

اس غزل کے اردو - فارسی - عربی - وغیرہ کے خمسون کا مجموعہ ہے
جو شاعر اپنا خمسہ خط کی پرت سے جھوٹے کاغذ پر نہایت خوشخط
اور پورے اشعار پر مصرعے بصیغۂ بیڈ بہت جلد
بحضور حسان الہند محمود اختر نواب حاجی رضوان علیخاں صاحب بہادر
رئیس اعظم مرادآباد بھیجیں گے
وہ ایک جلد اسکی بھی بلا قیمت پائین گے بشرطیکہ وہ ایک آنے کے
ٹکٹ آدھ آدھ آنے والے بھیجدین - بہت جلد خمسے پہنچیں -

## غزل خمسہ طلب

عدوست بر سر بیداد یارسول اللہ — بیا بیا پئے امداد یارسول اللہ
دلم کند بتو فریاد یارسول اللہ — بسنگ شیشہ ام افتاد یارسول اللہ
بدست ہجر تو شد خانۂ دلم ویران — ہنوز گشت نہ آباد یارسول اللہ
فدائے نقش و نگار حریم روضۂ تو — بہار گلشن ایجاد یارسول اللہ
طفیل گیسوئے پر پیچ و تاب خویش مرا — ز دام غم بکن آزاد یارسول اللہ
بہ حسرت گل روئے تو نالہ کش تا چند — دلم چو بلبل ناشاد یارسول اللہ
بجستجوئے تو آوارہ ام بگلشن دہر — مثال نکہت بر باد یارسول اللہ
مدام بر تو بر اصحاب و ہم بر آل تو — نزول رحمت حق باد یارسول اللہ
بسوز آتش ہجر جگر گداز تو — کباب دل شدہ - فریاد یارسول اللہ
بہ بند خاک لب جنت کو بگو رضوان — سرے بعجز بکن یاد یارسول اللہ

# اشتہار

**گنجینۂ النعمت** - یہ وہ کتاب ہے جو آجتک کسی ملک مین نہین چھپی اہل ہند کی خوش قسمتی ہے خاکسار نے بہت کوشش کر کے اسکو چھپوایا ہے اہل اسلام سے کوئی صاحب اس سے محروم نرہیں - اللہ جل شانہٗ کے نو د نہ نام و حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نو د نہ نام تو اکثر کتب مین پائے جاتے ہین مگر اسمین ہر چہار اصحاب کے نو د نہ نام اور حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی کے نو د نہ نام و حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے نو د نہ نام - و حضرت پیران پیر کے نو د نہ نام تحریر ہین اور حاشیہ پر فوائد اور تاریخی حالات اور اخیر مین ہر ایک صاحب کی شان مین ایک ایک مناقب لکھا گیا ہے بنظر افادۂ مومنین قیمت معہ محصول صرف (۴/ ۱۲ ) مقرر ہے جو صاحب سنۂ جلد خرید فرمائینگے اُنکو ۵ عدد فیصدی کمیشن دیجائیگی - درخواستین پاس مالک مطبع مصطفائی امرتسر کے آنی چاہیئین وکتب مندرجہ ذیل کتب دفتر مین بنابر فروخت موجود ہین -

| | | | |
|---|---|---|---|
| قرآن مجید قلم جلی | ـــ | حمائیل شریف کلان | ۶/ |
| قرآن شریف قلم اوسط | ۱۲/ | اکسیر اعظم ہر چہار جلد جلد تیسری کے | ۷/ |
| شفاء اسطری | للعہ | ترجمہ قانون بو علی ہر دو جلد مجلد - | ۲/ |
| | | قصص الانبیا جلد | ۱/ ۶ |

المشتہر حکیم شیخ غلام محی الدین مہتمم

# نہ منگوائیگا تو پچتائیگا

بہ سون کے تجربہ کے بعد یہ نسخے اکسیر کے حکم مین رکہدئے انکے موجد اور تیار کرنے والی صرف یہی دوکان ہے صداقت مین صدہا سارٹیفکٹ معتبر اشخاص کے موجود ہین - **حبوب جیری** - یہ گولیان امراض ذیل کے لئے جادو کا اثر رکہتی ہین - ضعف دماغ - ضعف بصر ضعف باہ و جریان منی - نامردی لشہ نیکہ مادر زاد نہو سرعت انزال - ضعف مثانہ - کمزوری عام جسم خواہ عیاشی یا غم سے ہو - جو صاحب اس دیسی ایجاد کو آزمائینگے - فاسفوڈین مرکبات **فاسفورس** مارالیم وغیرہ سب بہول جائینگے - قیمت کوڑیون کے دام فی شیشی (۱ عہ) گولی

**جوہر عشبہ مرکب - یا تریاق فساد ات خون** ۶ عہ - یہ مرکب امراض ذیل کے لئے غایت درجہ مفید ہے آتشک خواہ کیسا ہی سخت ہو - خنازیر - درد گنٹھیہ - پہوڑا پہنسی - سوراخ حلق - ضعف معدہ - درد اعضا جو کہ کشتہ پارہ وغیرہ کے استعمال سے عارض ہو - فساد خون - داد اور ریدہ - خارش چہرہ یا بدن کا سیاہ ہو جانا وغیرہ مین غایت درجہ مفید ہے - قیمت فی شیشی ........ ۶/

**عرق کمال** - یہ بے نظیر عرق تاپ تلی کے لئے اکسیر ہے - یہ عرق ممالک مغربی و شمالی مین ازبس مشہور ہے - صرف ایک ہی دن کے استعمال سے بہوکہہ شروع ہو جاتی ہے - چہرہ و بدن سے زردی دور ہونی شروع ہوتی ہے قیمت فی شیشی - ۸ عہ

**عرق بخار** - یہ عرق ۱۸۸۱ء مین ایجاد کیا گیا ہے اب پنجاب کا کوئی علاقہ خالی نہین جہان یہ نہ بکتا ہو - ۲ یا ۳ خوراک سے بخار نوبت اور چوتھے کا دور ہو جاتا ہے - ایک شیشہ سے پانچ یا چھہ مریض صحت پاتے ہین قیمت ........ ۱۳/

**روغن طلا** - جو کہ سستی و نامردی و جلق زدہ کے لئے ازبس مفید ہے قیمت فی شیشی ........ ۶/

**حبوب فیروزی** - یہ گولیان تاپ تلی کے لئے غایت درجہ مفید ہین - جو بہت کمزور ہون اُنکے لئے عرق چاہئے قیمت فی شیشی ........ ۱۲/

**بکثور ل بام** - یہ نو ایجاد عرق کہانسی تر و خشک نزلہ و زکام - خون کا تہوکنا - سل وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے قیمت خورد شیشی ........ عہ ........ کلان ........ ۶/

**حبوب ممسک** - یہ گولیان اپنے فوائد مین بے نظیر ہین - کسی قسم کا قبض یا ضعف نہین ہوتا قیمت فی درجن ........ ۱۵/

**روغن سوزاک اکسیر** - سوزاک اور قرحہ کے لئے غایت درجہ مفید ہے ایک شیشی سے کلی فائدہ ہوتا ہے - علاوہ سیکڑون صاحبان کے ان مجربات کی تصدیق فرمائی ہین جنکے نام جرنل مین درج ہین - نقشی الفت پرشاد صاحب مصنف جلسہ ابت جوہر عشبہ -

# اشتہار

چلا ہے پھولا چمن رنگین مزاجونکو مبارک ہو — سخن سنجونکی کثرت ہے دیوانونکا مجمع ہے
زبان گوہر افشان نے ہزارون مضمون لکھے — نگارستان چین کی طرح یہ دفتر مرصع ہے

## اسیر سخن

گلہائے رنگ رنگ سے ہے زینت چمن
اے ذوق اس جہانکو ہے زینت خلاف سے

ناامیدونکی امید - غمزدونکا غمخوار - حسرت زدونکا ہمجلیس - حرمان نصیبونکا انیس - دست و پاشکستونکی آرزو - مایوسونکی تمنا - نیچرل نظم کا خزانہ - ملکی لوگونکا عطر مجموعہ قوم کا مرثیہ - بیہودہ اشعار کا ذخیرہ ہی نہین

## بلکہ

دلدادگان کمال ناز نعت احمدی کے اشتیاق کی دلسوز تصویر ہی ہے - اور سحر حلال کے ذریعہ سے عاشقین جمال حسن سرمدی کے دلی جوش کی جانگزا تحریر بھی - - -

## اسکو دیکھئے

کیا ایک ہاتھ مین دین اور ایک مین دنیا پکڑ کے خود دکھا دینے والا ہے

کہ

مین وہ معجون مرکب ہون جو ہر ایک موسم اور مزاج کے واسطے مفید ہون - یون تو یہ صرف نعتیہ رسالہ کے نام سے اشاعت پاتا ہے مگر ضمیمہ کے طور پر ایشیائی شاعری کا بھی حصہ ہے اور مستورات کے لب ولہجہ مین بھی غزلین ہین - مردہ دلونکے جلانے کیواسطے قومی نوحے بھی ہین - اور ہر مجلس اور وقت کے مطابق عطر مجموعہ بھی ہے

## اگر

جنابکو شعر و سخن کا مذاق نہین نہ سہی - آخر مقدمہ ذیل مین سے تو کوئی نکوئی حصہ آپکی طبیعت کے مطابق ہوگا

**طبیب** - یہ حصہ طب یونانی - بیدک - ڈاکٹری کے مختلف نسخے مختلف امراض کے معہ دیگر ضروری امور کے ہر علم کے متعلق ظاہر کریگا - اور ضرورت کے مطابق مویشیونکے علاج بھی

**معلم** - اسمین مشاہیر مین سے کسی ایک کی سوانح عمری - نیچرل کالنین - ایک نہ ایک مضمون کے متعلق (کم درجہ و اعلیٰ درجہ تعلیم یافتونکے لئے) چند ضروری سوالات

**فلاسفر** - اس عنوان کے نیچے بلند خیال اہل فلسفہ کے قلم جواہر رقم کے لکھے ہوئے مضمون فلسفہ ہونگے

**کیمسٹری** - اسکے ضرورتین جتنی قوم اور ملک کے لئے ہین وہ چھپا دینی سے پوچھئے جو لوگ مین علم اور معرفت کے لئے سیر کرتے پھرتے ہین - بالفعل جناب خان بہادر جناب ذکی الدین صاحب [illegible]

کا رسالہ مجلی سلسلہ وار چھپنا شروع ہو لیا ہے - قیمت عام ہے [illegible] اہل شہر سے [illegible]

[illegible]

قدسیاں بر سر افلاک ہمیں میگو یند + ابر نیساں خجل از ابر سخن میگردد

ABRISOOKHAN



کس کس مزے سے وصل علی باغباں نے + رنگ چمن جمایا محمد کے نور سے

عالیجناب معلے القاب حسان الہند محمود اختر حضرت نواب حاجی
محمد رضوان علیخانصاحب بہادر رئیس اعظم مراد آباد
و معزز مربی ابر سخن امرتسر نے
مندرجہ ذیل قطعۂ تاریخ اپنی کلک جواہر سلک سے لکھ کے عنایت فرمایا ہے

یہ برسا دُرِ نظم ابر سخن — ہوئی جس سے سر سبز کشت مراد
ہر اک شعر دلکش وہ اوڑتا ہوا — سخنور کریں جس پہ آنکھوں سے صاد
زہی تازہ گلدستۂ بے خزاں — بہ مدح شہنشاہ فرخ نہاد
مضامیں کا پھولا پھلا یہ چمن — جسے دیکھ کر آئے فردوس یاد
ہر رنگیں مزاجان سرمست کو — گل اعتبار و دل اعتقاد

جو ہو شوق تاریخ رضواں نہیں
لکھو تم یہ ہے ۔ ارمغان وداد
۱۳

باہتمام
حکیم شیخ غلام محی الدین صاحب
پروپرائٹر و ایڈیٹر ابر سخن

مطبوعہ
مطبع مصطفائی
امرتسر

## دیکھو قواعد و ضوابط

(۱) ابر سخن ہر شمسی مہینے کی پہلی کو شائع ہوتا ہے
اسکا حساب خریداروں سے قمری سال کا ہے۔
(۲) ہر ایک غزل (بشرطیکہ اچھی ہو) گیارہ شعر تک
درج ہوگی۔ انتخاب کا اختیار انجمن شعرا کو ہے۔
(۳) ہر غزل علیحدہ علیحدہ کاغذ پر خوشخط ہوں
ونیز غزلیات ہر مہینے کی ۱۵ تاریخ تک بھیجنا چاہیے
(۴) یہ رسالہ بلا درخواست بھی اگر بصیغہ [illegible]
میں روانہ کیا جاتا ہے غیر منظوری سے اطلاع لازم
ورنہ نام مستقل خریداروں میں متصور ہوگا۔
(۵) ہر تحریری جواب کے لئے آدہ آنہ کا ٹکٹ یا جوابی
کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ جواب سے صاف جواب۔
(۶) زر قیمت و ہر قسم کی تحریر حکیم شیخ غلام محی الدین
دیوبند کے نام ہونا چاہیے کہ قیمت پیشگی
عام سے - اہل شہر سے - طلبا سے - گورنمنٹ سے
۶ عہ ۱۲ للعہ
رئوسا جو کچھ بنظر الطاف مرحمت فرماویں اعانت
قیمت مابعد المضاعف لیجاتیگی محصول معاف۔
(۷) قیمت بذریعہ منی آرڈر آنا چاہیے ورنہ تلف
ہونے پر ہم ذمہ وار نہیں۔
(۸) اشتہارات دو ایک مرتبہ کے لئے فی سطر کالم
ایک آنہ زیادہ کے واسطے بذریعہ تحریر فیصلہ ہوسکتا
ونیز چھپے ہوئے اشتہار (۲) ار فیصدی پر تقسیم
ہوسکتے ہیں اجرت ہر حال میں پیشگی لیجائیگی۔
(۹) جو صاحب مشق غزل بھیجیں اوسپر خود نظر ثانی
فرماکر یا کسی استاد ماہر کو دکھاکر بھیجا کریں کہ کلام
وقعت ہو غزل کی پیشانی پر نام ولقب وتخلص ونام استاد
وسکونت خوشخط تحریر کریں - اگر کوئی صاحب
یہ چاہیں کہ اونکی غزل کی اصلاح ہمارے ذریعہ
سے ہو تو وہ بھی تعمیل ہوگی۔
(۱۰) ہمیشہ ایک مصرع طرح مستورات کے لئے بھی
ہوا کریگا تاکہ خیال ادھر بھی ضرور فرمائیں
تاکہ مستورات بھی اس نعمت سے محروم نہ رہیں۔
العبد حکیم شیخ غلام محی الدین [illegible]
مالک [illegible] - [illegible]

## قابل دید کتابیں

### گنجینہ نعت

اللہ تعالی - پیغمبر صاحب - چہار صحابہ کبار -
خاتون جنت - حسنین - علی مرتضی - پیران پیر
ہر ایک کے ۹۹ نام معہ مناقب جو آج تک کسی
نے دیکھے نہ کسی نے سنے ہونگے ہمارے [illegible]
قیمت فی جلد ۴ر

### مرآت خیال

ایشیائی شاعری - ہر شعر شستہ - آفتاب الشعرا جناب
ملا ابو محمد حسن شعر کا کلام چھپائی لکھائی کاغذ
تقطیع کے اعتبار سے بھی گنجینہ حسن [illegible]
نظم میں اگلے سخن سنجوں کا کلام نئی طبع آزمائی
کرنے والوں کے لئے نہایت درجہ مفید ہے قیمت [illegible]

### تذکرۃ المحمود

حالات خاندان نقشبندیہ - تمام [illegible]
کس قسم کی کتاب ہوگی حضرت محمد [illegible] صوفی [illegible]
نے لکھہ کے خاکسار کو حق تالیف دیدیا ہے قیمت [illegible]

### نقشہ اخلاق ذمیمہ

نفس کے لذات حسی اور شہوات نفسانی کا بیان
ہر ایک آدمی اپنے تعلیم کے کمرہ میں ضرور رکہنا چاہیے
اسکے چھاپنے کی اجازت بھی [illegible] موصوف کی طرف
سے خاکسار کو ہے قیمت فی نقشہ سادہ - رنگین سنہری
دس نقشہ کے خریدار کو محصول معاف - [illegible]

### سلسلہ تحریر

تعلیم ہدایت حروف [illegible]

جس طرح حسن سیرت وحسن صورت انسان کے جوہر خیال
کئے گئے ہیں حسن خط بھی ایک تیسری جز سمجھی جاتی
ورنہ وہی صورت ہوتی ہے کہ لکھے موسے اور
پڑھے خدا - عربی - فارسی - انگریزی - حسن
مضمون کے متعلق ضرورت ہو تعلیم منگوائے کیونکہ
خاکسار ابر سخن کی نظم کے [illegible] صرف الفاظ
کی ترقی دینے [illegible] اٹھایا ہے بلکہ تحریر وغیرہ کا بھی
قیمت فی نقشہ [illegible] کل ۱۲ [illegible]

ونیز مندرجہ ذیل کتابیں دفتر میں [illegible]
قرآن مجید [illegible] حمائل شریف کلاں [illegible]
[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد (۱) — نمبر ۴

گلدستہ ... امرتسر

مصرع طرح

مثل مشہور ہی رہتے ہیں دیوانی بیاباں میں

| ۱ | جناب منشی غلام احمد صاحب امرتسری | اخگر |
|---|---|---|

بیاں حسن محمدؐ کی صفت ایسی ہی قرآں میں — کہ ہی والشمس اور واللیل روئے زلف کی شاں میں

شب معراج حضرت جب گئے تھے باغ رضواں میں — پڑا تہا جنکا غلغلہ سب حور و غلماں میں

سدا مصروف ہے دل کشتیٔ دنیا کے ساماں میں — مدد اے حامیٔ عقبے ہیں ڈوبا بحر عصیاں میں

جنہیں انکار ہے شق القمر سے انکو دکہلا دو — نمایاں داغ ہے پہٹنے کا ابتک ماہ تاباں میں

قدم ابلیس ملعوں کا رکاوٹ سو رکے کیونکر — جنون الفت کعبہ ہے خود رہبر بیاباں میں

نہیں ہوں عاشق لیلٰے کہ چہالوں نجد کی مٹی — مجہے بہاتا ہے پہرنا یثرب و بطحا کے میداں میں

شفاعت سے محمدؐ کے جہکے گا پلہ نیکی — جو روز حشر تولیں گے میرے اعمال میزاں میں

کیا شہر مدینہ کی جدائی نے ضعیف ایسا — کہ رہجاتا ہوں پیچہے کاروانکے میں بیاباں میں

خطاب رحمۃ اللعٰلمین جسکو دیا حق نے — بچائیگا گنہگاروں کو وہ محشر کے میداں میں

کسی محفل میں ذکر گیسوئے احمدؐ جو ہوتا ہے — تزلزل سا کچہہ آجاتا ہی صحن سنبلستاں میں

تمہارے دلمیں گر عشق رخ احمدؐ ہی اے اخگر
صفت لکہا کرو اوسکی خط گلزار و ریحاں میں

## احمد — جناب احمد حسین خانصاحب فرزند جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ لاہور معاون ابر سخن امرتسر — ۲

کوئی پڑھتا ہے شاید وصف حضرت کا گلستاں میں
کبھی آنسو بہاتا ہوں جو یاد روئے تاباں میں
یہ آنسو ہیں میری آنکھوں میں یا در دُرِّ تاباں ہیں
نشاں تک داغِ عصیاں کا نہیں چھوڑا ہے داماں میں
تعالی اللہ کیا جلوہ ہے نور داغ ہجراں میں
شرف خیر البشر کے واسطے بخشا ہے خالق نے
جمالِ احمد یکا سنگے شہرہ حضرت یوسف
تمہارا اسم اعظم گر نہ کہدواتا نگینہ پر
یہ لازم ہے کہ مرقد پر ترے سایہ نشینوں کے
نترا گر نام لے لیتا تو بینا پل میں ہو جاتا
میں دلواتا ہوں حضرت کا ذرا ادریس سے کہدو
یہ کیا جلوہ آنکھوں میں نبی کے محو حیرت کی ؏
کہاں تک انکو سودا ہے نبی کی زلف مشکیں کا
نبی کی یاد و ہمداں میں بیاباں آج ہم آ لنسو ؏
کہدائیں نام احمد ہم انگوٹھی کے نگینہ پر
پئے تعظیم حضرت پُشتِ خم سب انبیاؤں میں
ہمیں عشق پیمبر ہے زلیخا سے کہینگے ہم
چھپے ہیں اشک کے قطرے ٹپک کر چشم خونی سے
نہایت رحم آتا ہے صدف در کی یتیمی پر
ارسطو صورت آئینہ اک حیرت میں پڑ جائے
جناب خضر دیوانہ سے حضرت کے نہ ملجائیں
جنوں دیوانگی کا لطف تب ہے قبر انور پر
یقیں ہے حور و غلماں بھی دین جنت سے آجائیں

چھپایا کس لئے غنچہ نے منہ اپنے گریباں میں
عوض اشکوں کے جگنو دیکھتا ہوں اپنی داماں میں
کہ پانی بھر گیا ہے چشمۂ مہر درخشاں میں
چھپے ہیں سیکڑوں جوہر ہماری چشم گریاں میں
بچھایا فرش زرّیں کوچۂ چاک گریباں میں
لگے تھے ورنہ کیا سرخاب کے پر نوع انسا میں
کبھی چھپتے تھے زنداں میں کبھی تھے چاہ کنعاں میں
تو رہتا مور تک باقی نہ سرکارِ سلیماں میں
جلے خونِ ہمارا روغن کیجا سر و چراغاں میں
رہا کیوں انتظار پیرہن پیر کنعاں میں
کریں تارِ نفس سے وہ رفو میرے گریباں میں
سکندر لیکے شیشہ رو رہا ہے آبِ حیواں میں
ذرا سا چیر کر دیکھے کوئی قلب مسلماں میں
بھلا دیکھیں تو کیا جوہر ہیں دستِ ابر نیساں میں
سنا ہے اسم کندہ تھا کوئی مہرِ سلیماں میں
کہ شاخ بارور جیسے جھکی ہو باغ رضواں میں
کئی یوسف گدا ہیں کوچۂ خاک گریباں میں
جنہیں سب لعل رمانی بناتے ہیں بدخشاں میں
چھپاتا اسلئے ہوں اشک کو دامان مژگاں میں
اگر بیمار حضرت کو کوئی لیجائے یوناں میں
نصیب دشمناں سکتہ نہ ہو جائے بیاباں میں
مری تارِ گریباں کا ہو رشتہ شمع سوزاں میں
پڑھو یہ نعت کے اشعار اگر احمد گلستاں میں

**امداد | جناب منشی امداد حسین خانصاحب مرادآبادی شاگرد حضور حسان الہند | ۳**

شب اسرے جو گذرے آپ جنت کی گلستاں میں
اوٹھا صل علیٰ کا شور بزم حور و غلماں میں

جو کہولیں کچھہ زباں وصف شہنشاہ رسولاں میں
نہ دم حور و ملایک میں نہ طاقت جن انسا میں

ثنا خواں تا اوسے تشبیہ دیں روئے منور سے
ہوئی ہے والضحےٰ نازل اسی خاطر تو قرآں میں

یہی موقع مسیحائی کا بس اے بحر رحمت ہے
تڑپتا ماہئی بے آب ساں ہوں درد ہجراں میں

بہلا جنت سے مطلب کیا ہے ہم وحشی مزاجونکو
بہلتا ہے دل دیوانہ طیبہ کے بیاباں میں

ڈرایا کرتا ہے واعظ عبث مہر قیامت سے
چھپا لینگے ہمیں محبوب یزداں اپنے داماں میں

ترے امداد کی کشتی نہ ڈوبے گی نہ ڈوبی گی
ہزاروں گرچہ ہوں گرداب بحر غم کے طوفاں میں

**بندہ | کمترین حکیم شیخ غلام محی الدین پیرو پیر ایڈیٹر ابر سخن امرتسر | ۴**

نہ کہا کافروں نے فرق جب کچھہ کفر و ایماں میں
پئے تلقین ہوئے مبعوث حضرت نوع انساں میں

ہم اپنے لالہ زار فرقت احمدؐ سے فرحاں ہیں
بشر خوش باغ رضواں میں پری باغ سلیماں میں

فراق صاحب لولاک میں آنسو جو بہتے ہیں
تو موتی بنکے رہ جاتے ہیں میرے چشم گریاں میں

سیہ کاران امت سرخرو ہوں گو شفاعت سے
دکہا دیں گے یہی اے واعظو ہم روز میزاں میں

وہ حسن احمدی تہا اللہ اللہ پرتو افگن
لگے جسکی بدولت چار چاند اس نوع انساں میں

نہ دیکھے گا خدا کو وہ یہ دیکھیں گے ضرور اوسکو
تفاوت اسقدر نہ اہد میں ہے اور اہل عصیاں میں

بندہائے گا نہیں معلوم کس یوسف کو سر سہرا
جنوں نے تار تک چھوڑا نہیں اپنے گریباں میں

جنوں وہ رنگ لائیگا کہ حوریں بھی تمنا سے
کریں گی سوزن مژگاں سے بخیہ اس گریباں میں

عجائب لطف عشق مصطفےٰ سے مجھہ سے بندہ نے
بہت اس بے سر و سامانی کے دیکھا ہے ساماں میں

**تجمل | جناب منشی سید تجمل حسین صاحب جلالپوری شاگرد حضرت تائب | ۵**

رہیں کیوں وحشی صحرائے طیبہ ہم گلستاں میں
مثل مشہور ہے رہتے ہیں دیوانے بیاباں میں

بنیں گستاخ دعوے وصف کا اونکی کریں کیسے
خدا خود جابجا مداح ہے حضرت کا قرآں میں

پس مردن ہی دکہلا دو ہمیں دیدار یا حضرت
یہی ہے شور برپا ہر طرف شہر خموشاں میں

تصور جب سے ہے اوس مظہر انوار یزداں کا
تجلی ہوگئی افزوں ہمارے نور ایماں میں

**خستہ | جناب مولوی نور احمد صاحب سابق مدرس الگزنڈرا اسکول امرتسر | ۶**

کہاں یارا ہے وصف احمد مختار انساں میں
خدا تعریف جسکی آپ فرماتا ہے قرآں میں

الٰہی دے روانی اور اپنی چشم گریاں میں
کہ تا حسنین کے غم میں پھروں روتا بیاباں میں

لکھی تفسیر مصحف حاشیہ پر دست قدرت نے
زیادہ کیوں نہ خوبی ہوئے خط سیہ روئے تاباں میں

چھہ زمزم میں ہم سمجھے کہ اُترا ہے بلال آ کر
تمہارا خال مشکیں دیکھہ کر دیکھہ کر چاہ زنخداں میں

بگولوں نے جو دیکھا ساتھہ اپنے لشکر وحشت
ستا دہ کر دئے لاکھوں ہی خیمے کیا بیاباں میں

کریگا خاک دعوی چاند آ کر روئے حضرت سے
ذرا تو ڈال کر دیکھے وہ اپنا مُنہ گریباں میں

نہ کیوں ہو رات دن کا فرق خستہ روئے گیسو میں
کدورت صاف ہم پاتے ہیں کافر و مسلماں میں

## ذایق جناب منشی محمد عبد العزیز صاحب فرخ آبادی شاگرد حضرت تاب ۷

رہے حسرت نہ باقی پھر کوئی میرے دل وجاں میں
جو ہو جائے میرا مسکن مدینے کے بیاباں میں

پئے گلگشت آتے ہیں فلک سے رات دن قدسی
فضائے جاں فزا وہ ہے مدینہ کے بیاباں میں

منور ہو گیا ہے خانۂ دل نور ایماں سے
ہوئے مصروف جب سے ہم خیال روئے تاباں میں

## رضوان عالیجناب حضرت حسان الہند محمود اختر نواب حاجی محمد رضوان العلی خان صاحب رئیس اعظم مرادآباد شاگرد حضرت غالب دہلوی و معزز مربی ابر سخن امرتسر

نسیم نعت احمد جب چلی بزم سخنداں میں
طراوت آگئی گلدستۂ گلہائے ایماں میں

گذاری زندگانی نخل وصف سلک دنداں میں
پروئے ہمنے کیا انمول موتی رشتۂ جاں میں

مضامین ثنا کا جوش ہے قلب ثنا خواں میں
کہ پریاں رقص کرتی پھرتی ہیں بزم سلیماں میں

ہوا مجھہ کو تصور یہہ ترے روئے منور کا
بنا ہوں آنکھہ کا تارا نگاہ مہر تاباں میں

لب احمد سے گر نسبت نہ دیتے صاحب جوہر
گراں سنگی نہوتی اسقدر لعل بدخشاں میں

ہجوم عرشیاں میں غل تھا رقص حور جنت کا
اُڑا مرکب ترا جسوقت اَوْ اَدْنٰی کے میداں میں

یہ تیرے پر توہ رخسار کی ذرہ نوازی ہے
چمک ماہ منور میں تجلی مہر تاباں میں

کہلایا تختۂ جنت ترے رنگ تصور نے
گل نظارہ بھر کر مردم دیدہ کے داماں میں

ہر اک ذرہ چراغ طور ہے اونکی مزار و نکا
جو مر جاتے ہیں حضرت کے خیال روئے تاباں میں

لئے افشاں چھُٹے حسن عمل کے روی روشن پر
غم نور خدا میں آنسوؤں نے گر کے داماں میں

فراق روضۂ رشک جناں میں جان نکلی ہے
کرینگی رقص حوریں عرس رضوان العلی خاں میں

## ظالمی جناب حکیم محمد عبد الرحیم صاحب متوطن بھروچ ضلع گجرات ۹

چمک ہے جو نبی کے عارض پُر نور تاباں میں
کہاں وہ روشنی ہے ماہ میں مہر درخشاں میں

لب نعلین حضرت کو وہ سرخی حق نے بخشی ہے
تعالی اللہ وہ سرخی نہیں لعل بدخشاں میں

گھر کو پانی پانی کر دیا صل علےٰ دم میں
وہ رکھہ دی روشنی اللہ نے حضرت کی ونداں میں

ہر اک شئے میں ہر اک ذرہ میں تیرا نور ہے تاباں
ملک میں دیو میں جن میں بشر میں حور و غلماں میں

نکل جاویگا دم گر ہند میں مجنوں کے بسمل کا
مگر تربت بنے گی بس مدینہ کے بیاباں میں

پڑہا جا باغ میں وصف رخ گلرنگ اے نظامی
ہوا صل علےٰ کا شور ہر جانب گلستاں میں

## عزیز — جناب عزیز الرحمن صاحب طالب علم ایجرٹن سکول بہاولپور — ۱۰

تعالی اللہ یہ جلوہ ہے وصف روئے تاباں میں
نور زدی سی گئی چہا چہرۂ مہر درخشاں میں

ولکھے یک قلم مضموں جمال روئے تاباں میں
ہوا ہے مطلع الانوار مطلع میرے دیواں میں

تڑپتا ہوں پڑا فرقت میں ایسی رشک موسیٰ کے
کہ نکلا طور کا شعلہ ہماری آہ سوزاں میں

ذرا دیکھو تو میرے نعت کی دیواں کا شیرازہ
لگے ہیں لعل کیا ایسی ہلال عید قرباں میں

خدارا اے جنوں تو ہی عرب کی دشت کو لے چل
کہ کہلاتا ہے تلوا حسرت خار بیاباں میں

## فضا — جناب میر حسین شاہ صاحب امرتسری شاگرد میر سلمہ القدیر — ۱۱

ہوا دل باغ باغ اپنا یہ عشق شاہ دوراں میں
کہلا ہے میرے سینہ کا نمونہ باغ رضواں میں

گل افشاں ہو رہا تھا جب لب لعل پیمبر سے
ہوا پتھر کے اندر لعل کا دل خوں بدخشاں میں

شہید تیغ ناز الفت ام الکتاب اکدن
جہاں کو چھوڑ کر جائینگے سیدہے باغ رضواں میں

شفاعت ہوگی ہم عصیاں شعاروں کی ہی پلہ پر
رہینگے چیپتے واعظ گناہ سے روز میداں میں

پس از مردن رسالت کی گواہی نعتہ دل دینگے
فرشتے بھی جو آکر پوچھینگے گور غریباں میں

عرب کے دشت کا اے رب بنا دے بادیہ پیما
مثل مشہور ہے رہتے ہیں دیوانے بیاباں میں

فضا خیر البشر کا وصف سن لیتی زلیخا گر
تو رکہتی عمر بھر یوسف کو میں کہتا ہوں زنداں میں

## فروغ — جناب منشی خدا بخش صاحب ملتانی حال مقیم بہاولپور — ۱۲

گل خوش رنگ احمد ہے نبوت کی گلستاں میں
زہے عظمت کہ ہو پیدا وہ ہاشم کے خیاباں میں

دکھاتا ہے چمک اپنی اے حضرت نور عالم کو
ترے روئے منور کا رخ خورشید تاباں میں

نہ خواہش جنت اعلےٰ نہ طوبےٰ کی ہوس دل میں
فقط ہے آرزو اپنی رہوں تیرے گلستاں میں

سناؤں درد و غم کسکو نہ حامی اور نہ ہمدم ہے
تمہیں حامی ہو میرے کار مشکل اور آساں میں

چھٹا گھر بار سب اپنا ۔ نہ پہونچا تیرے کوچہ تک
فروغ ناتواں حیراں ہے جنگل او بیاباں میں

**مجید** | جناب منشی محمد عبدالمجید صاحب ساکن قصبہ کرتپور ضلع بجنور ملازم فوجداری علیگڈہ | ۱۳

لگاؤں گا اگر لیجائے کوئی باغ رضواں میں
مزہ جنت کا آتا ہے مدینہ کے بیاباں میں

خیال روئے رشک گل میں احمد کے جو رویا ہوں
نہیں آنسو گل جنت بھرے ہیں میرے داماں میں

تصور ہے جو ہر دم دلمیں رخسار محمدؐ کا
چراغ مہر کی ہے روشنی میرے شبستاں میں

عجب اعجاز ہے کچھ وحشت عشق محمد میں
بجائے تار ہی تار نفس میرے گریباں میں

نظر آتا ہے مجھکو مثل موسے طور کا عالم
الٰہی کسکا جلوہ ہے یہ میری چشم حیراں میں

مجید اس ہرزہ گردی سے ملیگی مجھکو آسائش
لگیں پاؤں میں کانٹے جو یثرب کی بیاباں میں

**مخفی** | جناب منشی محمد ابراہیم صاحب متوطن بھڑوچ ضلع گجرات | ۱۴

یہی مجھ سے دعا کرتا ہوں آکے محبوب یزداں میں
نہ دیکھوں جیتے جی جاکر مدینہ کا گلستاں میں

مدد کیجیو یا نبی اللہ دم مشکل کشائی ہے
کھڑی ہے آنکر کشتی میری عصیاں کے طوفاں میں

ہے کسکی آمد آمد کا اے رضواں اسجگہ چرچا
فرشتے جھومتے ہیں اور خوشی ہے حور و غلماں میں

بچانا حشر کے دن یا نبی مجھکو پئے خالق
نہایت کمترین مخفی لدا ہے بوجھ عصیاں میں

**مسکین** | جناب مولوی غلام نبی صاحب سکونت پیرزادہ شیخ الہ بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ

عبث پھرتا نہیں میں ناصحا تھر و بیاباں میں
کہا سیروا فی الارض جابجا خالق نے قرآں میں

نہوگا کوئی پیدا مثل حضرت خلق انساں میں
ہے انساں کیا پری حور و ملائک میں نہ غلماں میں

شہید عشق احمد ہے صبا لیجا کے دفنانا
میرے بلبل دلکو مدینہ کے گلستاں میں

خبر لو جلد آکر اپنے بیمار محبت کی
نکل جائے نہ دم رشک مسیحا دردہجراں میں

نشاں خون شہید کربلا ہے غافلو دیکھو
شفق پھولی نہیں یہ تھا نہاں گردوں کے داماں میں

تمہارے نور سے اسکو غرور حسن ہے ورنہ
کہاں یہ تاب تھی پہلے رخ مہر درخشاں میں

پئے ملک اماں ہر دم پری جھگڑا اٹھاتا ہے
سلیماں کی حقیقت ہی میرے تن کی پرستاں میں

نبی کے نور نے جلوہ خدائی کا دکھایا ہے
نہیں تو بار تھا کسکو بھلا قدرت کی ساماں میں

امید مغفرت رکھو بس اب مسکیں نہ گھبراؤ
یہ دیکھو کس لئے لاتقنطوا آیا ہے قرآں میں

**مشتاق** | جناب منشی غلام حسین صاحب متوطن بھڑوچ ضلع گجرات | ۱۵

ثنا خوان رسول اللہ خالق جب ہو قرآں میں
تو لب اوصاف کی اسکے ہو طاقت کیا انساں میں

ہو کل مخلوق خلاق جہاں مداح احمد پر
رشمہ ہو بیاں اسے ہمدم اس شاہ کی شاں میں

سنگھا دو بوئے زلف عنبریں مجھکو رسول اللہ
پھنسا ہے یہ دل مضطر تمہاری زلف پیچاں میں

فراق احمد مرسل میں لاغر مثل کہہ ہوں میں
اڑا کر اے صبا لیجا مدینہ کے بیاباں میں

عجب ہجر محمد میں ہے حالت بندہ کمتر کی
نہ بستی میں ہے دل لگتا نہ کچھہ صحن گلستاں میں

## غزلیات غیر طرح

### احمد | جناب حکیم سید احمد علی صاحب قادری سکنہ بڑودہ | ۱۶

جبکہ پیدا رہبر راہ ہدایت ہو گیا
خلق سے باطل رواج شرک بدعت ہو گیا

گرچہ تہا بدکار و عاصی میں ولیکن ہمدمو
خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہو گیا

تہا میں غرق بحر عصیاں کچھہ نہ تہیں مجھکو امید
خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہو گیا

غل مچیگا اہل محشر میں کہ لو اے مجرمو
احمد مختار کو اذن شفاعت ہو گیا

آپکا آنا جہاں میں اے شہ فخر امم
فخر دنیا فخر دیں فخر رسالت ہو گیا

کیوں نہو بزم سخن میں تجھکو اے احمد فروغ
نور سا استاد جب بہر حمایت ہو گیا

### تمنا | جناب حسو میاں صاحب ڈاکٹر متوطن شہر سورت | ۱۷

کون تجھہ سا اختر برج سعادت ہو گیا
کون تجھہ سا نیر اقبال عظمت ہو گیا

مہر تاباں کو ہوئی ہے جسکے پرتو سے ضیا
اوسکا سایہ ہم گنہگاروں پہ رحمت ہو گیا

سرخرو ہوکر کہونگا حشر کے میداں میں
خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہو گیا

فکر کیسی اے تمنا اور دہشت کیا تجھے
جسکے حامی شافع روز قیامت ہو گیا

### نور | جناب سید نور الدین صاحب سجادہ نشین خاندان رفاعیہ سورت | ۱۸

عالم آرا آفتاب چرخ وحدت ہو گیا
ماسبق کا گل چراغ دین و ملت ہو گیا

پرتو افگن جب مہ برج رسالت ہو گیا
نور ایماں سے منور بزم کثرت ہو گیا

تو ہی بیشک باعث ایجاد خلقت ہو گیا
تو ہی بیشک موجب اظہار قدرت ہو گیا

بے تکلف تو گیا ایسے مقام قرب میں
طائر سدرہ جہاں بے تاب و طاقت ہو گیا

طالب و مطلوب دونوں مل گئے اسجا بہم
یہہ او ادنی سے ظاہر راز خلوت ہو گیا

لن ترانی ہے خطاب موسی عمران سے
قد رآنی سے بس عیاں اعزاز حضرت ہو گیا

نور اس نور خدا کے پرتو پر نور سے
دل تجلی گاہ انوار حقیقت ہو گیا




مصرع طرح

مجھکو یثرب مرا خدا لیجائے

## آفت جناب تجمل النسا بیگم صاحبہ لکھنؤ ۱۹

گو مدینہ میں نہ پہنچوں جیتے جی — مرحبا مر کے گر صبا لیجائے
کیوں نہ صدقے ہو میری جان اُس پر — ہاں جو یثرب کو اے ہوا لیجائے
وہیں مٹی میں دفن ہو جاؤں — مجھکو یثرب مرا خدا لیجائے
کونسی ہوگی وہ گھڑی آفت — جب پیا کی ہوا اڑا لیجائے

## بیکل جناب غیرت النسا بیگم صاحبہ امرتسر ۲۰

جز خدا کون مژدہ لیجائے — یا تو اشوق ہی لوا لیجائے
یاں فلک اربوں جدائی سے — کیا عجب گر ہوا اڑا لیجائے
کیا ہے دولت سرا مرے پی کا — آئے در پر گدا غذا لیجائے
کیا صفائی ہے دین احمدؐ میں — دل کدورت بھرا صفا لیجائے
کیوں نجانے دیا مدینہ کو — نوج بو آ تجھے خدا لیجائے
جو بنے گی بنیگی دلہن آج — مہر میں کل بہشت پا لیجائے
آجکل کل نہیں ہے بیکل کو — مجھکو یثرب مرا خدا لیجائے

## دلبر جناب بزم آرا بیگم صاحبہ بمبئی ۲۱

رات دن ہے یہی دعا میری — مجھکو یثرب مرا خدا لیجائے
بہنو میری خراب حالت ہے — وہ حبیب خدا بلا لیجائے
اب تو جینا بھی ہو گیا دوبھر — شوق یثرب جناب کا لیجائے

## شمیم جناب نورجہاں بیگم صاحبہ بمبئی ۲۲

مجھکو یثرب نہ گر خدا لیجائے — آرزو مردہ دل مرا لیجائے
وہ شفا خانہ ہے محمدؐ کا — آئے عیسے بھی تو دوا لیجائے
شوق طیبہ یہ ہے کہ مر کر بھی — میری مٹی وہاں صبا لیجائے
ہوگی عیسے سے مجھکو خاک شفا — یا نہ لیجائے کوئی یا لیجائے
شرم کی لاج ہے پیا کی ہاتھ — ملک الموت با حیا لیجائے

## شعلہ بی جھنڈی پردہ دار پردہ در امرتسری حال مقیم جموں نمبر ۲۳

اے ہوا بندہ کوئی کیا لیجائے — مجھکو یثرب مرا خدا لیجائے
ہے حبیب خدا مرا محبوب — میرے رتبہ کو کوئی کیا لیجائے
دیکھنا شعلہ آگ جلتی ہے — کیسے تجھکو پیا بچا لیجائے

## حیا جمنا بائی صاحبہ قیصر باغ دہلوی

وہ زبر ہے تو میں بھی زیر نہیں — مجھ سے کیا پیش مردوا لیجائے
بات کرتے نہیں ڈر ہے کیا باجی — ہنسیں بولیں تو کوئی کیا لیجائے
اوس لٹیرے کا کیا علاج دوا — آنکھوں آنکھوں میں دل چرا لیجائے
ایسا قاتل بھی کوئی دیکھا ہے — خوں بہا کر جو خوں بہا لیجائے
اے حیا ہے یہ آرزو کہ اجل — مجھکو دنیا سے با حیا لیجائے



# چمن عشق

## آصف جناب مولوی الہی بخش صاحب مدرس مشن سکول امرتسر ۲۵

جنوں نے ہاتہہ مارا ہے ادہر اپنے گریباں میں
اوبجھتے ہیں اودہر خار بیاباں اپنے داماں میں
کہاں ایسے مزے دیکہے کسی نے وصل جاناں میں
حلاوت ہے جو پائی دلا تلخئے ہجراں میں
ہوا ہوں اسقدر نالاں خیال زلف پیچاں میں
کہ حلقے پڑ گئے ہیں روتے رونے چشم گریاں میں
اوٹہا کر رکہہ لیا پہلو میں اپنے چاک سینہ سے
گرا جو لخت دل پلکو نسے رہنے اپنے داماں میں
چلیں گے ہم بہی تیرے ساتہہ جلدی اسقدر کیا ہے
جو تجکو عزم جانے کا ہے اے دل کوئے جاناں میں
مصیبت تم پہ آجائیگی ورنہ جلد تر آ دو
گرا یا عشق کے جذبہ نے یوسف چاہ کنعاں میں
گرا کہبرا کے ایسا گرتے ہی غوطے لگا کہانے
نہ تیرا ایکدم بہی دل مرا چاہ زنخداں میں
مرے داغ جگر گذرے ہیں اوسکی یاد میں شاید
کہ گل کو دیکہہ کر کہبرا رہا ہے سیر بستاں میں
اڑا دیتے دہویں اس چرخ کے پر کیا کریں آصف
اثر باقی نہیں ہر گز ہماری آہ سوزاں میں

## اسد جناب منشی برکت علی صاحب شاگرد جناب برق امرتسری ۲۶

بسان قیس آبادی کریں صحرا کے داماں میں
مثل مشہور ہے رہتے ہیں دیوانے بیابان میں
جگر میں ہے چبہا انکے نگاہ یار کا کانٹا
ہزاروں لوٹتے کانٹوں پہ بیدل ہیں بیاباں میں
دم کشتن بہی تہا قائل ہمیں پاس وفا اپنا
خراب ہونے نہ پائے آستیں خون شہیداں میں
ہوں وہ بلبل کہ مرتے پر مرے گل پیرہن پہاڑیں
بچھے پہر فرش ماتم کا نکیوں صحن گلستاں میں
وکہانے ہو گر اکر سرمہ کیں آنکہوں سے کیوں آنسو
یہ مانا ہیں دُر ابلق تمہارے چشم گریاں میں

## برق جناب منشی محمد سردار خانصاحب امرت سری ۲۷

ہوا یہ غلبہ سودا خیال زلف پیچاں میں
شب یلدا گزرتی ہے مجھے خواب پریشاں میں
بشر کیا ہیں ملک بہی دیکہہ کر مفتون ہو جائیں
بنا اک جادوئے بابل ہے سرمہ چشم فتاں میں
دم گریہ رخ آتش فشاں گر یاد آجاوے
بسان روغن گل اشک بہر گئے چشم گریاں میں
قدمبوسی کی حسرت میں یہ جاں ہی آگئی لب پر
مری میت کو دفنا تا زمین کوئے جاناں میں

لکھوں پروانۂ دل کا جو شبکو عالم سوزش
تفاوت کچھ نہو گی کلک میں شمع فروزاں میں

پری پیکر کا ہوں طالب نہ بہاگوں شہر سے کیونکر
مثل مشہور ہے رہتے ہیں دیوانے بیابانمیں

فرشتوں کو کرے وہ چشم دل کیوں قتل گردوں پر
شباہت تیغ کی مانند ہے برق درخشاں میں

| شیدا | جناب منشی رام رچھپال صاحب دہلوی حال رونق افروز امرتسر | ۲۸ |
|---|---|---|

ہے بیچینی سے بیچینی خیال تیر مژگاں میں
کہ جیسے کوئی نشتر سا چبھوتا ہے رگ جاںمیں

کریما ختم کر ڈالی ہے اس گل نے دبستاںمیں
بہار اب بلبل شیراز کی آئی گلستاں میں

کیا گو سالۂ دل نذر طفل برہمن ہم نے
نترحم کم نظر آیا دل طفل مسلماں میں

کیا ہے قتل مجھکو تیغ چشم سرمہ آگیں نے
مناسب ہے کہ لاشہ دفن ہو میر اصفاہاںمیں

موحد ہوں نکیوں آئے نظر دلدار کا جلوہ
جگر میں آنکھ میں پہلو میں دلمیں جسم میں جاںمیں

جنوں کیوں پیرداور ہے کیوں گریباں چاک ہیں عاشق
ذرا منھ ڈالکے دیکھیں تو وہ اپنے گریباںمیں

بنایا ہے ولی بیدار ہے شبہائے ہجراں نے
سمجھتے ہیں مجھے سب زمرۂ شب زندہ داراںمیں

تمہاری سرد مہری سے جگر میں شعلے اٹھتے ہیں
مزا دکھلا رہا ہے کیا ہی تابستاں زمستاںمیں

نہیں یہ آبلے پاؤں کے خضر راہ ہیں شیدا
سمجھاتے ہیں چلو آنکھوں سے الفت کی بیاباںمیں

| ضو | جناب محمد افضل علی صاحب مالک گلدستہ ہمایوں وسعید الاخبار بدایوں | ۲۹ |
|---|---|---|

مجھے دوزخ سے کیا پہنچونگا فوراً باغ رضواںمیں
بدن جاں نکلیگی فقط شوق خراساں میں

سبب پوچھیں وہ مجلس میں جلیں اغیار حسرت سے
یہی تاثیر ہو شاید ہماری آہ سوزاں میں

نہ پوچھو کچھ وہیں نشو و نما ہے ہم کھیغوں کی
یہ کانٹے اگ رہے ہیں گلزمیں کے کوئے جاناںمیں

دکھاتی ہیں تماشے پر تماشہ پتلیاں مجھکو
زمانیکی ہے نیرنگی تمہاری چشم فتاں میں

وہاں بھی انکا جلوہ ہے یہاں بھی اونکا جلوہ ہے
نہ حوریں باغ جنت میں نہ پریاں ہیں پرستاںمیں

تری گالی سے قاتل جان تازہ پالئے ہیں بسمل
مگر تیغ ہلال لب تجھی ہے آب حیواں میں

چھپایا جس قدر اسکو ہوا یہ اوسقدر ظاہر
عیاں ہے حسن خوبانکا تکلف عشق پنہاںمیں

حنائی انگلیوں پر ناخنوں کی کیا بہاریں ہیں
یہ صانع نے لگائے تیغ کے پھل شاخ مرجاںمیں

نظر آتا ہے اے ضو جلوۂ خورشید کوسوں سے
بیاض صبح صادق ہے سواد کوئے جاناںمیں

| عارف | جناب کشن سنگھ صاحب تاجر کتب امرتسر | ۳۰ |
|---|---|---|

بشر کس واسطے خوش ہو رہا ہی قصر ایواں میں
جب اک دن چھوڑنے والا ہے سب کچھہ پاس حسرت میں

یہ گل چین چمن کے گلچیں اک دم میں توڑ ڈالیگا
عبث ہے بلبلوں کا شور و غل اتنا گلستاں میں

بظاہر جان ہی ہو سوچ ہی ہی جملہ حیواں میں
سمجھنا فرض ہے۔ کیا فرق ہے؟ حیوان میں انساں میں

غم دنیا کی کیا پرواہ ہی گر دین کا طالب ہے
نہ فرق آنے دے کچھہ اے ہمنفس اس دین و ایماں میں

یہ گلرو بستے بستے ہی عجب بجلی گراتے ہیں
کوئی خرمن سے پوچھے وصف کیا ہی برق خنداں میں

کلیسا میں وہی بستا ہی ہو مندر میں رہتا ہے
اُسیکی ذات کا ہی پرتوہ گبر و مسلماں میں

فنا فی اللہ کا سیکھو سبق مجنوں سے ای عارف
انا لیلیٰ نہ یوں ہی کہہ رہا تہا وہ بیاباں میں

| عزیز | جناب عزیز الرحمن صاحب طالب علم ایجرٹن کالج بہاولپور | ۳۱ |
|---|---|---|

ہوے یہ رنگ گلشن بر فروش۔ جل کر گلستاں میں
تفاوت کچھہ نہیں شمشاد میں سرو خراماں میں

لہو بہر شہادت جوش کہاتا ہے شہیدوں کا
یہ تو نے آب دے رکھی ہی کیا شمشیر عریاں میں

شکایت آسماں کی شکوۂ اغیار لاحاصل
مقدر نے نہ لکھا وصل ہی جب حجرہ میں جاناں میں

یہ میرے زخم دل منہ تک رہی ہیں تیر حسرت سے
خدارا ہاتہہ ڈال اپنا کہیں خالی نمکداں میں

نشاں باقی جو کچھہ ہے شاہد نازک خیالی کا
غنیمت ہے عزیز خاطر آشفتہ حالاں میں

| فرحت | جناب منشی عبد الرحیم صاحب محرر رجسٹری تحصیل شمگا ضلع رای لور | ۳۲ |
|---|---|---|

نہیں آنسو مرے جاری کسیکی یاد دنداں میں
پروتا ہوں دُر شہوار کو میں تار مژگاں میں

نہ کیوں ہو میرے وحشت خندہ زن مجنوں کی وحشت پر
ہوں اک حلقہ بگوش لیلیٰ زلف پریشاں میں

خلش ہی خلش ظالم ہی تیرے خار مژگاں میں
مجھے تو سیکڑوں نشتر چبھوتے ہی رگ جاں میں

قسم تیرے ہی سر کی اے جنوں بےزہوں لے پہلے
نہیں جز رشتہ حب بتاں تار گریباں میں

تمہارے عارض پر نور سے تشبیہ میں دیتا
اگر دھبا نہ ہوتا چہرۂ ماہ درخشاں میں

صفت دانتوں کی لکھہ کر پھر لکھونگا وصف ہونٹھوں کا
ارادہ ہے عدن سے ہوتا جاؤنگا بدخشاں میں

جما کر ہونٹھ پہ لاکھا کہا اوس شوخ نے دیکھو
نہ دیکھے ہوں اگر یاقوت و نیلم ایک ہی کاں میں

کیا جوش جنوں میں ضعف نے بدنام فرحت کو
اولجھکر ہاتہہ دونوں رہ گئے تار گریباں میں




## ٹھمری

| شہرت | جناب خواجہ محمد شاہ صاحب از عظیم آباد پٹنہ | ۴۳ |
|---|---|---|

ہردے میں بسیو ہے نام تیھارا — تم بن تلپت پران ہمارا
او پیا پیارے جگ اوجیارے — تمرے کارن بہو سنسارا
ناسو ہے پیت نہ میت کو وسنگ — آس تیہار و تمھارو سہارا
جل ہے اتھل ناہیں کو دکھو یّا — ناؤ پڑی منجھد ھارا

بیک کھبر لو شہرت کی رے
کا ہکو چت سے بسارا

| نئی قسم کا تضمین برغزل حافظ صاحب | ۴۴ |
|---|---|

در خمارم ساقیا برخیز ودر ده جام را — شاد باش وخاک برسر کن غم ایام را
لاله رویا ساغرمے برکفم نہ تا زسر — زیر پائیت برکشم این دلق ارزق فام را
در فراقت دود آہِ سینہ نالان من — چون بر آمد سوخت این افسردگان خام را
عشقبازی گرچہ بدنامیست نزد عاقلاں — شد دل از کف مانمیخواہیم ننگ و نام را
تا تواند نشکر دیگر بسر و اندر چمن — جلوه فرما ہرکہ دید آں سرو سیم اندام را
درزمانہ بادلارا مے مراخاطرخوشست — کز سرم ہوش از دلم یکبار برد آرام را
ہمچو شعری صبرکن حافظ بسختی روز وشب — از لب او عاقبت روزی بیابی کام را

## تاریخ ارتحال جناب مولوی ابو البشیر عبد العلی صاحب قاری فیلو پنجاب یونیورسٹی و میونسپل کمشنر امرتسر

قطعہ تاریخ مرقومہ جناب میر کرامت اللہ صاحب فرزند جناب میر اسد اللہ صاحب رئیس امرتسر و آنریری مجسٹریٹ

رفت عبد العلی چو از دنیا — دل من شد ز فرقتش مغموم
بیسر و پا شده ز مرگش میر — زہد و تقوے و ورع و خلق و علوم

۱۳۰۷




## تمنا جناب منشی رام سہائے صاحب تمنا ایڈیٹر اخبار ناظم مرقومہ ۳۵

عقل سے بڑھکے نہیں بیش بہا کوئی چیز
اس سے بڑھکر نہیں مقبول خدا کوئی چیز

ٹھہرے کیا اوسکے مقابل میں بھلا کوئی چیز
بہتر اس سے نہوئی اور عطا کوئی چیز

جسقدر اسکی صفت کیجئے کم ہے بیشک
اسکا ثانی بھی زمانہ میں عدم ہے بیشک

دیکھے ہر علم ضروری کو زمانہ میں رواج
دولت عقل کا جو کوئی ہوا ہے محتاج

عقل نے سوچ لیا ہے مرض دل کا علاج
کل بھی تھی اونکو نہ کل لطف کی صورت نہ ہے آج

دل کیا تازہ اسی عقل نے انسانوں کا
حال کیا ہے کہیں عقل سے حیوانوں کا

دیکھی تاثیر نباتات و جمادات بھی ہے
عقل کو فکر جوابات و سوالات بھی ہے

جھیلی گرمی بھی ہے سردی بھی ہے برسات بھی ہے
داخل لطف سخن عقل کی ہر بات بھی ہے

جتنے دنیا کے کرشمے ہیں سمجھ لیتی ہے عقل
اصل کو اصل بنا دیتی ہے اور نقل کو نقل

عقل اصلی کا دماغوں میں جو ہوتا نہ گذر
ہوئی بنیاد جو مضبوط تو قایم ہوا گھر

کچھہ نہ ممکن تھا ترقی کا ذرا اسمیں اثر
اب ترقی کے وسایل بھی ہوئے پیش نظر

علم کو اسکی ترقی کا وسیلہ سمجھا
تیز نے طبع کو تحقیق کا حیلہ سمجھا

قدرت عقل نے دکھلائے جہانکے نیرنگ
بنگیا کوئی ارسطو کوئی دانائے فرنگ

ایسی چیزیں ہوئیں ایجاد کہ خود عقل ہے دنگ
پارۂ موم بھی انجن سے بنا پارۂ سنگ

واہ واصل علے عقل کی کیا دھوم ہوئی
سب کو قدر اس دُرِ شہوار کی معلوم ہوئی

مشکل سخت ہی بیشک ہوئی آساں اس سے
آشکارا ہوا ہر گوشۂ پنہاں اس سے
بس میں انساں کے ہوا شیر نیستاں اس سے
بنگئے غیرت گلزار بیاباں اس سے

چل گئی رحمت خالق سے جو سب عقل کی کیل
تار برقی کہیں چمکا کہیں جاری ہوئی ریل

عقل سے ہو گئے ایجاد زمانے کے علوم
ہوئے جغرافیہ سے حال جہاں کے معلوم
کیوں نہ ہو علم ریاضی کی بھی آفاق میں دھوم
عقل کے نور سے پر نور ہوا انجم نجوم

شکل جو آگے سمجھ میں نہ ہمارے آئی
سامنے آنکھوں کے اسوقت وہ ساری آئی

شکل دنیا نظر آنے لگی نقشہ میں ہمیں
عقل ہر چیز دکھانے لگی نقشہ میں ہمیں
عقل ہر راز بتانے لگی نقشہ میں ہمیں
سیر ہر شہر کی بھانے لگی نقشہ میں ہمیں

عقل نے نقشہ اسرار جہاں پیش کیا
اچھا ساماں یہ پئے پیر و جواں پیش کیا

نام ایجاد اسی عقل نے ایجاد کیا
اسی اوستاد نے شاگرد کو اوستاد کیا
جسنے کچھ شکرِ عقل خداداد کیا
اوسنے گھر صنعت ایجاد کا آباد کیا

عقل ہی شان سلاطین کو نام بنی
عقل ہی باعث آرایش و آرام بنی

دولت عقل سے خالی ہے اگر دامن دل
پھر تو ہے منزل مقصد پہ رسائی مشکل
ہو نہ انسانکو اگر عقل کا حصہ حاصل
مثل حیواں کے وہ رہجائے جہاں میں جاہل

عقل سے صرف ہے انساں میں کمال بہبود
یوں تو جاندار بہت سے ہیں جہاں میں موجود

پڑھنا لکھنا ہی اسی عقل نے بتلایا ہمیں
لقب اشرف مخلوقات بھی دلوایا ہمیں
محفل حکمت و دانش میں جو بٹھلایا ہمیں
فیض صحبت سے وقوف بشری آیا ہمیں

عقل ہوتی نہ اگر۔ کچھہ نہ ترقی ہوتی
آدمیت کی نہ انساں میں یہ شیخی ہوتی

فخر انساں کو جو ہے آج وہ سب عقل سے ہے
آدمیت کا ملا ہمکو لقب عقل سے ہے

سب پہ آوازۂ اخلاق و ادب عقل سے ہے
شوکت و حشمت و عزت کا سبب عقل سے ہی

ہے کمی عقل کی جسمیں۔ ہے وہی خوار و ذلیل
بیخبر جو ہے نہو علم و ہنر اوسکا کفیل

عقل کہتی ہے کہ ہمت کو نہ انساں ہارے
عقل سے ہوتے ہیں ہر روز جو وارے نیارے

فکر سے چلتے ہیں دنیا کے یہ دھندے سارے
لوگ پڑھتے ہیں یہی شعر خوشی کے مارے

دل سے مداح بس اے عقل ہے دنیا تیری
کون دل ہے کہ نہیں جس میں تمنا تیری

تیرے ہی فیض سے ای عقل وفا باقی ہے
تیرے ہی دم سے نشان شرفا باقی ہے

مہر و لطف و کرم و جود و سخا باقی ہے
نام و علم و ادب علم و حیا باقی ہے

تو جو باقی ہے تو باقی ہے بیاں کا نقشہ
تو جو قایم ہے تو قایم ہے جہاں کا نقشہ

یوں تو ہر شخص کو دعوی ہے کہ عاقل میں ہوں
علم و دانش و ادراک کا عامل میں ہوں

کرم عقل سے آفاق میں کامل میں ہوں
زمرۂ نکتہ پسنداں میں بھی شامل میں ہوں

ہاں اگر غور کرو عقل کے انداز ہیں اور
اسکے کرتب جو نرالے ہیں تو اعجاز ہیں اور

اس زمانے میں بھی ہیں عقل کے قائل جزو کل
آجکل صنعت یورپ کا ہے آفاق میں غل

کون کہتا ہے جہالت کا ہی دورہ بالکل
ہند کی صنعت ماضی کی مگر شمع ہے گل

جسکو شک اسمیں ہو ایجاد دکھائے اپنی
کوئی بھی بات نئی ہمکو بتائے اپنی

ہے کئے تو آپنے خود کوئی بھی کل کی ایجاد
ہوتی قایم جو اگر علم و ہنر کی بنیاد

کل نہیں پڑتی ہے کیوں دلکو ذرا ہو ارشاد
نام لکھواتے نہ شاگرد کہیں ہو کر استاد

دولت عقل سے کیوں کردیا کیسہ خالی

اب فضول آپکا رونا ہے جناب عالی

عقل کے ضعف نے بھی آکے کیا پیدا ضعف — باعث ذلت وخواری ہے فراست کا ضعف
ہوگیا ہے بدن ہند میں کچھہ ایسا ضعف — کس سے محنت ہو بڑھاتا ہے اثر اپنا ضعف

مدرسے صنعت وحرفت کی کرے قایم کون
فکر تحصیل علوم آکے کرے دایم کون

پھر وھی رنگ ہو گر علم کی سب چاہ کرین — آپ آگاہ ہوں اور دونکو بھی آگاہ کریں
ہمکو بیہودہ جو اشغال نہ گمراہ کریں — ملک کا کام بھی مل جل کے سبھی خواہ کریں

علم پھر عقل کا بازار کرے گرم ابھی
سب کو عیبوں سے بچانے لگے خود شرم ابھی

سچ ہے اس عقل سے بڑھکر نہیں انسانکا رفیق — مہرباں - دوست دلی - اہل وفا - یار شفیق
عقل سے کام جو لینے کی ہو سب کو توفیق — پھر نہ دریائے غم ورنج میں ہو کوئی غریق

الغرض عقل رسائی جو میسر ہو مدد
جتنی دنیا کی بلائیں ہیں وہ ہوں باتیں رد

مرد عقل سے ہو شاہ گدا دم بھر میں — اثر عقل سے ملتا ہے خدا دم بھر میں
کرم عقل سے ہوتا ہے بھلا دم بھر میں — مرض غم کی بھی ہوتی ہے دوا دم بھر میں

عقل کے جسکو طلسمات نظر آئے ہیں
وہی واقف ہیں کہ حکمت کے یہ پیرائے ہیں

عقل انساں کے تماشوں کا عجب ہے احوال — وہ کئے کام کہ تفتیش کا عاجز ہے خیال
کار انساں کو جو انساں ہی سمجھتا ہے محال — ہے یہی عقل کی تنظیم کی ادنی سی مثال

جب یہ ہے حال تو اس عقل کو سب تیز کریں
جام دانش کو مئے علم سے لبریز کریں

تو ہے بے عقل تمنا تجھے کچھہ دھیان نہیں — عقل کی ہو جو صفت بات یہ آسان نہیں
جو نصیحت نہ سنیں عقل کی وہ کان نہیں — عقل کی قدر نہیں جنکو وہ انسان نہیں

عقل کا ذکر نہیں ہے یہ نصیحت کے ہیں بند
قدرداں اسکے وہی ہونگے جو ہیں دانشمند

# طبیب

## ستہ ضروریہ

شکر ہے رحم ہے عنائت ہے
تندرستی ہزار نعمت ہے

جسم انسانکے واسطے صحت بڑی نعمت ہے، اگر صحت نہو تو سب بے سود ہے پس ایسی نعمت کا قایم رکھنا بڑی بہبود ہے اسباب مختلفہ اس حالت کو بگاڑتے اور باعث مرض اور تکلیف کے ہوتے ہیں خالق کی مخلوقات میں سے ہر شے میں قانون قدرت ظاہر ہے ایسے ہی صحت قایم رکھنے کیواسطے چند چیز اور قواعد اوس صانع بیچوں نے مقرر کئے جنسے واقف ہوکر پابند رہنا صحت کا قیام اور اونسے انحراف یا تجاوز کرنا بیماری کا باعث ہے مرض بے سبب پیدا نہیں ہوتا جسکے دریافت کرنے میں طبیب کو بڑی دقت ہوتی ہے بعض صاحب فرماتے ہیں کہ مرض کا روکنا انسانکے اختیار مین نہیں جو کچھ ہوتا ہے پرالبد سے ہوتا ہے پرالبد کے معنی سنسکرت میں ہیں پچھلے کئے ہوئے کا پانا۔ تو ہم کہ سکتے ہیں کہ اگر انسان غفلت اور ایسی بے اعتدالیاں کرتا ہے تو پرالبد بشکل دکھ حاصل ہوتی ہے اور اگر قواعد صحت پر عمل کرتا ہے تب پرالبد بشکل سکھ پراپت ہوتی ہے لو اب ہم وہ قواعد بتاتے ہیں یعنی ستہ ضروریہ کا حال سناتے ہیں

چھ سبب معتدل باعث صحت بدن انسانکے ضروری ہیں اگر خلاف انکے لاحق ہوں تو موجب تکلیف مرض ہیں وہ یہ ہیں + ھواء طبعی + اکل و شرب حرکت بدنی + حرکت و سکون نفسانی خواب و بیداری + استفراغ و احتباس

حیوان سب سے زیادہ محتاج ہوا کا ہے جو ہر وقت واسطے تعدیل اور ترویح روح کے ضرور ہے۔

ہوا جس قدر بخار غلیظ اور دخان سے

پاک ہوا واسطے بقائے صحت کے بہتر ہے
گنجان اور تنگ مکانوں کی ہوا میں بخرے
غلیظ سنڈاس مُھریوں یا جانوروں کے
بول و براز کے ملنے سے جو خرابی واقع
ہوتی ہے وہ صحت جسم کے واسطے
مضر ہے کیونکہ فرسودہ اجزا جسم کے جنکا
تنفس سے خارج ہونا ضرور تھا وہ بلکہ اور
بھی اس ہوا کے خراب اجزا جسم میں
جمع ہو کر بدہضمی - دردسر - کمی اشتہا
متلی - یا بخار وغیرہ پیدا کرتے ہیں اور
ان مکانوں کی ہوا متعفن اس امر کی
مقتضی نہیں کہ مرض ہی پیدا کرے بلکہ
پژمردہ اور سست یعنی ضعیف القویٰ
ضعیف المزاج زوال عمر کر دیتی ہے
خراب ہوا کے سونگھنے یا ریاضت وورزش
نکرنے سے بسا اوقات بدعادات
مثل شراب خواری مدک چنڈو ویا
اور مسکرات کے عادی ہو جاتے ہیں
یعنی جب کوئی آدمی اپنی طبیعت کو
مضمحل پاتا ہے بہ ترغیب دیگر یا خود واسطے
سرور کے دو چار چھینٹے یا دو چار گلاس
برانڈی اوڑاتا ہے آخر کار عادی اونکا
ہو جاتا ہے سینٹری رپورٹ ملاحظہ
کرو تو ایسے گنجان شہر مثل بمبئی
بنارس - دھلی - لاہور وغیرہ کے

فی ہزار آبادی فوتے انٹھائیس ۲۸ سے
اڑتیس ۳۸ تک پاؤگے اگر انکے دیہاتکے
فوتے ملاحظہ کرو تو فی ہزار آبادی
پندرہ ۱۵ سے اٹھارہ ۱۸ تک پاؤگے توگویا
تعداد اموات نصف کے قریب ہے
اور یہ بھی ظاہر ہوگا کہ ایسے شہروں میں
زیادہ فوتے کا باعث بخار اسہال پیچش
اور ہیضہ ہے - گنجان اور تنگ مکانونکی
ہوا تنفس سے بھی خراب ہو جاتی ہے
یعنی علم ڈاکٹری سے ایسا تحقیق ہوا کہ
فرسودہ اجزا جسم کے جو سانس سے باہر
جاتے ہیں ایک گھنٹہ میں کاربن نامی
ہوا نوسو ساٹھ ۹۶۰ انچ مکسر اور ساڑھے
سات تولہ پانی بشکل بخار بنکر جلد اور
پھیپھڑوں سے خارج ہو کر ہوا میں ملجاتی
ہیں جو پھر تنفس میں آتی ہیں بعض شخص
جو لب فرش پانی پینے میں بچار کرتے وہ
سنکر حیران ہونگے جہاں آدمی جمع ہو جاتی
ہیں تو فی گھنٹہ فی آدمی سے اسقدر
عفونتیں جو جسم انسان سے خارج ہوتی ہیں
ہمارے تنفس میں آتی ہیں +

اب سنئے کہ مزاج ہوا کا ہر فصل میں بدلتا ہے
اور نزد اطبا فصلیں چار ہیں - صیف
خریف - ربیع - شتا - زمانہ ربیع اور
خریف کا ڈیڑھ ڈیڑھ مہینے اور زمانہ صیف

یعنی گرمی کا۔ اور شتا یعنی جاڑے کا
ساڑھے چار چار مہینے ہے۔ ربیع میں
مزاج ہوا کا گرم تر۔ اور صیف میں گرم خشک
شتا میں سرد تر۔ خریف میں سرد خشک
پھر بیدک میں چھ فصلیں جنکو رُت کہتے ہیں
قرار پائی جنکا نقشہ ذیل میں تحریر ہے۔

| سیسر رت | | بسنت رت | | گریکھم رت | |
|---|---|---|---|---|---|
| ماگھ | پھاگن | چیت | بیساکھ | جیٹھ | اساڑھ |
| برکھا رت | | سرد رت | | ہیونت رت | |
| ساون | بھادوں | کنوار | کاتک | اگھن | پوس |

پھر مشہور فصلیں ہیں جاڑا گرمی برسات
چنانچہ گرمی پھاگن سے شروع ہوتی ہے
رات سی صبح تک سردی اور دوپہر سے
گرمی اس مہینہ میں سردی گرمی سے
احتراز چاہئے تاکہ بدن درد اور اضداد سے
محفوظ رہے۔ اور موسم گرما میں غذا کم
کھائی جاتی ہے کیونکہ زیادہ پانی پینے
سے خصوصاً سرد پانی سے ہاضمہ ضعیف
ہو جاتا ہے۔ اور برسات کا شروع
اساڑھ سے ہے جب پانی برستا ہے ہوا
سرد اور جب نہیں برستا ہے ہوا گرم
جس میں بخار اور دخان نباتات کے
سڑنے سے مل جاتے ہیں۔ حال برسات
میں اختلاف ہے آب و ہوا گرم سرد ہے
بدن ردی رہتا ہے اور جاڑے کا شروع
کاتک سے ہے اس فصل میں ہضم
قوی ہوتا ہے کیونکہ باطن میں گرمی
رہتی ہے یہ فصل ہاضمہ کے واسطے
سب فصلوں سے بہتر ہے۔

**اکل شرب**۔ جو غذا خون رقیق پیدا کرے
اوسے غذا لطیف کہتے ہیں اور جس سے
خون غلیظ پیدا ہوا اوسے کثیف کہتے ہیں
جو غذا خون صالح پیدا کرے وہ محمود
الکیموس ہے اور جو خون غیر صالح پیدا
وہ ردی الکیموس ہے جس غذا سے
خون بہت حاصل ہو اوسے کثیر الغذا
کہتے ہیں برخلاف اسکے قلیل الغذا ہے
جو چیزیں بشر کے کھانے میں آتی ہیں
بقاعدہ ڈاکٹری وہ موالید ثلاثہ ہیں
مثلاً نباتات سے گیہوں۔ جو۔ چنا۔
مولی۔ گوبھی۔ پیاز وغیرہ اور حیوانات
سے دودہ۔ دہی۔ بالائی۔ گھی۔
گوشت۔ انڈا۔ مرغی۔ بط وغیرہ اور
معدنی اشیا ان دونوں میں مثلاً لوہا
گیہوں اور گوشت میں گندھک پیاز
اور انڈے میں ایسے ہی اور بہت سے
ارضی اجزا ہیں اگر یہ اجزا غذا میں نہوں
تو انسان تندرستی نہیں پاتا ڈاکٹر
واسطے بحال رکھنے قوت کے ہر ایک
آدمی کو بمقدار اپنے بیسویں حصہ وزن کے

کھانا کھانے کو لکھتے چونکہ اوسط وزن ہم لوگ ہندوستانیوں کے جسم کا ایکمن تیرہ سیر بارہ چھٹانک ہے تو بیسواں حصہ وزن کا دو سیر بارہ چھٹانک ہوا یعنی رات دنمیں پونے تین سیر کھانا چاہیئے اسوجہ سے بحالی قوت کی مقدم جانتے ہیں بلکہ بحالت مرض غذا سبک اور سریع الہضم بار بار دینا بہتر جانتے ہیں فاقہ یا لنگھن کرانا ممنوع ہے اس سے ہرایک عنصر کا جزو اوس عنصر کی کمی نہیں ہونے دیتا جو جسم کے واسطے ضروری ہین پس جو غذا ئیں واسطے پرورش کے چیزیں چاہییں اونکا ایک نقشہ بقاعدہ ڈاکٹری بناتا ہوں پھر دو نکتہ طب کے عمدہ بتاتا ہوں اول تو زود ہضم غذا کو دیر ہضم غذا کے ساتھ نکھانا چاہیئے - جیسے دال مسور کو مولی مچھلی کے ساتھ یا مچھلی کو گوشت مرغ یا شیر کے ساتھ یا شیر کو گھی کے ساتھ یا گھی کو سرکہ کے ساتھ یا سرکہ کو ماش مسور چانول کے ساتھ یا دھی کو مولی کے ساتھ ایسے ہی اور بھی بہت ہیں - دوسرے یہ کہ بالکل آسودہ ہو کر نکھاوے کچھ بھوک رہے کھانا بڑھاوے اور بعد غذا کچھ غذا شیریں یا شیرینی کھاوے پھر شکر جناب باری بجالاوے -

## نقشہ مذکورہ یہ ہے

| نام جنس | آبی حصہ | البیومنس | چربدار اجزا | کاربونیس | نمک |
|---|---|---|---|---|---|
| گندم | ۱۴٫۰ | ۱۴٫۶ | ۱٫۳ | ۶۸٫۶ | ۱٫۶ |
| جو | ۱۵٫۵ | ۱۱٫۲۹ | ۲٫۲ | ۶۹٫۱ | ۱٫۹۱ |
| باجرہ | ۱۱٫۸ | ۷٫۱۳ | ۴٫۶۲ | ۷۳٫۸۵ | ۲٫۶ |
| چانول | ۱۰٫ | ۵٫۵ | ٫۸ | ۸۳٫۲ | ٫۵ |
| دال ماش | ۱۲٫۴۴ | ۲۴٫۷۳ | ۱٫۳۶ | ۵۸٫۳ | ۳٫۱۷ |
| دال مونگ | ۱۶٫۵ | ۲۳٫۶ | ۱٫۴ | ۵۶٫ | ۲٫۵ |
| ساگودانہ | ۱۵٫ | ۱٫۵ | ۶ | ۵۳٫۵ | .. |
| گوشت مرغ | ۷۴٫ | ۲۱٫ | ۳٫۸ | .. | ۱٫۲ |
| گوشت بکری | ۶۹٫۷ | ۲۰٫۵ | ۷٫۵ | ۲٫ | ۳٫۳ |
| مچھلی | ۷۹٫ | ۱۹٫ | ۱٫ | ۱ | ۱٫ |
| شیر | ۹۰٫۱ | ۳٫۵ | ۲٫۵ | ۳٫۹ | ٫۵ |
| بالائی | ۹۲٫ | .. | ۴٫۵ | ۳٫۵ | .. |
| جزرات | ۹۱٫۶۰ | ۲۱٫۹۱ | ۱٫۹ | ٫۵ | ٫۵ |
| روغن زرد | ۸٫۷ | ۱٫۳ | ۹۱٫۷ | ۳٫۹ | .. |
| [illegible] | ۷۴٫ | ۱۴٫ | ۱۳٫۵ | ۱٫۵ | ۱٫۵ |
| چاء | ۹۹٫۶۵ | ٫۷ | .. | ٫۳۳ | ٫۲ |

## چینی برتنوں کے جوڑنیکی ترکیب

آہک آب نارسیدہ کو سرمہ کے موافق پیس کر بیضہ مرغ کی سفیدی میں ملا دیں اور ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں پر لگا کر باہم ملا کر دھوپ میں رکھدیں اس ترکیب سے جوڑ بہت مضبوط ہو جائیگا -




## ابتدائی تعلیم یا فتوں کا صفحہ

مثلث قایم الزاویہ کے صحیح صحیح اضلاع دریافت کرنا

**قاعدہ اول** - کوئی طاق عدد فرض کرکے اوسکو ایک ضلع سمجھو اس عدد کے مربع سے ایک تفریق کرو حاصل تفریق کا نصف دوسرا ضلع ہوگا - اس عدد کے مربع میں جمع کرو حاصل جمع کا نصف تیسرا ضلع ہوگا - مثلاً کوئی عدد ۱۱ ہے تو حسب قاعدہ یہ پہلا ضلع ہوا -

(۱۱)۲ − ۱ / ۲ = ۱۲۰ / ۲ = ۶۰ دوسرا ضلع

(۱۱)۲ + ۱ / ۲ = ۱۲۲ / ۲ = ۶۱ تیسرا ضلع ہے

**ثبوت** (۱۱)۲ + (۶۰)۲

= (۱۲۱ + ۳۶۰۰)

= ۳۷۲۱

= (۶۱)۲

**قاعدہ دوم** - کوئی جفت فرض کرکے اوسکو ایک ضلع سمجھو - نصف عدد کے مربع سے ایک تفریق کرو وہ دوسرا ضلع ہوگا نصف عدد کے عدد کے مربع پر ایک زیادہ کرو یہ تیسرا ضلع ہوگا -

مثلاً ایک عدد ۶ ہے یہ ایک ضلع ہے

(۳۲ − ۱) = ۸ یہ دوسرا ضلع ہے

(۳۲ + ۱) = ۱۰ یہ تیسرا ضلع ہے

**ثبوت** (۶)۲ + (۸)۲ = ۳۶ + ۶۴

= ۱۰۰ = (۱۰)۲

**قاعدہ سوئم** - دو عدد طاق یا جفت ایسے فرض کرو کہ اونکا حاصل ضرب ایک مربع کامل ہو یہ ایک ضلع ہوگا - ان اعداد کی حاصل تفریق کا نصف دوسرا ضلع ہوگا - اس حاصل تفریق کے تصنیف کو چھوٹے عدد پر زیادہ کرنے سے تیسرا عدد پیدا ہوگا - مثلاً ۳۲ و ۲ دو عدد جفت ہیں جنکا حاصل ضرب ۶۴ یعنی (۸)۲ ہے پس ایک ضلع ۸ ہوگا اور ۳۲ − ۲ / ۲ = ۱۵ دوسرا ضلع ہے

۱۵ + ۲ = ۱۷ تیسرا ضلع ہے

**ثبوت** - (۸)۲ + (۱۵)۲ = (۶۴ + ۲۲۵) = (۲۸۹) = (۱۷)۲

مثال دوم - فرض کرو ۲۷ و ۳ دو طاق عدد ہیں جنکا حاصل ضرب ۸۱ = (۹)۲ تو ایک ضلع ۹ ہوگا - ۲۷ − ۳ / ۲ = ۱۲ دوسرا ضلع ہوگا

۱۲ + ۳ = ۱۵ تیسرا ضلع ہے ثبوت (۹)۲ + (۱۲)۲ = (۸۱ + ۱۴۴) = ۲۲۵ = (۱۵)۲ -

( اعلٰے تعلیم یافتوں کا صفحہ )

(۱) مثلث کی مساحت کے اس قاعدہ کو ثبوت کرو (ا) تینوں ضلعوں کے مجموعہ کا نصف لیکے ہر ایک ضلع کو فرداً فرداً منہا کرو (ب) نصف مجموعہ اضلاع کو ہر سہ باقیوں میں ضرب دیکے جذر لو

(۲) اگر پانچویں شکل میں خط مستقیم ب ع اور ح ف نقطہ ل پر تقاطع کریں اور ا ل ملایا جاوے تو زاویہ ب ا ج تنصیف کر دیگا (ثبوت ۶ شکل سے نہ بڑھے)

(۳) میول متعادلہ کی تعریف کرو اور جزو لایتجزی کی کیفیت لکھو

(۴) محنت بار آور اور غیر بار آور میں کیا فرق ہے۔ صرف بار آور اور صرف غیر بار آور کیا ہیں

(۵) $ع^۳ + ل^۳ + س^۳ = ۳۶$
$ع^۲ + ل^۲ + س^۲ = ۱۴$
$ع + ل + س = ۶$
مساوات کو حل کرو

(۶) مثلث مساوی الاضلاع کے اندر مربع بناؤ۔

(۷) $لا^۴ - ۵ لا^۳ - ۵ لا^۲ + ۴ = ۰$

(۸) قطر و محیط میں ۷ و ۲۲ کی تقریبی نسبت کسطرح ثابت ہوگی۔

(۹) روی - قافیہ - سبب - تجنیس - ایہام - رکن - عروض - بحر - وزن تقطیع - شعر - بیت کی تعریف کرو۔

(۱۰) فارسی نظم کی مختصر کیفیت لکھو

(۱۱) سیلا کے عہد میں سلطنت روم کبرسے میں کیا کیا اصلاح ہوئی تھی۔

(۱۲) متبنی کا حال لکھو

(۱۳) کیا وجہ ہے کہ جب موم بتی جلتی ہے تو اوسکا ایک جزو بھی معدوم نہیں ہوتا

(۱۴) اخلاق جلالی اور اخلاق ناصری میں کیا فرق ہے۔

(۱۵) وہ کون سے دو عدد ہیں جس کے مربعوں کے مجموعہ کو اونکے حاصل ضرب میں ضرب دینے سے بیس حاصل ہوتے ہیں اور اگر اونکے مربعوں کے مجموعہ کو انکے مجموعہ میں ضرب دیں تو حاصل ضرب پندرہ ہو۔

(۱۶) ہندوستان کی گذشتہ - موجودہ - اور آیندہ حالت کو مالی - تجارتی - طریق معاش و معادی - زراعتی - اور تعلیمی معاملات میں اس نہج سے مقابلہ کرکے دکھلاؤ کہ کسی قسم کے تعصب کی یا مذہبی لگاوٹ کی بو نہ پائی جائے۔

## انوار سہیلی کی تصنیف و تالیف اور ترجمونکا مختصر حال

مرقومہ جناب میر کرامت اللہ صاحب
فرزند جناب میر اسعد اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ
امرتسر

ہندوستان کیا بلکہ دنیا بھر کے مختلف بانونکی ما سنسکرت ہے۔ اور جو کچھ علوم مروج ہیں اصل مین سنسکرت سے ہی ماخوذ ہیں۔ انوار سہیلی کا بھی اصل مین یہہ نام نہ تھا بلکہ اصلی کتاب پنج تنتر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے ایک مشہور و معروف پنڈت وشنوسرما نے پاٹلی پوترا کے راجہ سدرشن کے بیٹونکی تربیت کے لئے ایک پانچ بابونکی کتاب پنج تنتر کے نام سے لکھی۔

تنتر (۱) متر بہید (دوستونکی لڑائی جھگڑیکا بیان)
تنتر (۲) متر پراپتی (دوستی پیدا کرنا)
تنتر (۳) سندہی او او گرہ (صلح وجنگ وغیرہ سلطنت کے متعلق تدبیرین)
تنتر (۴) لبدہ پرنشنم (اشیا حاصل شدہ کا کہو دینا)
تنتر (۵) اپریکشا کرتم (تجربہ کے سوا کسیکام کو کرنیکا نتیجہ)

اسی پنج تنتر کی نقل ھت اپدیش میں اوتاری گئی۔ فارسی۔ عربی۔ مترجموں نے ذرا اتنا تصرف سے کام لیا کہ وشنوسرما کو پیلپائی یا بیدپا (بید + پو + ای = بیدونکے فائدہ کا محافظ) اور راجہ سدرشن کا نام دابشلیم (راجۂ بزرگ) رکھا۔ انگریز باوجودیکہ ہر ایک چیز کی اصلیت دریافت کرنے میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں مگر ہر ایک امر مین عربونکی تقلید پر چلتے ہیں۔ اسجگہ بھی نہ چوکے۔ چنانچہ وشنوسرما کی جگہ بیدپا ہی لکھا۔ اس امر کی تحقیق کہ بیدپا یا دابشلیم عربون یا فارسیونکا تصرف ہے اون کتابوں سے معلوم ہوتا ہے جو دوسری زبانونمیں اصلی کتاب سے ترجمہ ہوئین۔ چونکہ اہل فارسی کی باتیں مبالغہ اور استعارونکے زور سے ہوا پر قلعہ بنانے کی تصدیق کرتی ہیں اسلئے وہ تعبیر خواب جسکے روسے راجہ کو ایک خزانہ معہ ہوشنگ کی سریانی میں لکھی ہوئی چودہ نصیحتوں کے ہاتہہ لگا۔ اصل مطلب کی طرف سے یہہ دلمین ڈالتی ہے کہ ضرور مبالغہ ہے۔ سب سے پہلے اس کتابکا ترجمہ نوشیروانی عہد کی نشانی ہے جسکے حکم سے بیرزویہ حکیم نے ہندوستانی پنڈتوں کی بدولت پہلوی لباس پہنا کے نوشیروانکے دربار میں پیش کیا۔ اور جب پادشاہ حق المحنت عطا کرنے لگا تو اوسنے سر بہیر کے عرض کی قبلۂ عالم میرے لئے یہی انعام کافی ہے کہ مجھے اس کتابکے ساتہہ ایک اور باب بڑہانے کی اجازت دیجائے درخواست کے قبول ہونے پر اوسنے ترجمہ معہ اپنی فصل کے بزرجمہر کو دیا۔ جسنے

پہر زویہ والے باب کو اول رکہہ کے کل کتابکا
نام حکایات بیدپا رکہا جو مختلف زبانوںمیں
ہمایون نامہ - جاودان خرد اور
وصیت نامہ ہوشنک کے نام سے
مشہور رہوا ہے -

بغداد میں جب یہہ کتاب پہنچی تو خلیفہ ابوالجعفر
منصور نے امام ابوالحسن عبداللہ ابن مقفع
کو عربی مین لانے کا حکم دیا - اسنے ترجمہ کرکے
نام کلیلہ دمنہ رکہا -

بعض کا خیال ہے کہ سکندر اعظم سے
تین سو برس پہلے ہی یہہ کتاب سنسکرت سے
بغیر کسی قسم کی فارسی کی مداخلت کے عربونکے
ہاتہ آگئی تہی - کچہہ اسبات کے بہی قائل ہین کہ جہاں
خلیفہ مامون الرشید کے عہد میں
کتب یونانی نے عربی کا لباس پہنا تہا وہاں
حسن ابن سہیل نے پنج تنتر بہی پہلوی میں
ترجمہ کی تہی - اسی سہیل کے لفظ نے ڈاکٹر
ھربلٹ کو اتنی بڑی غلطی میں ڈالا کہ وہ اسیکو
مترجم ٹہرانے لگے - حالانکہ ملا حسین واعظ
کاشفی صفی تخلص ممبر پہ چڑہکے کہہ رہا ہے
کہ مین نے اس کتابکو امیر شیخ احمد ملقب
بہ سہیلی کے حکم سے لکہہ کے انوار سہیلی
نام رکہا ہے - زیادہ ترتبہ لگانے سے معلوم
ہوتا ہے کہ ابوالحسن نصر بن احمد سامانی
کے وزیر ابوالفضل کے حکم سے فارسی نثر

ہوئی پہر رودکی نے نثر سے اسی شہزادہ کے
فرمان سے نظم کیا - بہرام شاہ غزنوی نے
عبداللہ مقفع کے نسخہ کو نصر اللہ سے فارسی
میں ترجمہ کراکے کلیلہ دمنہ مشہور کیا -
پندرہویں صدیمیں کاشفی نے اوسے متروک
محاورات کو نکالکے نیا بہیس بدلا - اکبری دربار
میں ابوالفضل نے سلاست اور فصاحت
کی چاشنی دیکے عیار دانش نام رکہا -
مولوی حفیظ الدین احمد پروفیسر فورٹ ولیم
کالج کلکتہ نے مارکوئس آف ولزلی کے عہد میں ۱۸۰۳ء
کے اندر اردو ترجمہ کرکے بستان حکمت نام رکہا
ھت اپدیش ملائی - بنگالی - برج بہاشا
میں بہی ہوگئی ہے - نثر میں ملا علی کلبی ابن
صالح نے سلیمان ثانی کے وقت میں ترکی نظم
میں ملا جمالی نے ترکونکی تربیت کے لئے کیا
سیمیوسیتہس نے یونانی میں حسب الحکم
الیکزی اس کامنتیس کے ترجمہ کیا
عبرانی نہیں معلوم کس عہد میں اسے لیگئے
تہے البتہ پندرہویں صدیکے اخیر میں اس
عبرانی ترجمہ سے ایکشخص جان نامی
نے لاطنی میں ترجمہ کرکے ڈارکٹوریم
نام رکہا جسکی نقل ۱۵۷۰ء میں انگریزیمیں ہوئی
سعدی کی گلستان کے بعد جتنے ترجمے
پنج تنتر کے ہوئے ہیں اوتنے اور کسی کے
نہیں ہوئے یوروپ میں اسکا بالکل

مسٹر گلینڈ مترجم الف لیلہ کے وقت تک چہپا نہ تھا اس نے ملا علی کلبی کے ترکی ترجمہ کے چار باب انگریزی میں کئے تہے جسکا باقی حصہ پروفیسر کارڈونی نے کیا - ایک اور انگریزی ترجمہ ان سٹورکٹو اینڈ ان ٹرٹے ملک آف پیاپا پانچ دفعہ چہپ چکا ہے - پہر کسی فرانسیسی ترجمہ کا انگریزی کیا گیا ہے جو فارسی کلیلہ دمنہ سے تالیف ہوکر ۱۷۰۹ء میں شایع ہوا تہا - ان سب سے علاوہ ہٹ ایڈیشن کے وہ ترجمے بھی شمار ہونے چاہئے جو وقتاً فوقتاً موجودہ زمانہ میں چارلس ول کن سن اور سر ولیم جان نے انگریزی میں کئے - کہتے ہیں پنجابی میں بھی کسی نے ترجمہ کیا ہے اور کسی اور شخص نے پشتو کا لباس پہنایا ہے مگر یہہ دو تو ترجمے دیکہنے میں نہیں آئے نہ انکے مصنفونکے نام ہی ملے -

## سوانح عمری جارج سٹی فن سن

۱۷۸۱ء ۱۸۴۸ء

ریل گاڑی پر آپ ہمیشہ سوار ہوتے ہیں مگر آپنے شاید ہی اوسکے بنانے والے کا خیال کیا ہوگا - یہ شخص نہ کسی امیر کے گہر کا چراغ تہا نہ کسی بادشاہ کا شاہزادہ مگر ایک غریب کوئلہ کی کانیں آگ جلانے والیکا بیٹا تہا - جسطرح ایک غریب کے گہرانے میں اولاد کی تعلیم یا تربیت نامکمل رہجاتی ہے اسیطرح اسے بھی سب پکہہ کا خیال چہوڑ کے ایک گایونکے گلہ کی نگہہ بانی میں ملازم رہنا پڑا اُسوقت اسکی یہ حالت تہی کہ گایاں تو ادہر گہاس چرتی ہیں اور آپ مٹی کے چہوٹے چہوٹے انجن بناتا ہے - چودہویں سال تک باپکے ساتہ کام کرنے لگا - مگر اس اثنا میں بھی اپنا چہٹی کا وقت وہ جر ثقیل کی اون مشکلات پر حاوی ہونے میں لگاتا جو وقتاً فوقتاً کوئلیونکی کانیں واقعہ ہوتی تہیں دنکو تو اوسکا عہدہ بڑہ گیا مگر راتکو ایک بڑہے طوطے کیطرح نائیٹ سکول میں ٹیں ٹیں کرنے چلا - بیس برس کی عمر تک تو بھی حالت رہی پہر دنکو جو وقت نوکری کے بعد ملتا بوٹ بنانے - کپڑے قطع کرنے اور گہڑیا لونکے صاف کرنے میں خرچ کرتا اس اثنا میں اوسکی شادی ہوچکی تہی اور ۱۸۰۳ء میں ایک لڑکا بھی پیدا ہوچکا تہا رابرٹ کی پیدایش کے بعد جارج کی بیوی مرگئی - اودہر ۱۸۰۴ء میں ایک انجن کی مرمت کیواسطے بولٹن کمپنی نے مونٹروز بلوایا - نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن - بچے کو ایک اور عورت کے حوالہ پرورش کے لئے کیا اور خود اودہر روانہ ہوا ۱۸۱۲ء میں

کل انجن کا مہتمم اپنے ہی کارخانہ میں مقرر رہا
اب یہ وہ وقت آگیا جس سے جارج
کی سوانح عمری میں ایک بھاری تغیر واقعہ
ہوتا ہے - مختلف آدمیوں کا یہ خیال تھا
کہ ایک بارکش انجن بنائیں جس سے گھنٹوں میں
ہزاروں آدمی ایک جگہ سے دوسری جگہ
بآسانی بغیر کسی گھوڑے وغیرہ کی مدد سے
جا سکے - لوگوں نے اپنے اپنے حوصلہ کے
مطابق بہت کچھ کیا مگر ناکامیاب رہے -
اسنے بھی تین دفعہ قسمت آزمائی کی مگر پہلی دفعہ
ناکام جو رہا تو لوگوں نے آنکے کہا یار
عجب خبط ہوگیا ہے ایسی بات کرتے ہو کہ
خدا کی خدائی میں نہ سنی نہ دیکھی - جانے
ٹیمس کو آگ لگانے جاتے ہو -
اس نے جواب میں کہا جس بات کا آپ
افسوس کر رہے ہیں اور مجھے میری ناکامیابی
کے باعث اپنے سعی کا آماجگاہ بنا رہے ہیں
آپ تسلی رکھیں میں ضرور کامیاب ہونگا
اور یہ جو ناکامیابی تھی یہی آپ کے خیال
میں ناکامیابی ہے - مگر میری عقل میں یہ
کامیابی سے دوسرے درجہ پر ہے - اب
میں نے اپنی غلطی دریافت کرلی - دیکھو
خدا کرتا ہے کیا - چنانچہ ۵ اسمبر ۱۸۳۰ء کو
لورپول اور مانچسٹر کے درمیان
پہلا انجن تین گاڑیوں کے ساتھ چلایا
جس نے اوسکے نام پر بقائے دوام کا سہرا
باندھا - اسکے تھوڑے عرصہ بعد جب تجربے نے
صداقت کردی تو انگلینڈ کے اس سرے سے
اوس سرے تک لوہے کی پٹریاں ریل گاڑی
کے لئے بچھائی گئیں -
اس کو سلسلہ کوہ پلے رہی تہنک ایک ریلوی
کی سڑک کیواسطے بلا کی پیمایش پر لگایا
گیا تھا - اسنے ایک چراغ بھی ایجاد کیا تہا
جس سے کان کن کو کان کے اندر کام کرتے
وقت کافی روشنی پہنچ سکتی تھی لکھا ہے
سوا اسی عرصہ میں سر ھمفرے ڈیوے
نے بھی ویسا ہی چراغ نکالا تھا بعد میں
ڈیوے صاحب والا چراغ تو بامراد ہوا
مگر اوسکے چراغ کو کامیابی نہوئی - یہ بات
سنکے شاید تعجب ہوگا کہ جب جارج
کا بیٹا رابرٹ کالج میں ریاضی یا جر ثقیل کا
علم سیکھتا تھا تو وہ بھی اوسکے ساتھ
گھر میں مشق کیا کرتا تھا -

## انگریزی سیاھی کی ترکیب

ماجوپھل ۶ چھٹانک ۱۲ اونس - ٹھنڈا پانی ۳ سیر
ہیراکسیس ۲ چھٹانک ۱۶ اونس - گوندکیکر
۲ چھٹانک ۱۶ اونس - ۵ یا ۶ قطرے
کریوسوٹ - ترکیب پہلے ماجوپھل کو کچلکر
پانی میں ایک ہفتہ تک بھگا رکھیں پھر چھانکر
اوسمیں تمام دوسرے اجزا شامل کریں -



فلاسفر

# پولی ٹی کل اکانومی
یعنے
## سیاست مدن

(تعریف) علم انتظام مدن وہ علم ہے جسمیں دولت کی ماہیت اور اون اصول سے بحث کیجائے جو اوسکی تحصیل و تقسیم و تبادلہ سے متعلق ہوں۔

(دولت) اس لفظ سے وہ اشیا مفہوم ہوتی ہیں جو مبادلہ کی استعداد اور قیمت رکھتی ہوں (دولتمند اوس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس بہت سا ذخیرہ ایسی اشیا کا ہو جسکے مبادلہ میں لوگ خوشی سے جو چیز اوسکو مطلوب ہو دیں)

اشیا کی مفہوم دولت میں داخل ہونیکا مدار کن باتوں پر ہے؟ ۔ بعض چیزیں باوجودیکہ نہائیت کارآمد اور مفید ہوتی ہیں مگر کچھہ ایسی ہوتی ہیں کہ اونکے عوض میں کوئی چیز نہیں مل سکتی۔ اسلئے وہ اس مفہوم سے خارج ہیں۔ مثلاً ہوا اور پانی۔ یہ دونوں

چیزیں کچھہ ایسی ہیں کہ ان پر ہماری زندگی کا مدار ہے۔ اور پھر دولت میں داخل نہیں ہوا ہر جگہ پہیلی ہوئی ہے اور مفت مل سکتی ہے اور پانی بھی بہتیرا مل سکتا ہے۔ یاد رکہنا چاہئے کہ کسی چیز کا مفہوم دولت میں داخل ہونے کا مدار اوسکی ماہیت اور خاصیت پر نہیں۔ بلکہ اوسکے مقدار کے محدود ہونے پر اور اون حالتوں پر ہے جنمیں وہ پائی جاوے اس معاملہ میں انسان کی طبیعت اور احتیاج کو بھی دخل ہے کیونکہ یہ بھی ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں۔ بعض حالتوں میں یہہ ہوا اور پانی بھی قیمتی ہوتے ہیں۔ اوسوقت اونکو دولت میں شمار کرنا بجا ہے۔ مثلاً بیکانیر میں گرمی کی موسم میں جو کنوئیں خشک ہو جاتے ہیں اگر وہاں نہر بنائیں یا نل کے ذریعہ سے پانی پہنچایا جاوے تو اوسکی مقدار محدود ہوگی۔ اسیطرح اگر ہوا کہیں مصنوعی وسائل سے پہنچائی جائے تو اوسکا بغیر قیمت ملنا مشکل ہے

زر نقد روپیہ پیسہ وغیرہ کیا چیز ہے؟ وحشی قومیں جب چاہتی ہیں تو ایک چیز کے بدلے

دوسری چیز دیتے ہیں اونکے ہاں کوئی سکہ
نہیں چلتا - لیکن وہ بھی اس ضرورت کو تسلیم
کرتے ہوں گے کہ اجناس کی قیمت اندازہ
اونکا کوئی ذریعہ ہو - تاکہ اپنی چیز کا پورا پورا
معاوضہ حاصل کرسکیں - اقوام کی وحشت
سے شایستگی کو پہنچنے کا ایک آثار استعمال
سکہ ہے - شایستہ قوموں میں اجناس کی
قیمت کا تخمینہ زر نقد سے ہوتا ہے - اسی
ذریعہ سے سب طرح کا لین دین ہوتا ہے -
اگر دنیا میں روپیہ کا رواج نہوتا تو کوئی آدمی
اپنی اپنی چیز کا پورا پورا معاوضہ حاصل نہ کرسکتا
بلکہ ہمیشہ ایک قسم کی وقت میں رہتا -
اشیا کی قیمت کا اندازہ کرنے کے واسطے
روپیہ کے علاوہ اور چیزوں سے بھی ہوسکتا
ہے - ایک وقت وہ تھا کہ ہندوستان کی پڑوسی
بھی چینی روپیہ کا کام چار کے پاسوں سے لیتے
تھے - نئی دنیا والے بعض جگہ پیسوں اور کوڑیوں
سے - عرب مویشی سے - ابی سینیا والے نمک
سے - اور مختلف جزائر والے لوہے سے -
بڑے بڑے دانشمند غلطی کرجاتے ہیں
جب وہ روپیہ اور دولت کا ایک مفہوم خیال
کرتے ہیں - بیوپار روپیہ سے چلتا ہے - لیکن
روپیہ صرف اوس چیز کی قیمت ہوتی ہے جو
کسی شخص کے پاس موجود ہو - اصل چیز کو
چھوڑ کر اوسکی قیمت کو دولت خیال کرنا غلط ہے

**مرکن ٹائل سسٹم** (طریق تجارت) سو برس کا
ذکر ہے کہ ایسے ہی خیالات کے باعث انگلینڈ
کے بعض مدبروں کی یہ رائے تھی کہ
جہانتک ہوسکے نقد روپیہ - چاندی - سونا
کھینچا جائے - چنانچہ ایسی ایسی تجویزیں
کیں جن سے روپیہ باہر نجانے پاتا - دساور کے
مال پر بڑا محصول لگایا - تاکہ قیمت کی زیادتی
اوسکی خریداری کم کردے - اس امر کو
عملاً فرانس کی شراب اور ریشم پر استعمال کیا
یہ کہکے کہ ریشم اور شراب کی گرم بازاری
انگلستان کا سارا روپیہ فرانس میں لیجائیگی
جس سے انگلینڈ کی دولت میں کمی ہوگی -
برخلاف اسکے تاجروں کو جنکا یہ روزگار
تھا کہ انگلستان کا مال دوسرے شہروں
میں لیجاکر فروخت کرتے تھے ترغیب اور
ہدایت کی گئی کہ جہانتک ممکن ہو مال کے
بیچنے سے اپنے ملک میں روپیہ لائیں -
مدت تک یہ طریقہ جاری رہا - پھر ایک اور
مدبر ادم سمتھ نے ۱۷۷۶ء میں اپنی
کتاب **اقوام دولت** کے اندر اس نقص
کا بیان کیا - جس کے مطالعہ سے عوام الناس
کو روپیہ اور دولت کا فرق معلوم ہوا -
مختلف دلیلیں تھیں جن سے معلوم ہوتا
تھا کہ دساور کے مال پر جو قیدیں لگا رکھی
ہیں اگر دور کردیجائیں تو ملکی دولت میں

فرق نہ آئیگا - کیونکہ جو مال دساور کو جاتا ہے اور اوسکے عوض میں جو دساور سے آتا ہے دونونکا لیکھا ڈیوڑھا برابر بنتا ہے - اس کتاب کی بدولت مرکن ٹایل سسٹم تو جڑ اکھڑ گئی - مگر آزادانہ تجارت کا طریق جاری ہوگیا - اسوقت سے وہ قید جاتی رھی جس سے دیدہ دانستہ دساوری مال بھاری بھاری محصولونکے نیچے دب جاتا تہا - ساتھہ ھی اسکے اون لوگوں کو جو بھر لی بھر کر دوسرے ملکوں میں لیجاتے تھے ترغیب دیجانے لگی جو مال کے عوض بیرونجات سے روپیہ نقد لاتے تھے بلکہ خود زمانہ نے سکہلا دیا کہ اب وہ زمانہ نہیں جسمیں تجارت کے معاملہ میں دخل بیجا کیا جائے بلکہ تجارت آپسے جس ڈہنگ پر آجائے وھی بہتر ہے -

بعض لوگونکا خیال ہے کہ - پیسہ کے سب جہانمیں نقش و نگین ہیں - بہت درست ہے - مگر کبہی ایسا بھی اتفاق ہوجاتا ہے کہ روپیہ سے کچھہ کام نہیں نکلتا - ماسوائے اسکے کئی ایک اور بھی ایسی چیزیں ہیں جنکا مفہوم وھی ہے جو روپیہ کا ہے مثلاً نوٹ اور ٹکٹ - لیکن اُن میں بھی وھی قباحت ہوتی ہے جو روپیہ میں - پس یہ کہنا کہ روپیہ یا نوٹ ہی مفہوم دولت ہے - کیونکر ٹہیک ہے ؟

## پہلا باب تحصیل دولت کی ضروری وسائل

### فصل اول دروسائل - محنت کے

سوا دولت کا حاصل ہونا معلوم - حکیم مطلق نے اگرچہ اپنی قدرت کاملہ سے وہ سب مادی اسباب مہیا کردئے ہیں جن سے اشیا بنتی ہے اور دولت حاصل ہوتی ہے - لیکن جب تک انسان محنت سے اس مادہ کو اپنے کام میں نہ لائے اور مطلب کی چیزیں اوس سے نہ بنائے - تب تک اسکی کچھہ قیمت نہیں ہوتی - اور نہ دولت میں داخل ہو سکتی ہے - دیکھئے گلستان قدرت میں سب طرح کے پہل پہولدار درخت ہیں اگر ہم ہاتہہ ہلاکر پھل نہ توڑیں تو باغبانکا کیا قصور!

علی ہذا القیاس بہت سے نباتات - معدنیات اشیا وغیرہ ہیں جنکو انسان ذرا سی محنت کے ساتہہ کام میں لا سکتا ہے - اور اگر وہ اصلی حالت میں رکہی جائیں تو نکمی و زبون ہوں گی -

مختلف ممالک کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قدرتی اسباب وہانکے باشندونکو عطا ہوئے ہیں اونکو جس لیاقت اور خوش اسلوبی سے انہوں نے استعمال کیا ہے اُنکی ترقی اور بہبودیکا ثبوت ہوئیں - اس سے

ثابت ہوا کہ محنت کے ساتھہ قدرتی اسباب
بھی چاہیئے جن پر محنت ہو - محنتی کے لئے
خوراک ہو - جب تک پہلے سے کچھہ خوراک
جمع نکرلی ہو تب تک آئندہ گذارہ کیونکر ہو
پس تحصیل دولت کے لئے محنت کا کچھہ ثمر
موجود ہونا چاہیئے جو آئندہ محنت کے ایام
میں اوقات بسر کیکے کام آئے - اس کمائی
کو سرمایہ کہتے ہیں - سرمایہ محنتی کی سعی اول
اور محنت کا ثمرہ ہے - اور وقت موجودہ
یا آئندہ کی تحصیل میں کام آتا ہے -

**محنت** - جسمانی ہوگی یا نفسانی - اور
اوسکے مفہوم میں ہر قسم کی کوشش یا حرکت
شامل ہے جو کسی مطلب کے حاصل کرنے
میں عمداً کیجائے - جس قدرتی مادہ سے اشیا
بنتی ہیں وہ خدا نے مہیا کردیا - لیکن جبتک
اوسکو محنت کے ذریعہ سے کارآمد نکیا جائے
بے سود ہے محنت کی تاثیر سے قدرتی اشیا
افادہ کے قابل ہوجاتے ہیں - تحصیل دولت
میں محنت بڑا فایدہ دیتی ہے کیونکہ اوسکے ذریعہ
سے اشیا مناسب مقامات پر پہنچائی
جاتی ہیں جہاں اونکی خواہش ہو -
حالانکہ محنت کے سوا کسیطرح کی دولت
پیدا نہیں ہوسکتی لیکن یہ ضرور نہیں کہ محنت
کا ثمرہ ہمیشہ دولت ہی ہو - اکثر محنت
اس قبیل کی ہوتی ہے کہ اوس سے لوگونکو
فائدہ بہت ہوتا ہے مگر دولت نہیں حاصل
ہوتی - اسلئے محنت کے دو قسم ہیں باثمر
و بے ثمر -

**محنت باثمر** - یا بارآور بواسطہ یا بلاواسطہ
اشیا مادی میں وہ صفات پیدا کرتی
ہے جنکی بدولت وہ افادہ کے قابل ہوں
کاریگروں - کاشتکاروں اور جلاہوں
وغیرہ کی محنت اسی قسم کی ہے - دویم
جو لوگ تجارت کا مال ایک جگہ سے
دوسری جگہ لیجاتے ہیں اونکی محنت بھی
باثمر اور بارآور ہے - اگرچہ معلم کی وہ محنت
جو اہل حرفہ کے تعلیم دینے میں خرچ ہوتی ہے
اشیا مادی بلاواسطہ افادہ کے قابل
مہیا نہیں ہوسکتی لیکن جس شخص کو
وہ تعلیم دیتا ہے اوسکے ذریعہ سے اشیا
مادیمیں صلاحیت افادہ پیدا ہوتی ہے
اسلئے بارآور ہے -

**محنت بے ثمر** - یا غیر بارآور - بالکل محنت
باثمر کے برخلاف ہے کیونکہ اشیا مادیمیں
صلاحیت افادہ اوسکے ذریعہ سے نہیں ہوتی
مثلاً اگر کوئی کمپنی امرتسر سے ترنتارن تک
ٹریموے کی سڑک بنانی شروع کرے اور
ادہورا ہی چھوڑ دے اور جاری نہو تو جتنی
محنت کہ اوسپر صرف ہوگی بے ثمر یا غیر بارآور
ہوگی -

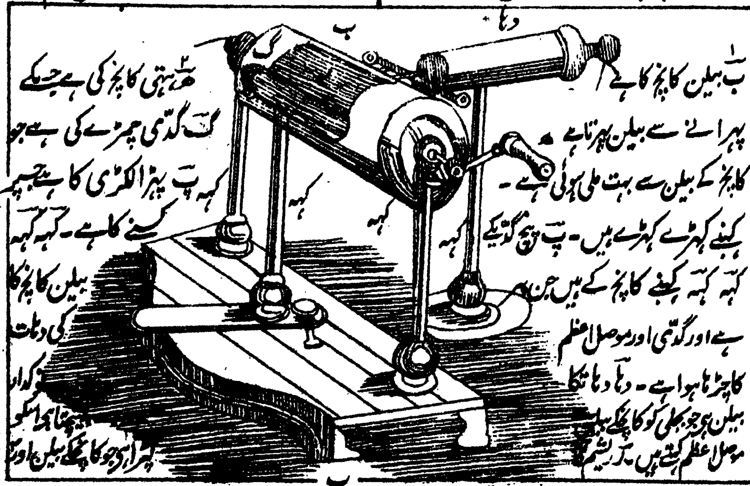
# کیمسٹری

اس آلہ کو شمالاً جنوباً رکھو اب اس آلہ کے شمال کیطرف کانچ کی بجلی لاؤ گولیاں کہلجاوینگی پہر اوس بجلی کو جنوب کیطرف لاؤ گولیاں ملجائیں گی اس سے یہہ بات ظاہر ہوگی کہ ایک قسم کی بجلیکے اثر سے دو قسم کی بجلی ہر ایک جسم پر پیدا ہوتی ہے یعنی جسم کے مرکز ثقل سے ایک قسم کی بجلی ایکطرف جاتی ہے اور دوسرے قسم کی بجلی دوسریطرف اپنا نشان دکھاتی ہے اس تجربہ مین۔ جب کانچکی بجلی شمال کیطرف لاتے ہو تو لاکہہ کی بجلی جسکو کانچکی بجلیکے ساتہہ کشش ہے بیلن کے مرکز ثقل سے شمال کیطرف اور کانچکی بجلی جنوب کیطرف پیدا ہوتی ہے اور جنوب کیطرف کانچکی بجلی لاتے ہیں تو برعکس اوسکے جنوب کیطرف لاکہہ کی اور شمال کیطرف کانچکی بجلی ظاہر ہوتی ہے۔ سبب اسکا ایکصاحب نے یہہ بیان کیا ہے کہ ہر ایک جسم میں جو ملی ہوئی دو بجلیاں مختلف قسم کی مخفی ہوتی ہیں وہ رگڑ یا ظاہر کی ہوئی بجلی کے اثر سے الگ الگ ہو جاتی ہیں ایک قسم کی بجلی ایکطرف آتی ہے اور دوسرے قسم کی بجلی دوسریطرف جاتی ہے اور ایکصاحب کا یہہ قول ہے کہ بجلی ہر ایک جسم میں ایک ہی قسم کے حالت خمود میں ہوتی ہے جب اوس جسم کو رگڑتے ہیں یا کسی ظاہر کی ہوئی بجلیکے پاس لاتے ہیں تو ایک طرف بجلی زیادہ اور ایکطرف کم ظاہر ہوتی ہے۔ مفرط یعنی زیادہ بجلی کو موجبہ یا کانچکی بجلی اور قلیلہ یعنی تہوڑی بجلی کو سالبہ یا لاکہہ کی بجلی کہتے ہیں۔ نیچے لکہے ہوئے اجسام میں سے جو پہلے جسم کو مابعد کے دوسرے جسم پر رگڑوگے تو پہلا جسم رگڑ کیطرف کانچی بجلی اور دوسری طرف لاکہی بجلی۔ اور دوسرا جسم رگڑ کیطرف لاکہی بجلی اور دوسریطرف کانچی بجلی ظاہر کریگا

(۱) بلی کی پیٹہہ کے بال (۲) جلا کانچ (۳) اونکا کپڑا (۴) پر (۵) لکڑی (۶) کاغذ (۷) ریشم (۸) گنا پرچہ (۹) بے جلا کانچ۔

تجربہ - کانچکی ایک تختی کو اون پر رگڑ کر مقنیاسکے پاس اوسوقت لاؤ جب اوسکے ورق کانچی بجلی کی طاقت سے کہلے ہوئے ہوں - جو رگڑا ہوا رخ پاس آئیگا تو ورق زیادہ یعنی اور بھی کہلجائینگے اور جو دوسری طرف سے ملاؤگے تو ورق ملجائیں گے اس سے یہہ ظاہر ہے کہ کانچ پر دونوں قسم کی بجلیاں ظاہر ہوئیں ایکطرف کانچکی بجلی دوسریطرف لاکہہ کی بجلی - اسیطرح اور اجسامکو جانو

**دفعہ ۹** - جو کہ کسی جسم کو ہاتہہ سے اون پر بار بار رگڑ کر بجلی کے پیدا کرنے میں ایکدقت تہی اسلئے عقلمندوں نے بجلی پیدا کرنیکی کل بنائی ہے جس سے آسانی سے بجلی پیدا ہوتی ہے اوسکے بنانے کی یہہ ترکیب ہے کانچ کا ایک بیلن لو اور اوسکو کانچکے دو کہنبوں پر چڑہاؤ اور اوسکی ایکطرف کانچکی ہتی لگاؤ پہر چمڑیکی ایک گدی بناؤ اوسمیں اون یا بال بھرو اور اوسپر ایک ملغمہ وہات جو رانگ ایک حصہ اور دو حصہ جست کو گلاکر اور اوسمیں چہہ حصہ پارہ ملاکر بناتے ہیں چربی وغیرہ کے ذریعہ سے لگاؤ اور اوسپر اور کانچ کے بیلن پر کالے ریشم کا کپڑا اڈالدو پہر اوس گدیکو ایک کانچ کے پایہ لگاؤ اور کانچ کے بیلن سے اچھی طرح سے ملاکر لکڑیکی پٹڑی پر جسپر وہ ہعلے دونوں کہنبے لگائے گئے ہیں پیچ کے ذریعہ سے جماؤ اور تار کے وسیلے سے گدی کو زمین سے ملاؤ اب جو کانچکی ہتی کو ہاتہہ سے پکڑ کر کہماؤگے تو کانچ کا بیلن گدی سے رگڑ کر بجلی پیدا کریگا اس بجلی کو کہینچنے کے لئے ایک دہاتکا نوکدار بیلن جو کانچکے کہنبے پر چڑہایا جاتا ہے کانچکے بیلن کے پاس رکہو اس پرزیکو موصل اعظم کہتے ہیں




ب بیلن کانچ کا ہے ہ ہتی کانچ کی ہے جسکے پہرانے سے بیلن پہرتا ہے گ گدی چمڑے کی ہے جو کانچ کے بیلن سے بہت ملی ہوئی ہے - کہہ پ پہڑا لکڑی کا ہے جسپر کہنبے کہڑے ہیں - پ پیچ گدیکے کہنبے کا ہے - کہہ کہہ کہہ کہہ کہنبے کانچ کے ہیں جن سے بیلن کانچ کا ہے اور گدی اور موصل اعظم کا چڑہا ہوا ہے - دہا دہاتکی دہات کا نوکدار بیلن ہے جو بجلی کو کانچکے بیلن سے کہینچتا ہے اسکو موصل اعظم کہتے ہیں - ر ریشم کا پردا ہے جو کانچکے بیلن اور

# محشر

مندرجہ ذیل کتب کارخانہ نصرت المطابع دہلی سے باسانی دستیاب ہوسکتی ہیں

| نام کتاب | قیمت | نام کتاب | قیمت |
|---|---|---|---|
| کتب مناظرہ مصنفہ حضرت امام فن مناظرہ | | تاریخ اودہ | عہ |
| نوید جاوید | صہ | | |
| دولت فاروقی | عہ | **کتب مفیدہ** | |
| میزان المیزان | ۱۲ر | نصرت العلوم | عہ |
| رقیمة الوداد | ۶ر | انشاء عربی معہ ترجمہ اردو۔ فارسی ۔ | عہ |
| استیصال | ۵ر | | |
| معیار | عہ | نصرت الغات | عہ |
| عقوبة الضالین | ۱۲ر | نصرة الامثال اردو۔ فارسی و انگریزی | عہ |
| لحن داودی | ۲ر | | |
| انعام عام | ۴ر | تعلیم بلا معلم۔ الملقب معلم السنہ | صہ |
| اقحام القیام | ۶ر | | |
| مصباح الابرار | ۴ر | **کتب ردعقاید نیچیر** | |
| کلمۃ الحق | ۴ر | تنقیح البیان جلد اول سے | |
| گلدستہ شاداب | ۸ر | | |
| تصحیح التاویل | ۴ر | ایضاً جلد دوم سے | |
| ضیاء النورین | ۴ر | | |
| تحریف الجبل | ۸ر | | |

**قرآن مجید مجلی**

معہ حل لغات و آیات ہم مضمون و تفسیر حضرت امام صاحب اسمیں ہر آیت کی تفسیر احادیث صحیحین سے (۲) آیات کتب الہامی (۳) جو کچھ اسمیں ہے فقط مسلمانوں بلکہ تمام دنیا کی کل اہل مذہب بحضر تسلیم چارحصین قیمت ... عہ

**کتب تواریخ**

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| مراۃ السلاطین | عہ |
| گلدستہ روسا | للعہ |
| قیصریہ | عہ |
| تاریخ مالوہ | عہ |

المشتہر مولوی نصرت علی مالک نصرة المطابع دہلی

## ضرور دیکھئے

ابرسخن کے ناچیز منیجر نے یہ پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اگر کوئی صاحب بیرونجات میں سے کوئی چیزیں از قسم پشمینہ و ہاتھی دانت وغیرہ وغیرہ یہاں کی ساخت سے منگوانا چاہیں تو بہ کفایت بھیجی جاسکتی ہیں و نیز اشیائے ریلوی پارسل کا محصول بطور پیشگی آنا چاہئے ورنہ تعمیل ناممکن۔

## رسید

ابرسخن اپنے معزز کرم فرماؤنکے نام جنہوں نے زرچندہ سے افتخار بخشا ہے شکریہ کے ساتھہ درج کرتا ہے تاکہ اور اصحاب بھی اسیطرح اپنے الطاف کریمانہ سے باز نرہیں۔ اور سب بہر اپنی خوش معاملگی ظاہر کریں

| نام | رقم |
|---|---|
| عالیجناب معلے القاب نواب جان میر خانصاحب والئے لسبیلہ | عہ |
| جناب میاں شاہ دین صاحب سوداگر امرتسر | صہ |
| منشی رحیم بخش صاحب سیکرٹری یونین طلب " | عا |
| منشی غلام محمد صاحب امرتسر " | عہ |
| خواجہ نبیر اللہ صاحب حکاک " | ۸ر |
| جناب مرزا عصمت اللہ صاحب انسپکٹر منچن آباد | عہ |
| عزیز الرحمن صاحب طالب علم بہاولپور | عہ |

## سوانح عمری اخبارات حصہ اول

ہفت اقلیم کے اردو۔ فارسی۔ عربی۔ اخبار انکی زندہ تاریخ (۱۵۱۸) اخبارات و مطابع کا مفصل ذکر ہے قیمت پختہ عہ

المشتہر۔ اختر الدولہ آنریری سیکرٹری و مالک شمار اختر

## نہ منگوائیگا تو پچتائیگا

برسوں سے تجربہ لئے یہ نسخے اکسیر ہے حکم میں رکھہ دئے
انکی موجد اور تیار کرنے والی صرف یہی دوکان ہے صداقت
میں صدہا سارٹیفکٹ معتبر اشخاص کے موجود ہیں **حبوب خیری**
یہ گولیاں امراض ذیل کے لئے جادو کا اثر رکھتی ہیں ضعف
دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف باہ۔ جریان منی۔ نامردی خواہ
مادرزاد ہو۔ سرعت انزال۔ ضعف مثانہ۔ کمزوری
خواہ عیاشی یا غم سے ہو۔ جو صاحب اس دیسی ایجاد
آزمائینگے۔ فاسفوڈین مرکبات فاسفورس والکلیم
وغیرہ سب بہول جائینگے۔ قیمت کوڑیوں کے دام فی شیشی
۴۸ گولی ۱ روپیہ۔ **جوہر عشبہ مرکب۔ یا تریاق مصفی** دافع
**خون**۔ یہ مرکب امراض ذیل کے لئے غائت درجہ مفید ہے
آتشک خواہ کیسا ہی سخت ہو۔ خنازیر۔ درد گنٹیہ۔ پہوڑا
پہنسی۔ سوراخ حلق۔ ضعف معدہ۔ درد اعضا جو کہ
کشتہ پارہ وغیرہ کے استعمال سے عارض ہو۔ فساد خون
داد اور بدہ۔ خارش سے چہرہ یا بدنکا سیاہ ہوجانا وغیرہ
میں غائت درجہ مفید ہے قیمت فی شیشی ۱ روپیہ **عرق طحال**
یہ بے نظیر عرق تاپ تلی کے لئے اکسیر ہے یہ عرق ممالک
مغربی و شمالی میں ازبس مشہور ہے۔ صرف ایکہی نکے
استعمال سے بہوکہہ شروع ہو جاتی ہے۔ چہرہ و بدن سے
زردی دور ہونی شروع ہوتی ہے قیمت فی شیشی ۱ روپیہ
**عرق بخار**۔ یہ عرق ۱۸۸۱ء میں ایجاد کیا گیا ہے
اب پنجاب کا کوئی علاقہ خالی نہیں جہاں یہ بخار ہو
۲ یا ۳ خوراک سے بخار نوبت اور چہوہتے کا دور ہو جاتا ہے
ایک شیشی سے پانچ یا چہہ مریض صحت پاتے ہیں قیمت ۱۲؍
**روغن طلا**۔ جو کہ سستی و نامردی و جلق زدہ کے لئے
ازبس مفید ہے قیمت فی شیشی ۶؍ ۔ **حبوب فیروزی**
یہ گولیاں تاپ تلی کے لئے غایت درجہ مفید ہیں جو بہت
کمزور ہوں اونکے لئے عرق چاہئے قیمت فی شیشی ۱۲؍
**پکیورل بام**۔ یہ نو ایجاد عرق کہانسی تر و خشک
نزلہ و زکام۔ خونکا تہوکنا۔ سل وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے
قیمت شیشی خورد ۱ روپیہ۔۔ ایضاً کلاں ۶؍ ۔ **حب مسک**

یہ گولیاں اپنے فواید میں بے نظیر ہیں کسی قسم کا قبض یا ضعف
نہیں ہوتا قیمت فی درجن ۱۵؍ **روغن سوزاک**
سوزاک اور قرحہ کے لئے غایت درجہ مفید ہے ایک شیشی
سے کلی فایدہ ہوتا ہے قیمت ۶؍

**علاوہ** ازیں سیکڑوں صاحبان ان مجربات کی تصدیق
فرماتے ہیں جنکے نام ذیل میں درج ہیں۔ منشی اننت علی
صاحب منصف جلیسر بابت جوہر عشبہ۔ حکیم مولوی حاجی
بخاری بابت حبوب خیری۔ بابو جیون سنگہ صاحب کوئٹہ
بابت حبوب خیری و جوہر عشبہ۔ لالہ سوہن لال صاحب
انسپکٹر ڈاکخانہ علیگڈہ بابت حبوب فیروزی۔ جناب
بابو عزیز الدین صاحب وکیل بابت عرق بخار چوتہیہ۔
چوہدری نبی بخش صاحب خان پوری بابت جوہر عشبہ

**المشتہر**
**شاہ دین مالک دوکان خیر الدین و فیروز الدین تاجران ادویہ امرتسر**

## خوان خلیل

جنان معنی ہے حقیقت میں مقام رضواں
منظر عرش سے اونچا ہے مقام رضواں

وہ اچہوتا صحیفہ جسمیں خاص خدا کے پاس سے نازل ہونی
والی الہام خدا کے رسول کی اشتیاق میں ظاہر ہوتے ہیں
ہر قمری مہینے کی پہلی تاریخ کو حضور حسان الہند محمود اختر
نواب حاجی محمد رضوان علیخان صاحب بہادر کے اہتمام سے
مطبع گلزار ابراہیم مراد آباد سے شائع ہوتا ہے سالانہ
عام سے ۱ روپیہ۔ خاص سے ۶؍ ۔

## دیوان شیفتہ قیمت ۴؍

ذوق غالب کے ہمعصر۔ نواب مصطفیٰ خان (شیفتہ)
کا دیوان زبان اردو وہ بھی خاص دہلی کا روزمرہ کوڑیوں
کے مول بک رہا ہے۔ المشتہر سید محمد میر حسن مالک مطبع رضوی
دہلی

## طلسم فصاحت

جذبات کا دریا۔ خیالات کا چشمہ۔ عشاق کا متقل۔ معشوقانہ
اداؤں کا البم۔ حضور حسان الہند محمود اختر نواب حاجی محمد
رضوان علیخان صاحب بہادر رئیس اعظم مراد آباد کے اہتمام سے
شائع ہوکر ۶ سالانہ ہر ماہ اور ہفتہ خاص کو ماہوار نکلتا ہے

## ابرسخن کے معزز خریداروں کو مژدہ

زبان کہاں جس سے شکریہ ادا ہو۔ اور طاقت کہاں جس سے اظہار مطلب کیا جائے۔ دیکھئے ہمارے معزز مربی ابرسخن عالیجناب حضرت حسان الہند محمود اختر نواب حاجی محمد رضو العلیخاں صاحب بہادر رئیس اعظم مراد آباد نے

ایک بڑا بھاری (۴۸) جلدونکا ذخیرہ اپنے الطاف کریمانہ سے حق تصنیف عنایت کر دیا ہے اب سوائے ہمارے اور کوئی نہیں چھاپ سکتا۔ یہ ساری کی ساری کتابیں نعت میں ہیں اس سلسلہ کی پہلی کتاب چمن خلد فصاحت۔ یعنی۔ نشان شہرت چھپ رہی ہے جو صاحب خریدنا چاہیں فی جلد ۱؎ کے حساب سے خرید سکتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب ابرسخن کے بھی خریدار ہوں اور یک مشت ۲۵ جلدیں خریدنا چاہیں گے تو محصول معاف ہوگا۔ اور اگر کوئی صاحب سو دو سو جلد یکمشت خریدیں گے اون سے خاص رعایت ہوگی۔ خاکسار منیجر

## ابرسخن نہایت شکریہ کے ساتھ جناب حکیم منشی محمد عبدالرحیم صاحب حنفی تخلص ظامی متوطن بھڑوچ ضلع گجرات کی تاریخ درج کرتا ہے

| | |
|---|---|
| ہے ابرسخن گلشن توصیف محمد | قمری چمن خلد دل و جاں سے فدا ہے |
| جو دیکھتا ہے اسکی تر و تازہ بہاریں | وہ کہتا ہے کیا باغ محمد کا کھلا ہے |
| جاری ہوا یہ چشمہ فیض ابرسخن کا | ہر غنچہ مثال دل عشاق کھلا ہے |
| جس شخص نے اس ابرسخن کی سنی تعریف | وہ اسکا دل و جاں سے مشتاق ہوا ہے |
| گلدستہ کہوں یا کہ ملایک کا کھلونا | نایاب یہ نسخہ ہے گواہ اسکا خدا ہے |
| رو لے دُر مضمون ہیں توصیف نبی میں | ہر نقطۂ گلدستہ کی تارے سی ضیا ہے |
| ہر شعر میں ہے عارض پر نور کا پرتو | جوں صل علےٰ چاندنی نے کھیت کیا ہے |

یہہ ہلہم غیبی نے ندا دی مجھے ظامی
کہہ۔ موئمن گلشن فردوس بجا ہے
۱۳ ۔۔۔

## بندہ نواز!

گو ہم مشکل وگر نگو ہم مشکل

شکر ہے کہ ابر سخن کا چوتھا نمبر آپکے مبارک ہاتھوں پہونچنے کی عزت حاصل کرنے لگا۔ عام خواہشوں کے مطابق مضبوط ارادہ کر لیا گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو قوم کی ضرورت کے مطابق کل کاروبار سر انجام دئے جائیں اور اسکی آمد سب اسکی ترقی میں لگے۔ اب صرف بات اتنی عرض قابل ہے کہ اسکے سالانہ چندہ سے۔

خاکسار نتیجہ کو ممنون فرمائیں

قاضی عبد الشکور بن قاضی عبد اللطیف

(تاجر کتب بمبئی بھنڈی بازار کی دوکان)

نمبر ی (۱۰۱) جمیع علوم وفنون کی کتابیں انگریزی عربی۔ فارسی۔ اردو۔ گجراتی۔ مرہٹی واسطے فروخت کے موجود ہیں اور نہیں تو۔

زبدۃ الاسرار منتخب بہجت الاسرار بمناقب جناب غوث الاعظم قیمت (۱۲ر) اور شرح جزری علم قرات میں بقیمت (۸ر) ضرور منگوائی۔

## جلیس فیض رساں

بسکہ شوق عرض کوچی جلوہ مشتاق است سر

نقش ارژنگ خیالم محو اوراق ماند

دیکھتے کیا ہو یہ کوئی ایسی ویسی کتاب نہیں عاشق صادق سید المرسلین نے اپنے دلکے جوش کا فوٹو سبحان اللہ کس انداز سے کہینچا ہے کہ بے اختیار یہی کہنا پڑتا ہے

کاغذ پہ رکھدیا ہی کلیجا نکال کر

عالیجناب حسان الہند محمود اختر نواب حاجی محمد رضو العلیخان صاحب بہادر رئیس اعظم مرادآباد ومعزز مربی ابر سخن

کی نازک خیالی کا نتیجہ سوڈیڑھ سو جزو کا دیوان طبع ہونے لگا در حقیقت

ہر دم ازین باغ برے میرسد
تازہ تر از تازہ ترے میرسد

جو صاحب ۵ر سرورست ارسال کرینگے اونکو ۴ سے لیکے دس جزو تک ماہواری بہیجی جاینگے وہ لوگ جو بعد میں خریدار ہونگے عـ ۵ سے کم ہر کتاب حاصل کر سکیں گے۔ حضور والا کی اپنے الطاف کریمانہ سے بیحد کرم کیا ہے جو جناب نے تقریظ یا تاریخ ۱۳۰۴ مطابق ۱۸۸۶ء کی اور تاریخ سال طبع ۱۳۰۷ مطابق ۱۸۹۰ء

## طرحات

۱۵ جنوری ۱۸۹۰ء ۔ آیا پہاڑ بھی میرے آگے تو ٹل گیا

۱۵ فروری ۱۸۹۰ء ۔ میری تقدیر میں لکہا تھا سکندر ہونا

۱۵ مارچ ۱۸۹۰ء ۔ حسن کا اتراتا ہے خود دیکھ کے صورت اپنی

## مشتور الکی لہجہ میں

۱۵ جنوری ۱۸۹۰ء ۔ روز محشر جب خدا لیگا حساب

۱۵ فروری ۱۸۹۰ء ۔ میری قسمت نے دکہا دی مجھے ایسی صورت

۱۵ مارچ ۱۸۹۰ء ۔ پڑہو ہمدم مصطفی پر درود

## کچھہ اپنی نسبت !!!

دو فریق دوا دست کو باہم جو امتزاج کریں
تو پھر گماں ہے کہ کچھہ دخل در علاج کریں
خدا کے لطف سے اپنا مطب ہوا جاری
شفا بدست خدا ہے مگر علاج کریں

میں نے فوائد انام کو مد نظر رکھکے کچھہ عرصہ سے ایک مطب امرتسر میں کھولا ہوا ہے جسمیں عموماً مفت علاج ہوتا ہے مگر مندرجہ ذیل دوائیں جو اون امراض کے مقابل میں لکھی ہیں جنکے دفیعہ میں وہ کار آمد ہیں قیمتاً دیجاتی ہیں انکی تعریف عام یا خاص میں اس غرض سے نہیں کرتا کیونکہ میں خود ہی انکا بنانے والا ہوں ورنہ عوام الناس ہنسی میں اڑا لیں گے۔

یہہ کہہ کے
مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید

**حب راحت** ـ خون بستہ حیض جس سے اکثر عورتیں تکلیف اوٹھاتی ہیں انکے استعمال سے بہت جلد خون جاری ہوتا ہے ـ قیمت فی ڈبیہ ۱۲

**سفوف راحت** ـ یہہ سفوف ادرار خون حیض کو دو تین روز کے استعمال سے بند کر دیتا ہے خواہ کتنے ہی عرصہ سے جاری ہو ایک ہفتہ کے لئے قیمت ۶

**نور العین** ـ یہہ دوا ہر ایک امراض چشم کے لئے مفید چنانچہ موتیا بند ـ جالہ ـ غبار ـ ضعف بصر ـ شب کوری وغیرہ کے لئے عکسی فائدہ مند ہے قیمت فی تولہ ۶

**سفوف سوزاک** ـ یہہ دوا قدیم وجدید سوزاک کے لئے بہت سود مند ہے بارہا تجربہ ہو چکا ہے ایک ہفتہ کے لئے قیمت ۶

**حب مقوی باہ** ـ یہہ گولیاں ۲۱ روز کے استعمال کلی آرام ہو جاتا ہے کیسی ہی سستی اور عدم رغبتی کیوں نہ ہو منگوائیے تجربہ کیجئے قیمت ۱۲

**امساک حیرت نما** ـ تمام مضر توں سے پاک علاوہ یہہ کہ مقوی اعصاب قیمت فی گولی (۱۲)

**قیام حمل** ـ ظاہر ہے کہ اس مرض کا ازالہ کوئی آسان بات نہیں ہے مگر بحکم خدا اس دوا کے چند روز استعمال سے حمل قایم ہو جاتا ہے قیمت

**سفوف آتشک** ـ اس سفوف کے استعمال سے عارضہ آتشک کیسا ہی کہنہ کیوں نہ ہو دو ہفتہ کے علاج میں بیخ وبن سے دور ہو جاتا ہے ـ قیمت ۶

**حب طحال** ـ یہہ گولیاں اس عارضہ کو جڑ سے دور کرتی ہیں غایت دو یا تین ہفتہ تک دوا کا استعمال کرنا پڑتا ہے قیمت فی ڈبیہ (۱۲)

**حب نشاط** ـ یہہ گولیاں اشتی قسم کے مختلف عوارضات مثل ہیضہ و درد شکم وضعف معدہ وغیرہ کو مفید ہیں ہر گھر میں انکا رکھنا ضروریات سے ہے تو کبھی پرچہ ہمراہ ملتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۸

**معجون مسہل** ـ اکثر بار آزمائی گئی ہے مادہ سوداوی اور مواد غلیظ کو نکالتی ہے اور پیشاب کو بھی جاری کرتی ہے اور قبض بواسیر کو کھولتی ہے قیمت ۸

**معجون حیات نمبر ۱** ـ قبض دایمی ـ درد معدہ وقولنج کو اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا زود اثر نہوگی قیمت فی ڈبیہ ۴

**معجون حیات نمبر ۲** ـ دافع خفقان اور بخشندہ جان ـ ضعف معدہ اور جگر کو مفید ـ ریاح غلیظ کو احشا سے تحلیل کرتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۸

**معجون فادزہر** ـ مقوی اعضا رئیسہ اور ارواح ثلاثہ اور مفرح دل ـ اشتہا غذا کا پیدا کرنا ـ رنج وغم کو دور کرنا اسکا ادنیٰ کام ہے مداومت اسکی حافظ جسم بلکہ طرح طرح کے عوارضات سے بچاتی ہے قیمت ۱۲

**معجون عشبہ** ـ عوارضات خبیثہ پورانے زخموں کے لئے اور ناصور وغیرہ کو مفید ـ ہاتھہ پاؤں جوڑوں کے دردوں کو فائدہ کامل بخشتی ہے ـ ونیز اعضا تناسل کو قوت دیتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۴

**معجون راحت** ـ واسطے تپ دق اور درد سر اور بیماریوں گرم کے نافع ہے قیمت فی ڈبیہ ۸

**منجن جہانگیری** ـ یہہ منجن باتفاق چند حکماء واسطے جہانگیر بادشاہ کے تیار کیا گیا تھا اسکی ہمیشگی سے دانت مضبوط اور مثل مروارید کی مجلا معنبر خوشبو دار ہوتا ہے درد وغیرہ عوارضات اسنان کو اول درجہ کا فائدہ مند ہے ادہر لگاؤ درد کا فور ـ ہلتے دانتوں کو مضبوط کرنا اور خون نکلنے کو بند کرنا اسکا کام ہے قیمت فی تولہ ۸

زیادہ حالات بذریعہ خط معلوم ہو سکتے ہیں
آپکا تابعدار خاکسار حکیم غلام محی الدین امرتسر

# اشتہار

پھلا پھولا چمن رنگیں مزاجوں کو مبارک ہو — سخن سازوں کی کثرت سے زبان دانوں کا مجمع ہے
زبان گوہر افشاں نے ہزاروں صورتیں کھینچیں — نگارستان چین کی طرح یہ دفتر مرصع ہے

## ابر سخن

گلہائے رنگ رنگ سے ہے زینت چمن
اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

ناامیدوں کی امید ـ غمزدوں کا غمخوار ـ حسرت زدوں کا ہمجلیس ـ حرمان نصیبوں کا انیس ـ دستہ شکستوں کی آرزو ـ مایوسوں کی تمنا ـ نیچرل نظم کا خزانہ ـ ملکی نوحوں کا عطر مجموعہ ـ قوم کا مرثیہ پر درد اشعار کا ذخیرہ ہی نہیں

## بلکہ

دلدادگان کمال ناز نعت احمدی کے اشتیاق کی دلسوز تصویر بھی ہے ـ اور سحر حلال کے ذریعہ سے عاشقان جمال حسن سرمدی کے دلی جوش کی جانگداز تحریر بھی ؛

## اسکو دیکھئے

کیا ایک ہاتھ میں دین اور ایک میں دنیا پکڑ کے خود کہدینے والا ہے ؛

## کہ

میں وہ معجون مرکب ہوں جو ہر ایک موسم اور مزاج کے واسطے مفید ہوں ـ یوں تو بصرف نعتیہ رسالہ کے نام سے اشاعت پاتا ہے مگر ضمیمہ کے طور پر ایشیائی شاعروں کا بھی حصہ ہے اور مستورات کے لب ولہجہ میں بھی غزلیں ہیں ـ مردہ دلوں کے جلانے کے واسطے قومی لوٹ بھی ہیں اور ہر وقت اور ہر مجلس کے مطابق عطر مجموعہ بھی

## اگر

جنابکو شعر و سخن کا مذاق نہیں نہ سہی ـ آخر مندرجہ ذیل میں سے تو کوئی نہ کوئی حصہ آپکی طبیعت کے مطابق ہوگا

**طبیب** ـ یہ حصہ طب یونانی ـ ویدک ـ ڈاکٹری کے مختلف نسخے مختلف امراض کے مع دیگر ضروری امور کے ہر موسم کے متعلق ظاہر کریگا ـ اور ضرورت کے مطابق مویشیوں کے علاج بھی

**معلم** ـ اسمیں مشاہیر میں سے کسی ایک کی سوانح عمری ـ نیچرل کا سین ـ ایک نہ ایک مضمون کے متعلق (کم درجہ تعلیم یافتوں کے لئے اور اعلیٰ تعلیم یافتوں کے واسطے) چند ضروری باتیں

**فلاسفر** ـ اس عنوان کے نیچے بلند خیالان اہل فلسفہ کے قلم جواہر رقم کے لکھے ہوئے مضمون فلسفہ عقلی اور فلسفہ الہیات وغیرہ درج ہونگے ـ

**کیمسٹری** ـ اسکی ضرورتیں جتنی قوم اور ملک کے لئے ہیں وہ کچھ اونھیں سے پوچھئے جو یورپ میں علم اور حرفت کے لئے سیر کرتے پھرتے ہیں ـ بالفعل خان بہادر جناب [illegible] کا رسالہ کیمیا سلسلہ وار چھپنا شروع ہوا ہے قیمت عام ہے ـ اہل شہرت ـ طلباء ـ گورنمنٹ ـ امرا جو عنایت فرمائیں امانت محصول معاف ـ آپکا تابعدار [illegible] غلام محی الدین مہتمم ـ

قدسیاں بر سر افلاک چنیں میگویند		ابر نیساں خجل از ابر سخن میگردد




مطبوعہ لا مطبع مصطفائی امرتسر

## ایک نظر پہلے اسطرف ہو جائے

(۱) بعونہ خلاق و الملکن تعالیٰ یہہ رسالہ نعتیہ موسومہ بہ ابر سخن ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو اشاعت پاکر نور بخش انظارہ ناظرین ہوتا ہے۔

(۲) غزلیات نعتیہ مصرع مطروحہ کے بعد انتخاب گیارہ شعر تک درج ہونگے اور نعتیہ غزلوں کے بعد شوقیہ غزلین درج ہوتی رہینگی انتخاب کا اختیار انجمن شعرا کو ہے کلام غیر طرح فی شعر (۱؎) اُجرت پر مطبوع ہوگا۔

(۳) قیمت عام سے دو روپیہ چار آنہ اور اہل شہر سے دو روپیہ طلبا سے ایکروپیہ بارہ آنہ گورنمنٹ عالیہ سے چار روپیہ روسا عالیشان سے جو کچھ بخیال استعانت نعت عنایت ہو اسکی حد بندی نہین نمونہ کے لئے چار آنہ مقرر ہین۔

(۴) یہہ رسالہ اکثر بلا درخواست بھی اہل اسلام کی خدمت مین روانہ ہوتا ہے بغیر اقبالی سے اطلاع لازم ورنہ نام درج رجسٹر ہوگا مگر وہ کون دل ہے جسمین تولائی نعت حضرت حبیب خدا نہ ہو۔

(۵) جس تحریر کا جواب مطلوب ہو رپیلائی پوسٹ کارڈ بھیجنا چاہئے یا آدھ آنہ کا ٹکٹ ورنہ جواب سے صاف جواب۔

(۶) ارسال قیمت کے لئے منی آرڈر سے بہتر کوئی تدبیر نہین ورنہ تلف ہو جانے پر دفتر ذمہ وار نہوگا

(۷) غزلیات مصرع مطروحہ علیحدہ علیحدہ کاغذ پر خوشخط لکھکر ہر انگریزی مہینے کی ۱۵ تاریخ تک پہنچنا چاہئے۔

(۸) زر قیمت و ہر قسم کی تحریر حکیم شیخ غلام محی الدین پروپرائیٹر گلدستہ ابر سخن کے نام ہونا چاہئے۔

(۹) اشتہارات دو ایک مرتبہ کے واسطے فی سطر (۱؎) زیادہ کے لئے بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے اُجرت پیشگی لیجاویگی اور چھپے ہوئے اشتہار ۱۲؎ فیصدی پر تقسیم ہو سکتے ہین۔

(۱۰) جو شعر یا مضمون نظم و نثر باعتبار شاعر کے محل تامل ہوگا یا جس مین طعن و تشنیع ہونگے وہ درج نہ ہوگا۔

(۱۱) جو صاحب تو مشق غزل بھیجین اُسپر خود نظر ثانی فرما کر یا کسی اُستاد ماہر کو دکھا کر بھیجا کرین کہ گلدستہ کی وقعت ہو غزل کی پیشانی پر نام و لقب و تخلص و نام اُستاد و سکونت صاف و خوشخط تحریر کرین۔ اگر کوئی صاحب یہ چاہے کہ اُنکی غزل کی اصلاح ہمارے ذریعے سے ہو تو وہ بھی تعیین ہوگی۔

## التماس

حضرات ناظرین آپ سے امید ہے کہ رسالہ ہذا منظور فرما کر تا ورد اخبار گوہر بار گلدستہ سے متمتع کو مسرور گردانین گے اور دو دو تین تین بار اشتہار گلدستہ ابر سخن اپنے صحیفہ گرامی کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر مشکور اور بحالت عدم منظوری پہلے اطلاع ایک پوسٹ کارڈ کا خرچ جائز فرمائین۔

الملتمس حکیم شیخ غلام محی الدین پروپرائیٹر گلدستہ

اطلاع — آئندہ ناظرین خیال ان معروضوں پر طبیعت آزمائی فرمائیں — بابت ماہ نومبر ۱۸۹۰ء مصرع طرح یہ ہے پہلو میں گل آفتاب کا۔

بابت ماہ دسمبر ۱۸۹۰ء خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہوگیا۔

جلد اول | نمبر اول






| ۱ | جناب احمد حسین خانصاحب مصنف آئینہ روزگار و فرزند خانبہادر جناب ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم لاہور | احمد |
|---|---|---|

تعالیٰ اللہ کیا جلوہ ہے حُسن روئے منور کا — کہ اک حیرت میں منہہ تکتا ہے آئینہ سکندر کا

نہ ہوتا غم اگر ہمیں کو فرقتِ زلفِ معنبر کا — سیہ جامہ نہ ہوتا مردمانِ دیدۂ تر کا

کسی باعث تو سینہ ہے سیہ ماہِ منور کا — اسے بھی عشق ہوگا خالِ رخسارِ پیمبر کا

دکھا اے جوشِ اُلفت شوق سے روضہ پیمبر کا — بنا دے یہ مجھے جاروب بھی جبریل کے پر کا

جو ذرہ بھر بھی لکھوں وصف میں روئے پیمبر کا — شعاعِ مہرِ انور سے بنا لوں تار مسطر کا

غلط کہتے ہیں اسکو کہکشاں نادان کیا سمجھیں — عرق معراج میں ٹپکا ہے یہہ اسپِ پیمبر کا

احد کا یہہ تو ہے یوں نمایاں روئے احمد میں — کہ جیسے فلسفہ میں مسئلہ ہے عرض و جوہر کا

دماغِ عطر و عنبر میں یہہ کیسی پریشانی ہے — کہیں دھو دوں نہ ہو یہہ آپکی زلفِ معنبر کا

ہوں حاصل ہے عجب دولت عشقِ نبی مجھکو — تو رضوان سے لیا ٹھیکہ ہے ہمنے حوضِ کوثر کا

گدائی وہ میسر ہے مجھے عشقِ محمد میں — کہ کاسہ بھی بنایا ہم نے فغفور کے سر کا

جسے اب عُرف مین مشہور اسرافیل کہتے ہین
سُنو ہمسے کہ وہ بخشی ہے اک فوج پیمبر کا

لشکتی خانۂ کعبہ مین قندیلین نظر آئین
تصوّر باندھ کر روئے جو ابروئے پیمبر کا

ہوا ہے پاؤن مین چکر خبر لیجئے میری حضرت
نہ رکھا اِس سگِ دُنیا نے مجھ کو گھاٹ کا گھر کا

اگر جم جانتا تو واقفِ علمِ لدنّی ہے
تو پانی پانی ہوتا نام لے لیکر وہ ساغر کا

بنا کیون باغ مین ہر نخل انگشتِ شہادت ہے
وہان بہی ہو رہا ہے وصف کیا میرے پیمبر کا

خدا جانے ٹھکانا پیر کہان ہو تیرہ بختی سے ۹
صراطِ عشق احمد سے اگر پاؤن ذرا سرکا

## بندہ کمترین حکیم شیخ غلام محی الدین پروپرائٹر و ایڈیٹر گلدستہ ابر سخن امرتسر　۲

کوئی کیا لکھ سکیگا وصف اُس روئے منوّر کا
کہ جس کے سامنے اندھا ہے آئینہ سکندر کا

مجھے اللہ اکبر عشق ہے روئے پیمبر کا
اثر مجھ پر نہ کرنے پائیگا خورشید محشر کا

سوا تیرے شفاعت کے لئے کوئی نہین کافی
بنایا تجھ کو خالق نے جو معدن اپنے مظہر کا

یہہ بڑہ چڑہ کر رسولون سے ہے رتبہ میرے سرور کا
کہین کیا بس شفیع عاصیان ہے روز محشر کا

ترا ادنی سا یہہ اعجاز ہے شق القمر والا
کوئی کیا لکھ سکے گا معجزہ میرے پیمبر کا

نہین حکمت سے خالی دور اُس چرخ مدوّر کا
طواف اسکو ہمیشہ ہے ترے روضہ منوّر کا

الٰہی بس یہی تجھ سے دُعا ہے روزِ محشر مین
ترے بندہ کا ہووے ہاتھ اور دامن پیمبر کا

## تجمل　جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تخلص تجمل جلالپوری مقیم بمبئی تلمیذ حضرت ناظر شاہجہانپوری　۳

لکہا ہے وصف مین نے آپکے روئے منوّر کا
گمان مطلع پہ میرے کیون ہو خورشید خاور کا

نہین محتاج وہ ہرگز کسی شاہ و توانگر کا
جو ہے ادنی گدا یا سرورِ عالم ترے در کا

ازل سے سر مین ہے سودا میرے گیسوئے سرور کا
نہین یک بال بہر ہے خوف مجھ کو روز محشر کا

میرے اشعار سُن سُنکر حضرت جو کہتے ہین
سبب یہہ ہے کہ ہین واصف ہون ابروئے پیمبر کا

کیا قربان جان تک واسطے نانا کی اُمت کے
بیان اوصاف کیا ہو حضرتِ شبیر و شبر کا

خدا کا خاص بندہ اور محمد کا وہ پیارا ہے
جو ہے سید ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

سنا کر وصف دندان نبی کا روز محشر مین ‌‌ خدا سے لونگا گہر فردوس مین یاقوت و گوہر کا

مدینے لے نہین چلتا مجہے گردش دکہاتا ہے ‌‌ برا ہووے خدائے پاک اِس چرخ ستمگر کا

نہین پوشیدہ تجہسے ہے ذرا رازِ خفی حق کا ‌‌ بنایا تجہہ کو خالق نے ہے معدن اپنے مظہر کا

سراپا نور کے سانچے مین ڈہالا تہا تجہے حق نے ‌‌ زمین پر سایہ گرتا کس طرح جسمِ مطہر کا

شرف حاصل ترے در کی گدائی مین ہے وہ مجہکو ‌‌ سکندر کا نہ دارا کا نہ تہا فغفور و قیصر کا

ہو مژدہ بلبلانِ باغ احمد چھپا ہوا اب ‌‌ بنا ابر سخن گلدستہ نکلا نعت سرور کا

روانہ کیجئے ابرِ سخن مین ہی غزل اپنی ‌‌ **تجمل** شوق ہے تمکو بہت نعت پیمبر کا

## دیگر

تعالی اللہ ہے وہ مرتبہ میرے پیمبر کا ‌‌ وہ عاشق اسکا یہہ محبوب ہے خلاق اکبر کا

کجا یہہ اور کجا قامت تجمل میرے سرور کا ‌‌ اکڑتا ہے گلستان مین عبث دیکہو صنوبر کا

شفیع المذنبین جب ہے لقب میرے پیمبر کا ‌‌ بہلا پہر کس لئے ہو عاصیون کو خوف محشر کا

ہوا احسان یہہ کیسا دیکہئے میرے پیمبر کا ‌‌ چہوڑایا عاصیون کے دل سے ڈر کار و محشر کا

ضعیف ایسا ہوا ہون ہجر مین شاہِ دو عالم کے ‌‌ کہ مشکل ہوگیا ہے اب مجہے چلنا قدم بہر کا

ہوا ہون جب سے شیدا آپکی زلفِ سیہ کا مین ‌‌ ہوا اُستاد ہون ہر یک بلاؤن کی مین نشتر کا

بجایا دین حق کا جبکہ نقارہ شہِ دین نے ‌‌ رہا نے نام باقی پہر جہان مین کفر اور شر کا

طوافِ روضۂ پُر نور مین مصروف ہے ہردم ‌‌ نہین ہو وجہہ کہا نا آسمان کا ہے یہہ چکر کا

میرے مولا کی وہ نقشِ کفِ پا کی تجلی ہے ‌‌ مقابل جسکے شرمندہ ہے آئینہ سکندر کا

کیا ہون طوفِ کعبہ اور مدینے ہی گیا ہون مین ‌‌ نہ کیون ہو فخر مجہہ کو پہر بہلا میرے مقدر کا

بلاؤ پہر جو اب کے ہے ارادہ سنگِ چوکہٹ پہ ‌‌ کرون سر ٹکڑے ٹکڑے حوصلہ ہے یہہ میرے سر کا

بہت ہے مضطرب بہر خدا اے سرورِ عالم
**تجمل** کو دکہا دو اب تجلی روئے انور کا

| ثابت | جناب مولوی حکیم خیر الدین صاحب متخلص بہ ثابت امرتسر | ۴ |
|---|---|---|

غلامِ دست بستہ ہون جو مین ہر چار سرور کا ‌‌ ابو بکر و عمر عثمان ذو النورین و حیدر کا

نہین ہے فکر و اندیشہ مجہے گردش سے دوران کے ‌‌ نہین ہے خوف کچہہ دل مین ذرا بہی روز محشر کا

اگرچہ بارِ عصیان سے اُٹھا سکتا نہین گردن — ولے اُمید بخشش ہے سہارا ہے پیمبر کا
اگر عزت کی خواہش ہے تمنا خوان ہو محمدؐ کا — شہنشاہون سے ہے بہتر گدا اُس شاہ کرد کا
پناہِ پنجتن مین ہے جو کوئی صدق نیت سے — مقابل اُسکے آ سکتا نہین خنجر ستمگر کا
چلا جا راہِ احمدؐ پر یہہ رستہ صاف و سیدہا ہے — نہ کر فکر و تردد کچھہ اگر طالب ہے رہبر کا
یہہ دُنیا اور مافیہا سمجھہ لے تو کہ ہے ملعون — مگر ذکر و ثنا لئے حق دیا وصفِ پیمبر کا
کہین حضرت کے دندان کی چمک دیکھے جو ہوتے — ہے جلتا آجتک سینہ دُر و الماس و گوہر کا
عنانِ صبر ہاتہون سے نہ دے ثابت قناعت کر — بہار آئیگی اِکدم مین نہ کر غم باد صرصر کا

## خورم | میان عبد الرحیم صاحب خورم امرتسری | ۵

دل و جان سے تمنا خوان ہو تمین سرِ دم اپنے رہبر کا — مین ہون مشتاق دیدارِ شفیعِ روزِ محشر کا
نظر ظلمتکدہ مین نور آتا ہے مجھے اس دم — تصور باندہتا ہون دل مین جب اُس روئے انور کا
بہلا شانِ نبی صلی علیٰ ہم سے بیان کب ہو — کہ ہے خود پاک رب العالمین مداح سرور کا
ہوئے اقبال یاور مصطفیٰ کا سائل گیا رہبر — نہ خواہش زر کی نے طالب ہون مین بخت سکندر کا
جھکائے ہر سجدہ پیش آدم سر ملائک نے — نشان آدم کی پیشانی پہ تہا نورِ پیمبر کا
دلا سائل سدا رہیو درِ فیضِ محمدؐ پر — بناتا کس لئے ہے آپکو محتاج در در کا
ہوئے بُت سرنگون یکدم ظہورِ ذاتِ احمدؐ سے — فرشتون نے کیا نعرہ بلند اللہ اکبر کا
پڑہین گر آپ بشر مثلکم یوحی الی کو — تو کافی ہے ثبوت اے مومنین وصفِ پیمبر کا
امان پائینگے مومن عرش کے سایہ مین سب کر — کہو پھر ڈر ہے کیا خورم تمہین گرمئ محشر کا

## دلبر | جناب بزم آرا بیگم صاحبہ پردہ نشین بمبئی | ۶

شفاعت کی نہ کیون امید ہو میدان محشر مین — مرا محبوب حبیب مختار ہے اللہ کے گہر کا
رسول اللہ خدا سے بخشوانا اپنے دلبر کو — تمہین صدقہ ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

## سحر | جناب شیخ محمد محسن صاحب سحر ہاپڑی خلف جناب منشی محمد مبارک علی صاحب تحصیلدار از مکہاسن ضلع کہیری | ۷

مین ہون مداح دل سے اُس شہ لولاک اکبر کا — کہ جسکے نور سے پہیکا ہے مونہہ مہرِ منور کا

میری یہی التجا ہے آج اُس بحر سخاوت سے — عطا کوئی سبو یا جام یا ساغر ہو کوثر کا

زبان کو کب ہے طاقت وصف کی اُس شاہ والا کے — کلام پاک ہے شاہد ہے جسکی شان برتر کا

مبرا کیون نہ ہو سایہ سے جسم حضرت والا — بنایا نور سے خاک خدا نے اُسکے پیکر کا

مدینہ ہے منور اور مکہ کو وہ عصمت ہے — کہ شاہون سے بہی بہرہ کرے ہے گدا جو ہے ترے در کا

خدا نے آپکو ختم رسل دُنیا مین فرمایا — ہے شہرہ قاف سے تا قاف فیض ذات اطہر کا

ہمین ہی فخر ہے اے سحر اپنی نعت گوئی پر
نہ ہو کیون آج راحت ہمکو بہی رضوان منور کا

## سرور | جناب مفتی غلام سرور صاحب لاہوری شاگرد جناب مولوی فرید الدین صاحب مرحوم فرید | ۸

جسے جلوہ ہو دلبر جلوہ گر نور پیمبر کا — وہ روشندل ہے اوج دین پہ ہے مہر ماہ انور کا

ہوئی تحریر جس دم سرنوشت عالم دُنیا — قلم نے نام لکہا لوح پہ اول پیمبر کا

وہی زور غریبان ہے نصیب بے نصیبان ہے — وہی لب کس لئے بیکس کا وہی لب پر ہے بے پر کا

یہہ وہ دربار ہے کرتا ہے دارا جسکی دربانی — غلامی مرتبہ ہے جسکی خدمت مین سکندر کا

وہ عیسیٰ دم کرین کشتہ کو زندہ گو عجب کیا ہے — لگا دین ایک ہی دم مین وہ سرگرم سجدے سر کا

وہ منبع منبع عرفان وہ چشمہ چشمۂ حیوان — وہ ابر رحمت رحمن وہ ساقی آب کوثر کا

الٰہی ہو جہا تک خاندان اہلبیت آباد — پہرے وہ گہر گہر ہے گہر جو ہو بد خواہ اِس گہر کا

اُٹہا دیوین رخ انور سے گر وہ مہربان پردہ — تو ہو پر داغ سینہ رشک سے ماہ منور کا

ہوا ہے مدح گو اے سرور دنیا و دین جب سے
ثناخوانون مین اُسکے سرور رتبہ ہے سرور کا

## شاکر | جناب منشی شاکر محمد صاحب متخلص بہ شاکر بنارسی مقیم بمبئی شاگرد جناب منشی محمد ناصر حسین صاحب متخلص ناصر شاہجہانپوری | ۹

لکہون مطلع مین گر مین وصف اُس روئے منور کا — فلک دے ہاتہ مین میرے ورق خورشید خاور کا

غم دوری نے تیرے اسطرح سے مجہکو مارا ہے — خبر لے جلد اے سرور کہ ہون مہمان دم بہر کا

ضیاے مہر بہی ہوتی خجل ہے سامنے میرے — ہوا ہون جب سے شیدا مین ترے روئے منور کا

پڑہائی نعت احمد نے وہ دیکہو آبرو میری — کہ کہتے ہین مجہے سب مدح گو محبوب داور کا

کیا کرتے تہے دربانی ملک ہر روز آ آ کر
تعالی اللہ وہ تہا مرتبہ میرے پیمبر کا

نہین دولت ملی ہے قیصر و فغفور کو ایسی
غنی وہ ہے غنی وہ ہے گدا جو ہے ترے در کا

بچا لیگا تجہے محشر مین اے شاکر عذابون سے
نہ مدح سرور عالم سے اپنے ہاتہہ کو سر کا

عدوے مصطفے پر شور محشر ہوگیا برپا
لگایا مین نے جب نعرہ وہان اللہ اکبر کا

ہوا خانہ خراب اُسکا یقین ہے دونون عالم مین
جو دشمن ہوگیا ہے حضرت شبیرؑ و شبرؑ کا

تعجب مین ہوے موسی و عیسی نوح و آدم سب
بنایا جب تمہین خالق نے معدن اپنے مظہر کا

نہ کیون کرنشۂ وحدت کا دونا ہو تجہے شاکر
پیا ہے جام بہر کر تو نے یک حُبّ پیمبر کا

دیگر

تعالی اللہ وہ رتبہ ہے دربانِ پیمبر کا
نہ وہ رتبہ ہے دارا کا نہ وہ رتبہ سکندر کا

نظر رویا مین آئیگا جمالِ پاک سرور کا
جو طالع اوج پر چمکا کہین میرے مقدر کا

نبی و مرسلین اعلیٰ سے اعلیٰ سب ہوئے لیکن
نہ احمدؐ سا کوئی محبوب ہے خلاق اکبر کا

فضا خلدِ برین کی بہول جائیگا تو اے رضوان
جو دیکہا خواب مین روضہ کبہی تو نے پیمبر کا

اگر مل جائے مجہہ کو ایک قطرہ چاہِ زمزم کا
تو سمجہون ہون پیا و نیا مین مین نے آب کوثر کا

فراقِ احمدؐ مرسل مین تڑپتا ہون کب تک یا رب
ستارہ اوج پر چمکیگا کب میرے مقدر کا

کلام اللہ اُٹہا کر اپنی آنکہون سے لگاتا ہون
تلاوت مین نہین پاتا ہون جب مین نام سرور کا

نگاہِ لطف ہوجائے کہین گر نظر شاہا
تو پہنچائے مدینہ راستہ پہر ایک دم بہر کا

فرشتے قبر مین آتے ہی پہنچائینگے سودائی
جو دیکہین گے تجہے عاشق یہ ہے زلفِ پیمبر کا

کہین آئے نظر دندان احمدؐ کی جہلک واللہ
یقین ہے منکرِ دین پر تو یک عالم ہو تشدد کا

نہ پاؤ نگا مین جنت حشر مین کیا بات ہے شاکر
ثنا خوان ہون ازل سے مین حبیب رب اکبر کا

| ۱۰ | شائق ـ جناب منشی شمس الدین صاحب مہتمم و مالک شمس الہند<br>گورداسپور شاگرد جناب شہزادہ عبد الغنی صاحب ارشد گورگانی |
|---|---|

گنہگاری مین ازبس شوق تہا مہر پیمبر کا
فرشتون نے لیا ٹکڑا ہمارے دامن تر کا

ذرا سا دیکہہ لے جلوہ اگر روئے پیمبر کا
تو آئینہ ہی کوسے نام لے لیکر سکندر کا

لکہون تہوڑا سا مین گر وصف دندانِ پیمبر کا
بہا دون آج مین کاغذ پہ دریا آبِ گوہر کا

کرون کیا جیتے جی زاہد شراب ناب سے توبہ
کہ جنّت مین بھی پینا ہے ابھی تو جام کوثر کا

گنہگاری مین خجلت ہے دلیل رحمت کامل
بہت آسان ہے قطرہ سے بنجانا تو گوہر کا

دل صافی مین ہر دم شاہد مقصد کا جلوہ ہے
سمجھے اے آئینہ کس نے سکھایا یا بیٹھنا گھر کا

حصول مقصد توحید ہے ذات مبارک سے
تعالی اللہ یہ کھولا تصرف نے کل حال مصدر کا

مجھی ہے محویت اس درجہ دیدار محمد کی
گمان ہے دیدۂ بیدار پر بھی روزن در کا

چمکتا ہوگا اک رخ مہر مہر احمد مرسل
اڑیگا ایک رخ کو نہ ہمارے دامن تر کا

بہت ہی اوج پر ہے سوزش ہجر نبی ہمدم
مجھے پنکھا بنا کر دو کوئی جبریل کے پر کا

ملے گر فیض پاک درگاہ معلے سے
تو رکھے سنگ زندہ نام عالم سنگ مرمر کا

تبلائے ہین گنہگارون کو معنے لفظ رحمت کے
کہ آب تیرہ سے رتبہ بڑہا آب مقطر کا

ملی جائے اگر خاک مدینہ جوش حسرت سے
جلا ہو جائے آئینہ ابھی ملبح مکدر کا

سنا ہے رحمت اللعالمین کا نام جس دن سے
پتا ملتا نہین کوسون عذاب حشر کے ڈر کا

عجب شوکت ہے بے سامان درگاہ معلی کی
کہ چشم غیر مین ایک تیر ہے تار اسکے بستر کا

رسول پاک کو وصل خدا ہے وصل حاصل ہے
کبھی محتاج نکہت کو نہین دیکھا ہے رہبر کا

اٹھا لینگے فلک کو سر پہ جب آشفتۂ الفت
کوئی دن اور ٹھہرانا پڑیگا روز محشر کا

الٰہی یہہ تمنا ہے کہ جا پہنچون مدینہ مین
اگر آ جائے اک جھونکا کہین سے باد صرصر کا

پڑا پھرتا ہون شاہا ششجہت مین ہوکے حیران
مرے ہی واسطے گویا بنا ہے لفظ ششدر کا

گناہ ہم نے کئے آخر کسی کے تو بھروسہ پر
ہمین کھٹکا نہین کچھہ ہے عذاب حشر کے ڈر کا

نہین شائق کو خوف مرگ لیکن یہہ تمنا ہے
کہ وقت مرگ یارب نام جپتا ہو پیمبر کا

## شائق جناب بابو احمد اللہ صاحب پھلواری شاگرد جناب میر کرامت اللہ صاحب میر سلمہ القدیر امرتسری ۱۱

کوئی پڑھتا ہے شاید وصف اس روئے منور کا
سوا نیزہ پہ سنتے آگیا خورشید محشر کا

گنہگاری مین چشم لطف ہے ساقئ کوثر سے
بچھے کعبہ مین سجادہ ہمارے دامن تر کا

یہہ کس کی آہ آتشباز ہے ہجر پیمبر مین
کہ اک جگنو نظر آتا ہے شعلہ شمع خاور کا

مسیحا کو عبث تھا ناز وہ مردہ جلانے کا
یہہ تھا ناچیز سا اک معجزہ میرے پیمبر کا

جناب آسا ہے سوزش سے بنے اک دوسرا گردون / ہرے زخم جگر پہ گو لگے پہاہا سمندر کا
فلک سے ابن مریم بھی چلے بیعت کو آوینگے / ہوا یہہ فیض طلعت بام پہ میرے پیمبر کا
تصدق ہو رہا ہے مرغ دل ہر اہل ایمان کا / گمان ہے گنبد خضرا پہ کیون ہر حسن کبوتر کا
وہ دود آہ سوزان ہے خیال زلف حضرت مین / کہ اک غیرت مین جلتا لخلخہ ہے عود و عنبر کا

حبیب اللہ کی شائق شفاعت کا بہروسا ہے
بلا پیرے کرے کھٹکا عذاب حشر کے ڈر کا

**شیدا** — جناب میر حفیظ اللہ صاحب فرزند میر غیاث الدین صاحب مرحوم و شاگرد جناب حضرت میر سلمہ القدیر امرتسری — ۱۲

مداد از چشم حور عین قلم جبریل کے پر کا / بنا لون پہلے پھر جیہہ وصف لکھون گا پیمبر کا
یہہ آئینہ ہے یہ ایسا تہا غانہ نشین سایہ / ڈھلا تہا جسم سچ پوچھو نور کے سانچے مین سرور کا
دکھا دے اے تمناء زیارت تو ہی یثرب کو / ذرا دل کھول کر دیکھو نگار روضہ اپنے سرور کا
سیاہی نامہ اعمال کی پھر کیون نہ ڈھل جائے / کوئی چھینٹا پڑے گر ابر الطاف پیمبر کا
میری کیا کیا نہ دل کی خواہشین اور حسرتین نکلین / اگر مین سبز گنبد دیکھہ لون محبوب داور کا
نگاہ لطف سے شیدا کو جنت ہووے عجب کیا ہے / بنایا آپکو خالق نے معدن اپنے مظہر کا

**صابر** — جناب منشی مادہو پرشاد صاحب تخلص صابر لکھنوی اہلمد جوڈیشل تحصیل نگھاسن ضلع کہرے — ۱۳

بنایا تجھہ کو خالق نے جو معدن اپنے مظہر کا / ہوا جاری جہان مین یک قلم خطبہ پیمبر کا
ملائک مدح خوان کیونکر نہون اس شاہ عالی کے / ملا رتبہ اسے لولاک اور معراج اکبر کا
فرشتون نے کیا سجدہ اسے حکم الہی سے / قد رعنا پہ تیرے چتر تہا اس چرخ اخضر کا
کرون تعریف کیا اس روضہ و شاہ دو عالم کی / فلک ہے آستان بوس اور ملک دربان ہے در کا
ہوا قرآن نازل حق مین تیرے اے شہ والا / عقیدہ جسپہ رہتا ہے مسلمانان اطہر کا
ابوبکر و عمر عثمان علی شاہ عادل سے / مثال روح تہا جسم مبارک چار عنصر کا

کرے تعریف کیا صابر ترے دونو نواسونکی
شجاعت سے شہادت لی نہ مانا خوف خنجر کا

## دیگر غزل عشقیہ

حسد ہے ماہ کے دل مین ترے روے منور کا　　ختن مین مچ گیا غوغا تری زلف معنبر کا
نقاب رخ الٹ کر جب تو بیٹھا اپنی محفل مین　　گھٹا دیتا ہے رتبہ لب وہین خورشید و خاور کا
ترے گل رنگ عارض پر سواد خط جو پیدا ہے　　دیا کرتا ہے دھوکا ہو بہو وہ مشک اذفر کا
کرے تعریف کیا کوئی ترے اس سلک دندان کی　　تصور چاہئے کرنا کہ ہے یہہ درج گوہر کا
خجالت سے لب رنگین کے درجہ گھٹ گیا دو کا　　ادہر قند مکرر کا ادہر یاقوت احمر کا
خیال اس مست کو آیا جو مے نوشی کا محفل مین　　تو رتبہ بڑھ گیا خم کا سبو کا اور ساغر کا
لکھے کیا حال صابر اپنے مضمون پریشان کا
قلم کا سینہ شق ہے بال جلتا ہے کبوتر کا

## ضامن | جناب حکیم محمد عبد الرحیم صاحب حنفی متخلص ضامن بہروچ | ۱۴

تصور روز و شب رہتا ہے مجھکو روے سرور کا　　کھلا ہے ان دونون دل مین تجلی مہر انور کا
نہین بے وجہ ہے صلی علیٰ کا غل جو محفل مین　　کہ ہوتا ہے یہان پہ ذکر میلاد پیمبر کا
رسول اللہ کا کونین مین ثانی نہ نکلے گا　　بنایا جسکو خالق نے ہے معدن اپنے مظہر کا
جسے ظل حمایت مصطفے سے ہے تعلق ہر　　وہ دیوانہ ہے جو رکھتا ہے ڈر خورشید محشر کا
نہ کیون ہو دل مین میرے عشق احمد کا شجر پیدا　　نگینے دل پہ میرے ہے کھدا نقشہ پیمبر کا
سقر شربت دیدار پیاسون کو پلاوے گا　　وہی حق کا پیارا ہے قسیم حوض کوثر کا
بھلا کیا مرتبہ اور شان و شوکت ہو بیان تیری　　یہہ جبریل امین ادنیٰ ہے خادم آپکے در کا
ملائک آسمان سے فاتحہ پڑھنے کو آوینگے　　مدینہ کی زمین پہ گر بنے مرقد یہہ کمتر کا
اٹھونگا حشر کے دن وصف مین پڑہتا ہوا ضامن　　پیمبر کا پیمبر کا پیمبر کا پیمبر کا

## عزیز | جناب عزیز الرحمن صاحب طالب العلم مدرسہ عربی ایجرٹن سکول کالج بہاولپور | ۱۵

قلم کیا لکھہ سکیگا شان اس ماہ منور کا　　خدا کے بعد رتبہ ہو گیا جس ذات اطہر کا
خدا کا تہا ارادہ یہہ کرے ظاہر خدائی کو　　بنایا ذات احمد کو جو معدن اپنے مظہر کا
کیا پھر نور اسکے سے تمامی خلق کو پیدا　　ہر اک ذرہ مین ظاہر ہے وہی نور پیمبر کا
کیا تہا اسنے دو ٹکڑے نہ اک مہتاب عالم کو　　دو ٹکڑے کر دیا تہا اسنے دل ہر ایک کافر کا
مدینہ بھی منور ہو گیا اس مہ کے آنے سے　　جو ہے سرتاج ہر اک اولیا کا اور پیمبر کا
پیاسے جب کہ قبرون سے اٹھینگے روز محشر ہم　　قیامت کو پلا سکتے ہین وہ آب کوثر کا

نہ تکیہ ہمکو نیکی پر نہ عملون پہ بہروسا ہے | سہارا ہے غریبون کو شفیع روز محشر کا
سیاہی کفر کی کافور تہی دین محمدؐ سے | حمل کے برج سے جو وقت نکلا نور احمد کا
نبی کی مدح پڑہنے کا اگر کچھہ شوق ہے دلمین | پڑہو مضمون تم جا کر مذمل اور مدثر کا

عزیز عاجز بے جان کرے تعریف اسکی کیا
کہ خود مداح ہے رحمٰن اُسکی ذات اطہر کا

## فروغ جناب منشی خدا بخش صاحب ملتانی ملازم بہاولپور ۱۶

رہے کیونکر خیال تشنگی روز محشر کا | طفیل نام حضرت کے ملیگا جام کوثر کا
نرے قامت پہ اے صاحب جھکا ہے سر صنوبر کا | سوائے زلف مشکین کے نہ لون مین نام عنبر کا
کہا لولاک حق مین تیرے اُس عالی و برتر نے | تیری ہی شان مین نازل کلام پاک اکبر کا
لکہا ہے نام حضرت کا میرے اس صفحۂ دلپر | عزیز و بن گیا یہہ جزو اعظم میرے دفتر کا
ہے شکر خالق اکبر کہ اپنے دوست صادق کے | کیا مشتاق مجہہ کو اُسکے روئے پاک انور کا
اگر ہو زندگی اپنی جو روز حشر تک مین ہی | ارادہ ہے رہون ہر دم ثنا خوان اپنے سرور کا
چلاؤ تیغ ابرو کو کبھی بر خدا ہمبر | گلو گیرا اپنا رہتا ہے یہہ جو ہر تیرے خنجر کا
فضیلت آپکی ظاہر ہے حکم لفظ اسریٰ سے | بُلایا چرخ ہفتم پر جو کہہ کر لفظ دلبر کا
پلٹ کر چلدیئے کافر جو دیکہا در پہ بیضون کو | عجب معجز نمائی تہی وہان سینا کبوتر کا
ہے دیکہی جس نے یہہ حشمت وہ بولا اسکی شوکت کو | رہا کچہہ نام تک باقی نہ یہان قصہ سکندر کا
شہنشاہ دو عالم ہو حکم ان جن وانسان پر | ہے جبریل امین اک پاسبان تیری ہی کشور کا

فروغ خستہ جان کیونکر لکھیگا تیری مدحت کو
بنایا تجہکو خالق نے تو معدن اپنے مظہر کا

## فصیح جناب مولوی عبد اللہ صاحب فصیح ساکن چاند پور ضلع بجنور ۱۷

کیا پیدا جہان مین سب سے پہلے نور احمد کا | نہ تہا مطلق نشان ہرگز کہین اس چرخ اخضر کا
ہزارون نافۂ مشک ختن ذکر مین لیلون گا | ملے اک بال ہی گر آپکی زلف معنبر کا
ملک جن والبشر حور و پری ہر اک سے دنیا مین | فزون رتبہ کیا اللہ نے اپنے پیمبر کا
روان ہے روز و شب شام و سحر ہر لحظہ قدرت سے | نہین ہے کشتئ گردون مین ہرگز کام لنگر کا
دُر معنی نعت پاک احمد کے مقابل مین | نہ کوئی مشتری اب ہے جہان مین لعل و گوہر کا

ہزارون معجزے ظاہر ہوئے ذاتِ مقدس سے | بنایا تجھ کو خالق نے جو معدن اپنے مظہر کا
پئے تحریرِ نعتِ مصطفےٰ سطرین جو مین کھینچون | عجب کیا ہو رگِ جان سے سوا ہر تارِ مسطر کا
حبیبِ حق کے جو دربار کا ادنیٰ گدا ہوگا | ملیگا حشر مین منصب اُسے شاہِ سکندر کا

فصیح تو بندۂ محبوبِ حق ہے اور ثنا گر ہے
مجھے کیا خوف ہے نارِ سقر اور روزِ محشر کا

## قاسم | جناب قاسم علی صاحب وکیل المتخلص بہ قاسم بنارس | ۱۸

یہان ہے مرتبہ لولاک سے شانِ پیمبر کا | ملک مین نعت احمد سے ہے ذکر اللہ اکبر کا
ظہورِ نورِ باری ذات تیری اے محمد ہے | بنایا تجھ کو خالق نے جو معدن اپنے مظہر کا
زبانِ مخلوق کی کیون وصف مین اُسکے نہ عاجز ہو | کہ خود خلاقِ عالم ہو ثنا خوان جس پیمبر کا
ہوئے تھے دیکھ کر غش طور پر جس نور کو موسیٰ | ہے جسمِ پاکِ احمد نور اُسی خلاقِ اکبر کا
بہے کیونکر نہ آنسو اُمتِ عاصی کی آنکھون سے | کہ اِس اُمت کی خاطر خون بہا شبیر و شبر کا
بہت گھبراتا ہے دل ہند مین شوقِ مدینہ سے | الہٰی اب دکھا روضہ شفیعِ روزِ محشر کا

## کشتہ | جناب سید افتخار عالم صاحب رضوی بدخشانی متوطن قصبہ بھوانی ضلع ہردوئی ملک اودھ | ۱۹

نہین ڈر کشتیِ اعمال کو طوفانِ محشر کا | بجائے بادبان ہے ہاتھ مین دامن پیمبر کا
سرِ بستر یہ ہے احوال اپنے جسمِ لاغر کا | نشان کاغذ کی چادر پر ہو جیسے تارِ مسطر کا
عزیزو قامتِ محبوبِ حق پر جان دیتا ہون | نہ شمشادِ پہنانا کفن مجھ کو شجر کا
جو چاہے سر خودی لبس کرے وہ پیروی تیری | سوا تیرے کوئی محرم نہین اللہ کے گھر کا
وہ اُمت بے خطر کیونکر نہ ہو نارِ جہنم سے | خدا خود طالب و مداح ہو جس کے پیمبر کا
خیالِ روئے انور مین گریبان چاک رہتا ہون | شبِ غم مین تماشا ہے طلوعِ صبحِ محشر کا
ہوئے بے سعی دیدِ نورِ خلاقِ جہان حاصل | جمالِ عالم آرا جب کہ چمکا میرے رہبر کا
رقم کرتا ہون جو مضمون نعتِ دندانِ محمد کا | زبانِ خامہ سے جاری ہے چشمہ آبِ کوثر کا
بدل ہوتی نہ گر منظور خالق کو تری خاطر | کبھی برپا نہ کرتا شامیانہ چرخِ اخضر کا
لبِ دریا ہون گریان یاد مین اُس بحرِ خوبی کے | ہوا ہے سامنا اے دل سمندر سے سمندر کا
رگِ جانِ حزین منت کشِ فصاد کیونکر ہو | خیالِ نوکِ مژگان مین ہے عالم نوکِ نشتر کا

دکھا دے اے مہِ برجِ رسالت چاند سی صورت
ہلال ایسا ہوا ہے حال اپنے جسمِ لاغر کا

مرض پیدا ہوا ہے ہولِ دل کا رنجِ فرقت سے
نظر آئیگا کب تعویذ تیری قبرِ اطہر کا

ہوئی ہے کون امت سورِ رحمت زمانہ مین
شفیعِ روزِ محشر ہے لقب کس کے پیمبر کا

مہوس چاہیے عشقِ نبی کا سنگ پارس لے
کہ دیکھا ہم نے اک عالم کو دشمن کیمیاگر کا

عزیزو جب محمدؐ آئینگے میدانِ محشر مین
صدائے اُمتی پر دل پسیگا ہر پیمبر کا

چُھری عشقِ محمد کی میری گردن پہ چلتی ہے
ہر اک نالے مین میرے شور ہے اللہ اکبر کا

کفن ہو دامنِ رحمت زمین کعبہ مدفن ہو
مرے دن مین اِس طرح یہہ حوصلہ ہے قلبِ مضطر کا

تعجب کیا چڑہائین ہار لاکر حورین تربت پر
مین ہون مارا ہوا نازِ عروسِ عشقِ سرور کا

اگر احیاءِ موتی اُن سے ہو تو کیا تعجب ہے
لبِ عیسیٰ مین تہا ادنیٰ اثر تیرے لبِ تر کا

سراپا نور تہے پہر نور کیسا نور یکتا تہا
اسی سے تہا نہ سایہ آپ کے جسمِ مطہر کا

جو ٹپکے اشک ہین یادِ لب و دندانِ حضرت مین
چمک گوہر کی اُن مین رنگ ہے یاقوتِ احمر کا

فدائے کُشتہ جان و دل سے ہون مہرِ رسالت پر
ستارا خوب چمکا آج کل میرے مقدر کا

## کمال — جناب منشی کمال الدین صاحب لاہوری شاگرد جناب مولوی مظفر الدین صاحب — ۴۰

اگر کوئی سگِ دنیا تری سرکار سے سرکا
وہ اک دہوبی کا کتا ہے نہین جو گہاٹ کا گہر کا

مین ہون مشتاق دیدارِ قسیمِ حوضِ کوثر کا
بنایا اے فلک تو جام میرے کاسۂ سر کا

محمدؐ سے کہلا احوالِ ذاتِ ربِّ اکبر کا
کہ مشتق ہی بتاتا ہے ہمیشہ حال مصدر کا

مہذب وحشیون تک ہوگئے تعلیمِ قرآن سے
بنا رشکِ فرنگستان نہین کیا مُلک بربر کا

جلا دی آپکے ہی فیض نے لعلِ بدخشان کو
بنایا آپکے اعجاز نے آئینہ پتھر کا

مری دیوانگی پر اب تو پریان ہی ہین سودائی
ہوا جب سے ہون مجنون لیلیٰ زلفِ پیمبر کا

کہان ریشِ سیہ مین آپکی چاہِ زنخدان ہے
چھپا ہے پردۂ ظلمات مین چشمہ سکندر کا

نہ ہو جامے سے باہر یا دری محشر تو آنے دے
جتا دینگے تجہے احسان پیمبر پر پیمبر کا

عجب کیا اے کمال اشعارِ نعتیہ جو لکھے ہین
عدو کے قتل کرنے مین مجہے دین کام خنجر کا

## دیگر عشقیہ

جو دیکھے پنجۂ خورشید پنجہ میرے دلبر کا ۔ تو مطلع صاف ہو جاوے وہین خورشید خاور کا

مین بیخود ہو رہا ہون دیکھہ جلوہ روے انور کا ۔ سوا ہے طور سے رتبہ میری تربت کے پتھر کا

بہت نازک ہے مضمون کمر لکھنا جو کہتے ہو ۔ بنا دو اک قلم سی ہم مون عنقا کے سر پر کا

مرے گرم اشک آنکھون مین ہوئے آتش کے انگارے ۔ عجب ہے گھر بنا کیسے سمندر مین سمندر کا

جل اٹھے داغ دل میرے عجب قدرت خدا کی ہے ۔ کہ اک بت نے کیا روشن چراغ اللہ کے گھر کا

پھرے وہ غیر کے کہنے مجھہ سے میری گردش تھی ۔ رقیب اپنا ہوا معلوم ہے نطفہ سنیچر کا

نہین او ستمگر ہے تری او بھرے ہوے پستان ۔ فتح دو تاجدارون نے کیا ہے ملک بربر کا

نظر نیچے کئے کس واسطے خورشید تابان ہے ۔ یہہ شرمندہ مگر ہے آپکے روئے منور کا

خبر دی آہ نے انکو میرے دلکے تڑپنے کی ۔ دیا تار نفس نے کام جرمن کے کبوتر کا

خزان کے آگئے دن اے جنون اب تجھہ کو رخصت ہے ۔ کہ دیوانی عدالت ہے مہینہ ہے ستمبر کا

شکست فاش ہو ناقص کو گر دیکھے کمال اپنا ۔ کہ ہم فیض ہے حضرت مظفر دین مظفر کا

| مسکین | جناب مولوی غلام نبی صاحب مرشد جناب سجانہ اللہ بخش صاحب سوداگر آنریری مجسٹریٹ | ۲۱ |
|---|---|---|

چتر لولاک کا بخشا بلا کر عرش اعظم پر ۔ خدا نے غیر کو پایا نہ جب اسکے برابر کا

عجب آئینہ حور و پری مجھہ کو دکھاتا ہے ۔ دلا مین طالب دیدار ہون اپنے پیمبر کا

یہہ رتبہ غیر حضرت پھر کہو کس کو دیا حق نے ۔ شہادت کی عبادت کا سخاوت کا تہور کا

اتر جاے نہ کیون گل سبزۂ خلد برین دل سے ۔ تصور ہے نبی کے جبہ و دستار اخضر کا

کبھی وہ سختی گور و قیامت سے نہین ڈرتا ۔ خدا ہر حال مین حامی ہے حضرت کے ثناگر کا

کراماً کاتبین مجھہ کو لحد مین کچھہ نہ پوچھین گے ۔ مین خادم ہون ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

خطاکاران امت کی رہائی غیر ممکن تھی ۔ وسیلہ گر نہ ہوتا آل و اصحاب پیمبر کا

اسے گرداب دریا اور پل دوزخ سے کیا ڈر ہے ۔ ہوا جو آشنا اس بحر رحمت کے شناور کا

ہزارون نعمتین جسکے سبب سب کس کو ملتی ہین ۔ دل و جان سے نہ کیون مشکور ہون اس بندہ پرور کا

فدا سے کر دیے لاکھون شہنشاہ جہان جس نے ۔ دل مضطر یہہ مسکین بینوا سائل ہے اس در کا

**محسن** | **جناب منشی خواجہ محسن علی صاحب از مونگیر فرزند خواجہ احسان علی صاحب کا منوری متخلص باحسان** | **۲۲**

جو دیکھے جوش رونے مین ہمارے دیدۂ تر کا
دفور شرم سے ہو پانی پانی دل سمندر کا

فراقِ زیدۂ میگون رولاتا ہے لہو ساقی
گمان ہے دیدۂ تر پر ہمارے مے کے ساغر کا

اثر ہوتا نہین ہے خاک بہی کچھہ آہ کا ہمین
بتانِ سنگدل کو دل دیا خالق نے پتھر کا

تپ فرقت سے مین ایسا ہوا ہون گھل کے کاہیدہ
نشان ملتا نہین مجھہ کو بہی محسن جسمِ لاغر کا

**نغز** | **جناب منشی کرشن سہائے صاحب بلگرامی سیاہہ نویس تحصیل نگھاسن ضلع کہیری خلف منشی گنپت رائے صاحب تخلص خوش** | **۲۳**

تصور جب سے آیا دل مین میرے نعتِ سرور کا
زبان میری دہن مین ہو گئی اک موجہ کوثر کا

ثنا خوان ہون دلا مین اُس شہ محبوب داور کا
مگس ران جسکا ہے فغفور قیصر پاسبان در کا

اُسی کی شان مین لولاک فرمایا ہے خالق نے
یہہ رتبہ کس نبی کا تہا یہہ درجہ کس پیمبر کا

نہین کم معجزہ شق القمر کا چشمِ بینا کو
کرین کیون مختصر کو طول لکہہ کر حال پتہر کا

ہوا جب قرب حاصل قابِ قوسین آپکو حق کا
نہ ہرگز چل سکا وان زور قدس اللہ کی شہپر کا

عرب رطب اللسانِ بہی شکر لب شکرِ احمد مین
ابہی تک روم لوہا مانتا ہے اُس کے خنجر کا

شبِ معراج مین روح الامین جسکی ہوئی مرکب
بنایا فرش زرین پایدان افلاک اخضر کا

نگاہِ لطف سے شاہِ امم گر یک نظر دیکھین
گہر بنجائے ہر قطرہ ہمارے دامنِ تر کا

یہی نعت پیمبر ہوگی اپنی حافظ و ناصر
کرین کس واسطے ہم نغز کہٹکا روز محشر کا

## دیگر غزل عشقیہ

ذرا بہی جوش دیکھین گر ہمارے دیدۂ تر کا
وہ ہوان مونہہ ابر کا ہو زہرہ پانی ہو سمندر کا

نہین سیمین تنو نکا حسن تہا محتاج زیور کا
فقط تہا مجھ دہنا لعل کا مرجان کا گوہر کا

تری دستِ حنائی نے کیا دل خون نرگس کا
شفق کا آسمان پہ اور زمین پہ لعل احمر کا

ہوا گریان مین یان تک ہجر مین اک ہجر خوبی کے
گمان مردم کو میری چشمِ تر پہ ہے سمندر کا

پڑین وہ پاؤن وہ زلفین چہوین وہ بوسہ لب لین
مقدر دیکھیے پازیب کا شانہ کا ساغر کا

مزا چشم ولب وگیسو کے بوسون مین ہوا حاصل / مئے خوش رنگ کا عناب کا اور مشک اذفر کا

ہوا احوال ابتر میرے مضمون پریشان سے / قلم کا پر دیۂ قرطاس کا بال کبوتر کا

خیال آتا ہے ہر دم مجھہ کو تنہائی کی راتون مین / صراحی کا شب مہتاب کا ساقی کا ساغر کا

لحد مین بھی دبا جاتا ہون اب تک بار منت سے / ہے احسان پاؤن پر زنجیر کا گردن پہ خنجر کا

تڑپنے کی نہ رہ جائے ترے دل مین ہوس ظالم / قفس کا کھولدے در کاٹ دے بند اسیری پر کا

فراق یار مین اے نغز کب گلشن خوش آتا ہے
رگ گل مین نظر آتا ہے عالم نوک نشتر کا

## واصف — جناب محمد رحیم بخش صاحب فرزند شیخ عمر بخش صاحب مرحوم سوداگر پشمینہ امرتسر — ۲۴

بندھا ہے بیر تصور ماہ رخسار پیمبر کا / گمان اب دیدۂ بیدار پر ہوتا ہے اختر کا

صدی خوان کی زبان پر ورد ہو اللہ اکبر کا / کہ نامہ شوق بھی اپنا سفینہ ہے سمندر کا

دل مضطر کی بیتابی نہ پوچھو حب احمد مین / پھڑکنا کیا نہین دیکھا کبھی لوٹن کبوتر کا

جو خیاطی پہ ہو ادریس کو کچھہ ناز ہونے دو / مرا زخم جگر پڑھتا ہے کلمہ اپنے سرور کا

ہراک نقطہ پہ عالم ہو ید بیضا ہے موسیٰ کا / لکھون تھوڑا سا بھی گر وصف مین مہر پیمبر کا

اگر مجھہ ناتوان کی خاک تربت تک یہہ پہنچادے / بڑا احسان ہو نام خدا اس باد صرصر کا

بہا دون اشک گر حضرت تمہاری یاد دندان مین / تو پانی پانی حسرت مین ہو دریا آب گوہر کا

تو ہی موج نسیم شوق وکھلا گلشن حبیب / یہان بدلا ہوا ہے طور اپنے دیدۂ تر کا

کہون کیا کوہ عصیان آپکے دربار بخشش نے / بہایا ایک تنکے کی طرح اس دامن تر کا

دعا پنجگانہ واصف محزون کی بس یہہ ہے
الٰہی میرا لاشہ ہو مدینہ ہو پیمبر کا

## یکتا — جناب حافظ غلام قادر صاحب شاگرد جناب میر سلمہ القدیر — ۲۵

پڑہین گے آج شب کو وصف ہم اپنے پیمبر کا / جلانا قدسیو جلدی فتیلہ ماہ انور کا

تعلق ہے مجھے دنیا مین بھی بہتر سے بہتر کا / مرا ممدوح بھی ممدوح ہے خلاق اکبر کا

مجھے یہہ شور ہا ہے شوق دیدار پیمبر کا / کہ ہے ہر عقدہ پر میرے گمان وحشی کبوتر کا

کلید جنت الماوی سمجھہ لو مل گئی اسکو / بشر سو جان سے بندہ بنا جو آپکے گھر کا

سمجھتا تھا کیا مصطفے کحل الجواہر ہو ن تو　　چرایا ہے نیا مضمون یہہ اللہ کے گھر کا

میرے معشوق کے سارے رقیبون مین عجب ہے　　کہو کیا اس سے ادنی معجزہ ہوگا پیمبر کا

خدائی مین خدا ہی آپکا مداح ٹھہرا ہے　　عجب اللہ اکبر مرتبہ ہے میرے سرور کا

انا الشمس آجکل ہر ایک ذرہ دعوی کرتا ہے
پڑا یہہ پرتوہ یکتا یہان اس روے انور کا

| خستہ | جناب مولوی نور احمد صاحب امرتسری | ۲۶ |
|---|---|---|

لکھونگا وصف ہے دلمین خدایا تیرے مظہر کا　　کرونگا غرغرے ملجاے گر کچھہ آب کوثر کا

نہ رکھو حشر پر موقوف دیدار مبارک کو　　کبھی رویا ہی مین دیدار ہو روے منظر کا

تمہارے ہجر کے صدمے سہ نہین ناتوان دل سے　　خدا کے واسطے دل ہی دلا دو ایک پتھر کا

کبھی جو نفس امارہ نے آکر سرکشی کی ہی　　تو ہم نام محمد سے ہین لیتے کام خنجر کا

غریق بحر عصیان کب بھلا کشتی ہو امت کی　　سہارا کشتی امت کو جب تیرے ہو لنگر کا

پہرا جو آپ کے در سے کہان اسکا ٹھکانا ہے　　توجہ آپکا پہرنا ہے بس پہرنا مقدر کا

لبونپہ جان خستہ ہے مدد اے غیرت عیسی　　لب جان بخش سے کہدو کہ خستہ سگ ہے در کا

| میر | جناب میر کرامت اللہ صاحب فرزند جناب میر اسد اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم امرتسر | ۲۷ |
|---|---|---|

آنچہ دیدیم ز کوتاہی تدبیر نبود　　از موویم ہم از گردش تقدیر نبود

ہجر آمود کہ دیدست چنین شام وصال　　صبح امید چنین بیش ازین قیر نبود

ہمہ از ماست کہ بر ماست نہ از چرخ و صنم　　ورنہ این خیر امم باعث تغییر نبود

حیف عنقا شد آن دولت اکبر شاہی
خون بگوئید چہ شد جوہر سیف اللہی

ایہا القوم چہ گوئیم ز حال مضطر　　جوش غم کاہش جان سوزش دل درد جگر

ممکن از سبزۂ خوابیدہ بود بیداری　　گر از بالش آرام نہ برداری سر

دیگران کرسی نشین فلک عز و علا　　وا اے از پا بہ فتادستی چو ہوم محشر

تف بہ جمعیت تو لیف بہ پریشانی تو
اف کند غیر تبسم بہ مسلمانی تو

یادِ ایام که گردون لشکرِ شاهان بودند   اختر اقبالت شبا روز جهانفروز بودند
قیصر و هرقل و فغفور و فریدو و خاقان   جبه بر درگهت از عجز و تمنا سودند
گره گر ناخنِ تقدیر نمی‌گشتی وا   اهلِ اسلام بیکدم ز دو نش بگشودند

کشتیِ قوم بگرداب بلا افتاده
آبرو خاک شد و خاک بباد دستش داده

باغِ اسلام که دیدست خزاندیده چنین   پر همیش سر بهوا بود ز عرب تا ماچین
بوده بانگی شده از ثورِ زمین تا برِ چرخ   ضیغمِ مُلکِ عرب دیده نمودی نه چنین
وای بر سستیِ ما غفلتِ ما حالتِ ما   که بیکدم نه جهان ماند به عالم نه چنین

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم بهار آخر شد

وقت آنست کنون زهر بخندی ای قوم   دل به عشرتکدهٔ دهر نه بندی ای قوم
پهلو ز پهلو بگردان سرِ آتش چو کباب   چند خواهیم به مجمر چو سپندی ای قوم
از ترقیِ تو انگشت بدندان دگران   حیف نی غیرتیت چند پسندی ای قوم

سرکش از خامه که تحریرِ تو تقدیر نبود
خوشتر از نقشِ تو در عالمِ تصویر نبود

ایها القوم چه گوییم ازین بیش افسوس   تو شده روبه اثر گشت جهان خیش افسوس
شکوه کجروی سیرِ فلک ما است بدان   همچو بیگانه کند با تو کنون خویش افسوس
ننگِ اسلام چه شد غیرتِ اسلام چه شد   ناخلف قوم نه ما بود چنین کیش افسوس

مصلحت اینکه به اصلاح بپردازی هنوز
روز تو گشت چو شب تیره شبت گردد روز

ایها القوم درد نخلِ مرادِ تو ثمر   سبب همین است که از خواب نبرداری سر
اهلِ اسلام همه بندهٔ من گم گشته   راسته این است اگر همت به بندند کمر
بزمِ اخوان ده غنیم از پی قطره [illegible]   چشمِ بد دور شود حالتِ شان خود بهتر

سعی گر [illegible] شود بخت جوان میگردد
آنچه خواهی ز خدا سیر همان میگردد

# طبیب

## طبابت کے شریف ہونے اور اُسکے ترقی پانیکا بیان

سُبحان اللہ طبابت کا وہ علم ہے کہ جسکے شریف ہونے مین کسی کو کچھ کلام نہین۔ کیونکہ تواریخی حالات پر جب ہم غور کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر مذہب کے مقدس و متبرک آدمیون نے مریضون کا معالجہ کیا ہے دیکھو کئی مذہب کے آدمی بالاتفاق یہہ کہتے ہین کہ خدا نے آدم علیہ السلام کو بہت سی دوائیون کا فایدہ بتایا۔ اور تاریخ الحکما مین لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت لقمان کو یہہ علم سکھایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکیم مطلق نے چند دواؤن کے خواص بتلائے اور علم طب کے اکثر مسائل اُن سے ظاہر ہوئے فیثاغورث جو بڑا حکیم مشہور ہوا ہے وہ اُنکے صحابہ کی خدمت مین رہ کر مستفیض ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حال اظہر من الشمس ہے اور خدا کے کلام پاک سے بھی ظاہر ہے کہ وہ مریضون کے علاج معالجہ کو اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اپنی دُنیاوی زندگی مین صدہا اندھون کو بینا۔ اور گونگون کو گویا۔ دیوانون کو دانا۔ کوڑھیون کو اچھا کیا ہمارے جناب رسالت مآب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو (لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرِئَ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی) کہہ کر صرف یہی نہین ظاہر کیا کہ امراض کی صحت دوا پر منحصر ہے اور علاج معالجہ توکل کے خلاف نہین ہے بلکہ (العلم علمان علم الابدان و علم الادیان) فرما کر بتلا دیا کہ علم بدن کی کیسی وقعت اور منزلت ہے ایسا ہی مذہب ہنود مین برہما جی کو ویدک کا موجد تصور کیا جاتا ہے اور دھنتر وید کا نام عزت سے لیا جاتا ہے۔ اس تعریف علم کے معزز ہونے کا صرف یہی سبب نہین ہے کہ دُنیا مین اوّل درجہ کے پاک آدمی اس کے عالم ہوئے۔ نہین۔ دلائل عقلی سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بیشک یہہ علم بہت ہی مفید اور کارآمد ہے سوچئے بھلا ایسا کون شخص ہے کہ جو طبابت کا محتاج نہ ہو۔ جب زمانہ کی تبدیلیون سے ہر شخص کبھی نہ کبھی بیمار ہوتا رہتا ہے اور سب کو صحیح سالم رہنے کی خواہش قدرتی ہے تو غریب امیر جاہل عاقل سب کو اسکا حاجتمند ہونا ضروری امر ہے۔

## مصریون کی طبابت کا بیان

ابھی تک یہہ امر پایۂ ثبوت کو نہین پہنچا کہ اِس علم شریف کا موجد اور بانی کون ہے لیکن ایسا مشہور ہے اور اکثر لوگون کا اسی پر اتفاق ہے کہ سب سے پہلے ملک مصر کے باشندون مین سے کاہن اور مشائخ وغیرہ نے کہ جو دیگر علوم سے بھی بہرہ ور تہے چند باتین جمع کرکے طبابت کو ایک علم قرار دیا اور اپنی منفعت اور بزرگی زیادہ ہونے کے واسطے ایسے مفید مطلب کو عوام الناس مین مشہور کیا - یہہ مشائخ لوگ دفعیہ امراض کے واسطے علاوہ ادویات کے جنتر منتر بہی کام مین لاتے تہے جیسا کہ آجکل بہی بعض بے سمجہ لوگون مین اُسی دستور کا نمونہ یعنے جنتر منتر کا رواج پایا جاتا ہے - حکمائے مصر رودنیل کے سبب ملک مصر کی زرخیزی تصور کرکے تمام چیزون کی اصل پانی کو شمار کرتے تہے اور موجودات عالم کے حالات اور خواص دریافت کرنے مین اِسقدر ساعی تہے کہ جس مین جسمی قوت اور ترقی صحت متصور نہو وہ شغل اُنکو پسند نہین آتا تہا - باجا بجانے کو بیفائدہ بلکہ ایک ایسا شغل سمجہتے تہے جس سے ذہن کو کمزور ہو ایک انگریز مسمی ہیروڈو ولسن صاحب کا قول ہے کہ مصری حکیم ایک عضو کی بیماری مین پوری واقفیت پیدا کرکے اُنہین بیماریون کے علاج مین ہمہ تن مصروف رہتے تہے مثلاً کوئی آنکہہ کا علاج کرتا تہا کوئی دانت کا وغیرہ وغیرہ - آیندہ پرچہ مین ہندیون کی طبابت کا حال لکہا جائیگا -

## فنا کا بیان

لازم ہے کہ قبل بیان امور طب کے جس مین صحت و مرض مین کلام ہے اِس سے پیشتر فنا کا حال لکہون کیونکہ بشر کو ہر لحظہ وہ امر کا یاد رکہنا ضرور ہے ایک اپنے معبود کی یاد دوسرے موت کا خیال اِس سے سب عقدے ظاہر ہوجاتے ہین - طبیب اور بیدون کے بیان دو قسم کی موت ہے ایک متعلق جسکو بیدا اکیچ دوسری مبرم جسکو بید سیچ کہتے ہین متعلق یا اکیچ تو وہ ہے کہ جو بوجہ نقصان عقل سرزد ہو جیسا کہ آگ مین جل کر یا پانی مین ڈوب کر یا بے احتیاطی علاج کے باعث واقع ہو گو اُسکی یون بہی بدمی ہو جیسا کہ ہے کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا طبیبون نے اِسکو فہم ناقص قرار دیا ہے کیونکہ بحالت جوانی جو اُسکا وقت مقرر نہین ہے واقع ہوئے جیسا کہ چراغ مین تیل

بھر دیا گیا تاکہ صبح تک کافی ہو اگر دو چار گھنٹہ میں کسی حوادث سے وہ گُل ہوگیا تو یہہ معلق ہے دوسری مثال یہہ ہے کہ گھڑی کوک دی گئی تاکہ ہم گھنٹے تک برابر چلی جاوے اب کسی اُسکے پرزے زنگ یا بال کمانی کے چھوٹنے سے جو اسٹاپ ہو تو یہہ معلق ہے اگر پورے وقت اور تعداد پر جا کر ساکت ہو تو یہہ نمبر مسمی ڈاکٹر انگریزی بھی اِس پر متفق ہین اور یہہ کہتے ہین کہ اِنسان مین خون بحساب متوسط اِس زمانہ کے ساڑھے بارہ سیر ہے جب وہ براہ تنفس خرچ ہوجاوے تو فنا حاصل ہوتی ہے۔

**فایدہ** بعض یہہ کہین گے کہ حکما اور یہہ ڈاکٹرون نے کوئی ایسی تدبیر نہین نکالی کہ جس سے قیام اُس خون کا رہے کہ دفع نہ ہو قیام تو محال ہے جیسا کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے **کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ** ہان حبس دم کرنا یا اور جو مانع پرواز کی دم ہین جیسے دوڑ ہوت کثرت جماع زیادہ سونا گرم غذا کھانا وغیرہ ان سے پرہیز رکھے کہ جس سے سانس بہت خارج نہ ہو تنفس مین جو ہوا خارج ہوتی ہے جسکو دم کہتے ہین اور عربی مین دم خون کو کہتے ہین تو گویا خون ہے کہ جاتا ہے جو غنیمت تھا بقول **سعدی** رحمۃ اللہ علیہ ہر نفسی کہ فرو میرود ممد حیات است + و چون برمے آید مفرح ذات۔

**سوال** علم طب کس کو کہتے ہین۔

**جواب** جاننا اُن قاعدون کا کہ جس سے صحت و مرض جسم انسان اور حیوان مین تمیز ہو۔ اُسکی دو قسم ہین ایک نظری جسکو ویدک مین پورب روپ اور ڈاکٹری مین فزیالوجیکل سائنس کہتے ہین دوسرے عملی جسکو ویدک مین سشترا چارنی اور ڈاکٹری مین پراکٹیکل سرجری کہتے ہین۔ نظری وہ ہے کہ جسکو عمل سے تعلق نہ ہو اسکی چار قسم ہین۔ امور طبعیہ تشریح اجسام اسباب علامات مرض امور طبیعیہ سات ہین ارکان مزاج۔ اخلاط۔ اعضا۔ ارواح۔ قوےٰ۔ افعال۔

**سوال** ارکان کسکو کہتے ہین۔

**جواب** اللہ جل شانہٗ نے تمام کائنات کو چند مفرد سے مرکب کیا ہے ان افراد کو عنصر یا ارکان کہتے ہین طبیبون کے یہان چار عنصر ہین خاک باد آب۔ آتش یعنی

شیخ کا قول ہے اَمَّا الْاَرْکَانُ فَهِیَ اَجْسَامٌ بَسِیْطَةٌ وَهِیَ اَرْبَعَةٌ اَلنَّارُ وَهِیَ حَارَّةٌ یَابِسَةٌ وَالْهَوَاءُ وَهِیَ حَارٌّ رَطْبٌ وَالْمَاءُ وَهُوَ بَارِدٌ رَطْبٌ وَالْاَرْضُ وَهِیَ بَارِدَةٌ یَابِسَةٌ - رکن یا عنصر بسیط اُسکو کہتے ہین کہ جزو نہ رکھتا ہو یعنے بیچ کسی جز کے اُسکے اجزا سے امتیاز اور اختلاف نہ ہو - اور ہر ایک عنصر دمین منجانب اللہ دو دو کیفیت ہین جیسا کہ اوپر بیان ہوا - آتش حار یابس - ہوا حار رطب ہے پانی بارد رطب ہے - خاک بارد یابس ہے - باقی اینڈ بقول بید ون کے حال عنصریات کا لکھا جائیگا - یہان ہم کسیقدر بیان روح کا کرتے ہین -

**سوال** روح کس کو کہتے ہین -

**جواب** روح ایک شئے لطیف ہے منجانب اللہ واسطے انتظام جسم کے جسکی صفت مین یہ آیہ منورہ نازل ہے - قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا - **بقول** علم طب روح کی پیدائش خون سے ہے جو قلب کے بائین جانب تکتا ہے بخار لطیف کو روح اور بخار غلیظ کو ریح کہتے ہین - قلب کہ مبدا حیات اور مسکن روح حیوانی قلب سے عرق جہندہ مین ہو کر خون کے ہمراہ تمام جسم مین منتشر ہوتی اور پھر دماغ مین جاکر روح نفسانی کہلاتی اور اعضا مین قوت حس و حرکت کی اور ادراک حواس خمسہ ظاہری و باطنی سے کرتی اور جگر مین جاکر روح طبعی کہلاتی کہ منتظم غذا یت جسمی و نمو وغیرہ کی (جیسا کہ قوائے کے ساتھ نقشہ ترتیب ہوگا) ہوتی ہے ان ارواح ثلاثہ کو خلاصہ جس مین زیادہ حصہ روح حیوانی کا ہے بقول حکما وہ روح ہے جسکی اوپر صفت ہوئی اسکو نفس ناطقہ یا مدبر بدن بھی کہتے ہین مقام اسکا قلب اور یہی بادشاہ جسم کی ہے حال اس کا سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا -

**بید ک** اہل ہنود کی مذہبی کتابون سے معلوم ہوا کہ قادر کی قدرت کا نام مایہ ہے اس ارادہ کو زبہی یا شکتی کہتے ہین اور دیوتا کا اشارہ اُسی لاتعین سے ہے جیسے برہم یا آتما کہتے ہین بس ماہیت یعنے قدرت احاطہ ادراک سے باہر ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا - وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا اُسکے بید کی حقیقت دریافت کرنا

بے سود ہے بلکہ یہی کہنا خوب ہے ع عنقا شکار کس نشود دام باز چین۔ سبحان ربی۔ پر تو اسلئے ہندوان کے بعضے ایسا کہتے ہین کہ جب کائنات کو اُس قادر مطلق نے بنانا چاہا تو ماَیہ سے برہما بشن مہیش بنائے چنانچہ برہما بانی کائنات اور فعل اِسکا رجوگن اور مالک ہوا کا ہے۔ اور بشن پرورش دہندہ خلق فعل اِسکا ستوگن مالک آب کا ہے۔ تیسرا مہیش جو فنا اور غضب کا بانی جسکا فعل تموگن اُس سے آگ متعلق ہے پس ہر شے مین اثر ہوا اور کُل کائنات مین انسان بہی ایک بڑی مخلوق ہے جس مین سب شے موجود اِسکو برہمانڈ کہتے ہین مایہ کا اِس سریر کے ساتھ ملنے سے پران یا آتما نام ہوا جسکے پہر وہی ماتحت تین آتما ہین پرم آتما جیو آتما بہوت آتما اور سریر کی پرورش اُنہین سے ہے جیساکہ اُن سے پران پران سے پراکرت اور پراکرت سے بہگوان ڈاکٹر لاٹن مین روح کو اسپرٹ اور انگریزی مین سول کہتے ہین حال اِسکا خدا کے سوا کوئی نہین جانتا اِسکے ماتحت وہی تین روح ہین اِنیمل اسپرٹ یا روح حیوانی۔ وائیٹل اسپرٹ یا روح نفسانی۔ نیچرل اسپرٹ یا روح طبعی یہہ سب روحین خون کے ساتھ ہین روح کا ڈاکٹری مین کوئی خاص بیان نہین ہے اوپر جو تین قسم کے نام بیان ہوئے یہہ مصنوعی ہین بعض ڈاکٹر صرف خون کو روح جانتے ہین اور بعض ایک گلٹی پیوٹیٹری نامے کو جو زیرین سطح دماغ سیلاٹرسیکا نامے تحت پر واقع ہے اُسی باعث حیات کا جانتے ہین اور بعض خون اور روح کو ایک ومرکب گردانتے ہین۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

## آنکھہ مین سے لوہا گلا کر نکالنے والی دوا

جناب ڈاکٹر تیغ شاہ صاحب فرماتے ہین کہ ایک لوہار کے پردہ قرنیہ مین لوہے کی باریک پہانک چمٹ گئی ہر چند کوشش کی گئی لیکن یہہ پہانک نہ نکلی عرق مندرجہ ذیل تیار کرکے آنکھہ مین ڈالا گیا جس سے پہانک مذکور تحلیل ہوکر نکل گئی اور آنکھہ کی نظر سالم کی سالم رہی۔ آیوڈین ۵ حصہ۔ آیوڈائڈ پوٹاسیم ۵ حصہ۔ عرق گلاب ۹ حصہ۔

## یہہ دوا ہیضہ وبائی کے لئے اکسیر کا حکم رکہتی ہے

نسخہ جوب۔ پوست بیخ مدار ۵ تولہ فلفل سیاہ ۲ تولہ۔ ہلیلہ ۶ تولہ تخم لیمون کاغذی ۳ تولہ پیپتا ۲ تولہ۔ دارچینی دریائی ۲ تولہ۔ صبر زرد ۳ تولہ مرکی تولہ ساز عفران ہما

جوہر بیبر سنت ۲ ماشہ **ترکیب** سب کو باریک کرکے ادرک کے عرق مین ملاکر سیاہ مرچ کے برابر گولیان بنالین ہر روز ست کے بعد ایک گولی دین اگر تشنگی معلوم ہو تو یہہ عرق مندرجہ ذیل پلاوین- **نسخہ عرق**- پیاز ایک آثار- پوست ہلیلہ ایک ثار- برگ سنا کی ایک ثار- پودینہ سبز ایک ثار- برگ نیم سبز ایک ثار- الائچی خورد ۔ تار- برگ آملہ سبز دو ثار- برگ املی سبز دو ثار- برگ لیموں کاغذی ۔ تولہ- نارنگی خام مسلم- برگ سیواڑہ دو ثار- **ترکیب** رات کو پانی مین بھگو کر رکھین اور صبح کو بدستور عرق کھینچین جب پیاس لگے اس عرق کو بجائے طبیب پلاوین-

## دردگوش کے لئے سہل نسخہ

افیون ۳ رتی- چاول ۸ عدد- روغن بید انجیر ۳ ماشہ- **ترکیب** چاولون کو خوب جلا کر باریک پیس کر افیون اور تیل مین ملاوین اور نیم گرم کان مین ڈالین-
**نسخہ دیگر** گدہے کی تازی لید کا عرق نکالکر آگ پر نیم گرم کرکے کان مین ڈالین فوراً درد کو آرام ہوگا-

## روغن دافعہ طحال و قوبا

اکثر بار ہمارے تجربہ سے گذرا ہے اسکے استعمال سے حکیم مطلق نے سب کو شفا دی جس نے اسکو استعمال کیا کبھی شکایت نہ کی- برائے نفع رسانی خلایق درج رسالہ کیا گیا- نوشادر باریک کردہ ۱۰ تولہ- چونہ قلعی آب نارسیدہ ۵ تولہ **ترکیب** دونون کو تین سیر پانی مین تین روز تک بھگو رکھین اور ہر روز تین بار ہلاتے رہین- چوتھے روز بغیر حرکت آب زلال نتھار لین پھر ایک آہنی کڑاہی مین ڈالکر دیگدان پر رکھکر آنچ روشن کرین- جب پانی خشک ہونے کو پہنچے اور رقیق حلوے کا قوام رہے بہت جلد نیچے اوتار لین اور رات کو شبنم مین کڑاہی ایک رخ رکھین- صباح جسقدر روغن ہوجائے جدا کر لین تاکہ دو تین روز مین کل روغن جدا ہوجائے اُس روغن کے ایک قطرہ سے چھ قطرہ تک شکر تری مین ملاکر نہار منہ صاحب طحال کو کھلانا چاہئے تین چار ہفتہ مین طحال کو بیخ و بن سے دور کردیتا ہے اور قوبا پر طلا کرنا بہت مفید ہے-

**نسخہ دافع برص سفید**- مار الفارتی سے تفریح کرین اور چند روز تک منڈل نہ ہونے دیں

دین اگر مندمل ہونے لگے تو نائیٹریٹ آف سلور سے بہر تقریح کرین تاکہ تمام مادہ فاسد بہ جاوے پہر جو گوشت آئیگا صحیح و تندرست آئیگا اور برص دفع ہو جائیگا - واضح رہے کہ یہہ نسخہ برص خفیف کے لئے ہے - جسکو بہت اور مادہ فاسدہ بہت ہو اُسکو بجز اندرونی علاج کے نفع ہونا مشکل ہے -

**نسخہ پچکاری برائے سوزاک کہنہ** - پہٹکری چہ ماشہ - کتہ سفید ۷ ماشہ - مردار سنگ ۷ ماشہ - رسوت ۷ ماشہ نیلہ تہوتہا ۲ رتی زبان سگ احد ۱ ترکیب علاوہ زبان سگ کے کُل ادویہ کو خوب باریک پیسکر علیحدہ رکہین زبان بعد سفوف مذکور مین آمیز کرین اور دہی کے پانی مین ملاکر پچکاری دین انشاء اللہ تین چار روز مین صحت کلی ہو جائیگی قرحہ ورینہ کیسا ہی ہوا چہا ہو جائیگا -

**اندرونی بواسیر مین کاربالک ایسڈ کا استعمال** جناب ڈاکٹر سمتہ صاحب کے علاج کا طریقہ ایک حصہ کاربلک ایسڈ کو بیس یا تین حصہ صاف پانی مین حل کرکے بواسیر کے تکمہ مین بذریعہ پچکاری زیر جلد باریک سوئی کے وسیلہ سے داخل کرتے ہین جب تکمہ مذکور ذرا بڑا ہوا نظر آتا ہے بس کر دیتے ہین - ایک دن مین ایک یا دو تکمون پر عمل کیا جاتا ہے خفیف سا درد ہوتا ہے لیکن مریض اپنے کاروبار مین مشغول رہتا ہے بعد دس روز مین یہہ تکمین سکڑ کر آدہے یا بالکل مفقود ہو جاتے ہین اگر آدہے رہ جاوین تو عمل مذکور دُہرایا جاتا ہے - پچکاری کرتے وقت یہہ احتیاط کیجاتی ہے کہ سوئی بواسیر کی جڑ مین نہ داخل کیجاوے (باقی آئندہ)

# معلم

## حساب مبتدیون کے لئے

**علم حساب** : وہ ہے جسمین لین دین کے معاملات ہون اور جس کے ذریعہ سے انسان اپنا حساب کتاب سمجہ سکے اور اپنا نفع نقصان جان لے - غرض کہ علم حساب وہ علم ہے جس مین گنتی اور شمار ہو اس لئے ہر ایک انسان کو علم حساب سیکہنا ضرور ہے -

**علم حساب کی ابتدا** - علم حساب کی ابتدا اکائی سے ہے - کیونکہ گنتی مین جو چیز آئیگی اُسکو اکائی (ایک) سے ہی شروع کرینگے -

**علم حساب مین** کن کن چیزون سے کام پڑتا ہے۔ ہندسون اعداد۔ گنتی۔ رقوم۔ علامات گھٹانے بڑہانے۔ برابر کرنے۔ بانٹنے۔ اکٹھا کرنے سے کام پڑتا ہے۔

**اعداد**۔ اعداد کی ابتدا ابھی اکائی ہے۔ اس لئے ہم اول اکائی کی تعریف بیان کرتے ہین

**اکائی** وہ ہے جو گنتی یا شمار کے شروع مین سب سے پہلے ہوتی ہے اور جس سے گنتی شروع ہوتی ہے۔ یعنے اکائی سے یہہ مطلب ہے کہ فقط ایک چیز بغیر کسی اور شرکت کے ہے یعنے اُس سے وہ صرف خود ہی مفہوم ہو یہ نہ سمجھا جائے کہ اسکے اجزا بھی ہین پس جس چیز مین یہ صفات ہونگی اُسے اکائی بولین گے۔

**اعداد**۔ عدد سے کسی شے کا اندازہ معلوم ہوتا ہے یعنے عدد وہ ہے جس سے یہہ مفہوم ہو کہ یہہ چیزین اتنی ہین گویا معدود کا اندازہ اور مقدار بتانے والے کو عدد کہتے ہین جیسے ایک کرسی دو میزین۔ تین قلمدان۔ وغیرہ تو اس سے ہم یہ سمجھتے ہین کہ ایک کا عدد کرسی کی مقدار سے ہمین اطلاع دیتاہے کہ اتنی کرسیان ہین علیٰ ہذالقیاس دو اور تین کا عدد میزون اور قلمدانون کی تعداد بتلاتا ہے اور یہہ ظاہر کرتا ہے کہ میزین اور قلمدان ایک سے زیادہ ہین۔ اب اعداد دو طرح کے ہوتے ہین۔ اعداد مجرد و مقرون

اعداد مجرد وہ ہین جن کے ساتھہ کوئی قید نہ ہو یا جن کے بعد کسی قسم کی چیز ذکر نہ کی گئی ہو یعنے جن کے ساتھہ معدود نہ ہو۔ جیسے پانچ سات۔

اعداد مقرون وہ ہین جن کے آگے کوئی چیز بھی بیان کیجائے یعنے جن اعداد کے بعد کوئی معدود بھی ہو جیسے دو دیا تو۔ چہہ کا نمبر۔ (باقی آئندہ)

## سوالات اربعہ متناسبہ

**سوال**۔ ایک گاڑی کے پہیئے کا محیط ۳ گز ہے وہ گاڑی ایک جگہ سے دوسری جگہ گئی اور اُسمین پہیئے کی گردشین (۴۰۵۲۰) ہوئین تو بتاؤ کہ اُن مکانون مین کتنا فاصلہ تہا۔

**جواب** یون لکہنا چاہئے کہ ایک گردش مین ۳ گز تو (۴۰۵۲۰) گردشون مین کتنے گز ہونگے۔

**جواب** (۱۲۱۵۶۰) گز ہونگے۔

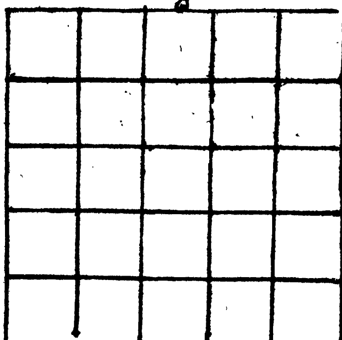
**سوال** ایک شیر کی جست ۷ گز کی اور ہرن کی ۵ گز کی اور جتنی دیر مین شیر ۲ جست

کرتا ہے تو کتنی دیر میں ہرن ۴ جست کرتا ہے ہرن شیر سے ۱۵ گز آگے ہے بتلاؤ کہ اسکو کتنی جست میں پکڑیگا۔

**جواب**۔ شیر کی ۳ جست برابر ۴۲ گز کے ہے اور ہرن کی ۴ جست برابر ۴۰ گز کے معلوم ہوا کہ ایک گز کا فرق شیر کی ۳ جست میں ۱۵ گز کا فرق کتنے میں اسلئے۔

**جواب** ۴۵ جست ہوا۔

**ثبوت از علم مساحت** اول مساحت چار ضلع کی شکلوں اور کثیر الاضلاع کی واضح ہو۔ کہ سطح انچہ مربعہ یا فیٹ مربع یا گز مربع سے پیمائش ہوتی ہے مجذور کسی ایک ضلع اسکے کی مثلاً ایک مربع ہے جسکا ہر ضلع ۵ گز کا ہے تو ۲۵ مساحت مربع ہوگی۔ اس صورت پر۔ یعنے اسمین ۲۵۔ ایسے مربع جسکا طول و عرض ایک ایک گز کا ہو نکلین گے۔ اور مساحت مستطیل کے لئے ایک ضلع کو اس کے طول کو عرض مین ضرب دینا چاہئے مثلاً ایک مستطیل ہے جسکا ایک ضلع ۷ فیٹ کا ہے اور دوسرا ۵ فیٹ کا تو اس کی مساحت = ۵ × ۷ = (۳۵) اس صورت پر




| مساحت ۳۵ |
| --- |

(باقی آئندہ)

## شیخ سعدی کی سوانح عمری

ولادت سنہ ۱۱۷۵ء۔ عمر ۱۲۰ سال وفات سنہ ۱۲۹۱ء

تصوف کا امام۔ اپنی طرز کا موجد۔ غزل کا استاد۔ جذبات کا دریا۔ خیالات کا سرچشمہ آگ کا پرکالہ۔ پیغمبر سخن۔ مشہور نظم و نثر کے میدان کا بہادر بلاغت اور فصاحت کے پورے دم خم کا پہلوان سلیس انشا پرداز ی کا اعلیٰ درجہ کا منشی محاورات کی شستگی اور بول چال نئے بیساختہ پن کا بے نظیر فاضل۔ مدرسہ نظامیہ کے تعلیم و تعلم کا فخر۔ ابو بکر بن سعد زنگی کی سلطنت کی یادگار کا باعث۔ ہر مجلس و محفل کی زینت۔

# محمد مصلح الدین سعدی شیرازی

امیر خسرو اور امیر حسن کا معصر تھا جسنے ایک تہائی عمر کی تحصیل علم مین - ایک تہائی سفر مین اور ایک تہائی تصنیف اور عبادت مین صرف کی -

جن ایام مین ایرانیون اور ترکون کے درمیان ہوا بگڑی ہوئی تھی اور باہمی تعلقات کی زنجیر بالکل ٹوٹ چکی تہی - اور ترک لوگ موت کا اور خطرون کا خیال دل مین نہ لاکر حملہ پر حملہ کرکے زیر وزبر کررہے تھے چنانچہ جان فروشی کا بازار خوب گرم تہا سعدی نے بھیس بدلکر خط مستقیم پر کنشان کی راہ لی - جا بجا چورون اور ڈاکوؤن کی ٹولیان دیے لوٹ کھسوٹ دہاڑ مارنے محشر بپا کر رکھا تھا - مجاہدین نے غلامی مین پکڑ لیا - ٹرپلی کے قلعہ کی تعمیر مین لگا یا - سر پر اینٹون کی ٹوکری بدن پر پہٹے پہٹے کپڑے - چہرہ پر گرد و غبار کا پوڈر دیکھکر ایک حلبی کے آئینہ دل پر ٹھیس لگی - دس دینار دیکر آزاد کرایا اور اپنی بیٹی سے بیاہ دیا - یہ عورت بڑے درجہ کی بد مزاج اور خود دماغ تہی - اُٹھتے بیٹھتے طعنون مہنون سے سعدی کا ناک مین دم کر رکھا تہا - چنانچہ ایک دفعہ اس آتش مزاج نے یہہ کلمے کہہ کے اُسے کوئلے کی طرح جلایا کہ بس تو وہی ہے جسے میرے باپنے دس دینار دیکر آزاد کیا تہا یہ کہہ آگے جلا ہوا اور اِس فقرہ نے تیل کا جو کام کیا تو سعدی نے بے سوچے سمجھے صاف کہہ دیا کہ ٹھیک ہے مجھے دس دینار دیکے کیا آزاد کرایا کہ سو دینار کے بدلے تیرے ہاتہہ بیچدیا -

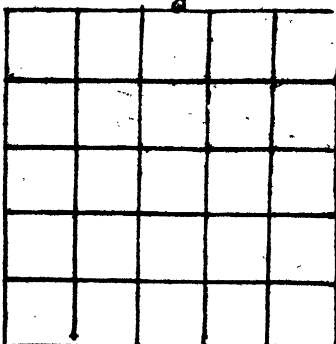
اِس عورت کی نسبت ایک امر یہہ بھی قابل یاد رکھنے کے ہے کہ کسی وقت سعدی بیاہ کے برخلاف وعظ کررہے تھے ایک شخص نے کہا - حضرت یہ کیا پیغمبر تو شادی کی تاکید پر تاکید کرین اور آپکا یہ وعظ - اسپر آپنے کہا آج ہمارے ہان آپکی دعوت ہے - وقت مقررہ پر جب دعوت کہانے والے سعدی کے مکان پر پہنچے تو دیکھتے کیا ہین کہ وہ بلائے ناگہانی کی طرح ٹنگے سر پر - خیر جب اذان دی گئی تو سعدی نے بیوی سے کہا کہ سامان دعوت تو تیار کر - دعوت سمرقندی تو ایک طرف دعوت شیراز بہی اِس عورت نے مہمانون کو نہلادی - یعنی مٹی کی ہنڈیا اُٹھا کر اس زور سے سعدی کے سر پر رسید کی کہ حمایل ہوگئی - اُسی حالت مین آپ باہر نکلے - اُسنے پوچھا حضرت یہہ کیا - تو جواب دیا ؎ ز گلویم سنت پیغمبر ست -

کرتا ہے تو کتنی دیر مین ہرن ۴ جست کرتا ہے ہرن شیر سے ۱۵ گز آگے ہے تبلاؤ کہ اُسکو کتنی جست مین پکڑیگا۔

**جواب**۔ شیر کی ۳ جست برابر ۴۱ گز کے ہے اور ہرن کی ۴ جست برابر ۴۰ گز کے معلوم ہوا کہ ایک گز کا فرق شیر کی ۳ جست مین ۱۵ گز کا فرق کتنے مین اسلیئے۔

**جواب** ۴۵ جست ہوا۔

**ثبوت از علم مساحت** اول مساحت چار ضلع کی شکلون اور کثیر الاضلاع کی واضح ہو۔ کہ سطح انچہ مربعہ یا فیٹ مربع یا گز مربع سے پیمائش ہوتی ہے جو فرد کسی ایک ضلع اُسکے کی مثلاً ایک مربع ہے جسکا ہر ضلع ۵ گز کا ہے تو ۲۵ مساحت مربع ہوگی۔ اِس صورت پر۔ یعنے اُسمین ۲۵۔ ایسے مربع جسکا طول و عرض ایک ایک گز کا ہو نکلین گے۔ اور مساحت مستطیل کے لئے ایک ضلع کو اُس کے طول کو عرض مین ضرب دینا چاہیئے مثلاً




ایک مستطیل ہے جسکا ایک ضلع ۷ فیٹ کا ہے اور دوسرا ۵ فیٹ کا تو اُس کی مساحت = ۵ × ۷ = (۳۵) اِس صورت پر

| مساحت ۳۵ |
|---|

(باقی آیندہ)

## شیخ سعدی کی سوانح عمری

ولادت ۵۷۱ھ۔ عمر ۱۲۰ سال وفات ۶۹۱ھ

تصوف کا امام۔ اپنی طرز کا موجد۔ غزل کا اُستاد۔ جذبات کا دریا۔ خیالات کا سرچشمہ آگ کا پرکالہ۔ پیغمبر سخن۔ مشہور نظم و نثر کے میدان کا بہادر بلاغت اور فصاحت کے پورے دم خم کا پہلوان سلیس انشا پردازی کا اعلا درجہ کا منشی محاورات کی شستگی اور بول چال نئے بیاختہ پن کا بے نظیر فاضل۔ مدرسہ نظامیہ کے تعلیم و تعلم کا فخر۔ ابو بکر بن سعد زنگی کی سلطنت کی یادگار کا باعث۔ ہر مجلس و محفل کی زینت۔

# محمد مصلح الدین سعدی شیرازی

امیر خسرو اور امیر حسن کا معصر تہا جسنے ایک تہائی عمر کی تحصیل علم مین - ایک تہائی سفر مین اور ایک تہائی تصنیف اور عبادت مین صرف کی -

جن ایام مین ایرانیون اور ترکون کے درمیان ہوا بگڑی ہوئی تہی اور باہمی تعلقات کی زنجیر بالکل ٹوٹ چکی تہی - اور ترک لوگ موت کا اور خطرون کا خیال دل مین نہ لاکر حملہ پر حملہ کرکے زیر و زبر کر رہے تہے چنانچہ جان فروشی کا بازار خوب گرم تہا سعدی نے بھیس بدلکر خط مستقیم پر کنعان کی راہ لی - جا بجا چورون اور ڈاکوؤن کی بن آئی تہی لوٹ کھسوٹ و مار دھاڑ نے محشر برپا کر رکہا تہا - مجاہدین نے غلامی مین پکڑ لیا - ٹرپلی کے قلعہ کی تعمیر مین لگایا - سر پر اینٹون کی ٹوکری بدن پہ پہٹے پہٹے کپڑے - چہرہ پر گرد و غبار کا پوڈر دیکہکر ایک حلبی کے آئینہ دل پر ٹہیس لگی - دس دینار دیکر آزاد کرایا اور اپنی بیٹی سے بیاہ دیا - یہ عورت پرلے درجہ کی بد مزاج اور خود دماغ تہی - اُٹہتے بیٹہتے طعنون مہنون سے سعدی کا ناک مین دم کر رکہا تہا - چنانچہ ایک دفعہ اس آتش مزاج نے یہہ کلمے کہہ کے اُسے کوئلے کی طرح جلایا کہ بس تو وہی ہے جسے میرے باپنے دس دینار دیکر آزاد کیا تہا یہ کہتا آگے جلا ہوا اور اس فقرہ نے تیل کا جو کام کیا تو سعدی نے بے سوچے سمجہے صاف کہہ دیا کہ ٹہیک ہے مجہے دس دینار دیکر آزاد کرایا کہ سو دینار کے بدلے تیرے ہاتہہ بیچا

اس عورت کی نسبت ایک امر یہ بہی قابل یاد رکہنے کے ہے کہ کسی وقت سعدی جہاد کے برخلاف وعظ کر رہے تہے ایک شخص نے کہا - حضرت یہ کیا پیغمبر تو شادی کی تاکید پر تاکید کرین اور آپکا یہہ وعظ - اسپر آپنے کہا آج ہمارے ہان آپکی دعوت ہے - وقت مقررہ پر جب دعوت کہانے والے سعدی کے مکان پر پہنچے تو دیکہتے کیا ہین کہ وہ بلاے ناگہانی کی طرح اُنکے سر پر - خیر جب آواز دی گئی تو سعدی نے بیوی سے کہا کہ سامان دعوت تو تیار کر - دعوت سمرقندی تو ایک طرف دعوت شیرازی بہی اس عورت نے مہمانون کو بہلا دی - یعنی مٹی کی ہنڈیا اُٹہا کر اس زور سے سعدی کے سر پر رسید کی کہ حمایل ہو گئی - اُسی حالت مین آپ باہر نکلے - اُسنے پوچہا حضرت یہہ کیا - تو جواب دیا کہ ز گلو ہم سنت پیغمبر ست -

جس قسم کی قبولیت عام نے دوامت کا تاج اسکی تصانیف کی بدولت اُسکے سر پر رکھا ہے - وہ صُرف صائب اصفہانی اور شراب شیرازی کے ناموں کے ساتھہ ساتھہ دُنیا کے آخر تک جائیگا - یون تو صدیاں گذرین - زمانہ نے رنگ بدلے - دہر نے پٹے کہائے صفحہ ہستی کے ورق اُلٹ گئے اور قانون قدرت کے یہی دو ورق آسمان و زمین ویسے کے ویسے نہ رہے مگر گلستان کا ورق ورق اُلٹ کر دیکھئے تو یہی معلوم ہوگا جس طرح یہہ اُس وقت اپنی حکایتوں اور معنی خیز حکمتوں کے باعث واجب العمل تہی ویسی ہی آج بہی دستور العمل بننے کے قابل ہین مولوی محمد دین صاحب ایم اے ایل کہا کرتے ہین کہ ہمارے معاش اور معاد کے تعلقات کے واسطے اِس سے بڑہ کر کوئی کتاب نہین اور مولوی محمد حسین آزاد کا مقولہ ہے کہ یہہ ہر زمانہ مین ہر دلعزیز رہی اور ہمارے زمانہ مین تو بچون کے ہاتہہ مین آنکے ورق ورق ہو رہی ہے -
اِسکی تصانیف مین علاوہ گلستان بوستان کے پندنامہ - دیوان قصاید - مطائبات - ہزلیات وغیرہ ہین -

# علمی مضامین

## آثار سلف

یہہ معمولی قاعدہ ہے کہ زمانہ ہمیشہ آثار سلف کو مٹاتا رہتا ہے بڑے بڑے بہادرون کی جاندادیان - کیسے کیسے حوصلہ مندون کی فیاضیان - اعلیٰ اعلیٰ زبانون کی جادو بہری تاثیرین - کتنے کتنے بڑے بادشاہون کی سلطنتین - کہان کہان کے مسافرون کے سفرنامے - کن کن مستقل مزاجون کی محنتین - کس کس شان کی اونچی اونچی عمارتین کس کس وضع کے قدیم کتابے - سب پر قدامت کے پردے پڑ گئے وہ حسن و عشق کے اگلے دلخراش تذکرے وہ اگلی جوانمردیون کے پُرجوش واقعے - وہ اگلی ثابت قدمیان وہ اگلی اولوالعزمیان بہت تو مٹ چکین اور جو باقی ہین مٹتی جاتی ہین -
کسی وسیع اور کُہلے ہوئے میدان مین کہڑے ہو کر چارون طرف نظر دوڑاؤ گے جسقدر آگے بڑہتی جائیگی دہندلی دہندلی چیزین نظر آئینگی - کوئی ایسا ہی اونچا ٹیلہ یا کوئی ایسی ہی نشیب کی گہائی ہوگی جو نظر آجائیگی کیونکہ قدرت آنکہون کو دور کی چیزون کی اجمالی ہی

سیر کرانی ہے گذرا ہوا زمانہ اور گذشتہ واقعات بہی اُسی قسم کی چیزین ہین جنکو ہم دور سے دیکھتے ہین۔ خیال کرنے کی جگہ ہے کہ آبادی دنیا کے سلسلے نے کیسے کیسے عجیب نمونے دکھلائے ہونگے اور ہمارے سکھانے کے لئے کیا کچھہ تجربے نہ اُٹھائے ہونگے مگر افسوس اُن مین سے بہت تہوڑی باتین ہین جو آج ہمین یاد کرنے سے یاد آسکتی ہون۔

اگلی دنیا کی حسرت نصیب یادگارون مین وہ پُرانے قبرستان ہین جہان بڑے بڑے اولوالعزم خواب نوشین کا مزہ اُٹھا رہے ہین۔ زمانہ آثار سلف کو جس صورت سے مٹاتا ہے اُسکو یہہ قبرستان ہمیشہ آنکھون سے دکہا دیا کرتے ہین۔ جب کبہی گور غریبان کی طرف ہمارا گذر ہوگیا ہوگا اور منتظران حشر کے سرہانے کہڑے ہوکر ہنسنے عبرت کی نظر دوڑائی ہوگی بے اختیار دل مین یہہ خیال آیا ہوگا کہ کتنی قبرین ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے سب مٹ گئین جنکا کہین نام ونشان بہی نہین باقی ہے۔ ایک ہی صدی کا حساب لگائیے تو معلوم ہوجائیگا کہ زمانے نے ایک ہی قبرستان مین کتنی قبرون کے ساتھہ کتنون کے نام بُہلا دیئے۔ لیکن اس پر بہی بہت سی پختہ اور مضبوط قبرین ایسی بہی ملینگی کہ جنکا مٹانا زمانے نے دوسری صدی پر اُٹھا رکھا ہے۔ لاکھون قبرین برابر ہوگئین مگر دو ایک ایسی ہی ہین کہ ہزار ہزار برس کی کارگذاریان دکھا رہی ہین۔

حقیقت مین وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہین جو اوراق ہستی سے اپنا نام مٹنے نہین دیتے۔ اِس سے زیادہ ناموری اور بہادری کیا ہوگی کہ زمانہ بہی اُن پر قابو نہ پاسکا۔ جانتا ہے کہ سب کے ساتھہ اُنہین بہی مٹا دے مگر زور نہین چلتا۔ ہمین تو اہل حدیث کا یہہ اصول نہایت ہی پسند آیا کہ جب جانتے ہین کہ زمانہ ہماری یادگارون کو دُنیا پر نہ باقی رہنے دیگا تو خود ہی کیون نہ مٹا دین۔ جب قبر کو ہم قایم ہی نہ رکہین گے تو مٹانے کون آئیگا جب یادگار ہی نہ ہوگی تو مٹے گی کیا چیز۔ خیر یہہ تو ایک خاص امر تہا۔ مگر اُن لوگون کو بڑی عزت اور ادب کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے جنکا نام کبہی بہولے سے بہی نہین بہول سکتا۔ اور جو جس طرح ابتک ایک حالت سے یاد رہے غالبًا آیندہ بہی یاد رہین گے۔

اِس ناموری مین کچھہ انہین لوگون کا حصہ نہین ہے جو حسن وخوبی مین اول درجہ کے

شمار کئے جاتے ہین اُن بزرگون کی وضعداریان بہی ایک قسم کی دلچسپی ہی سے یاد کیجاتی
ہین جنکے پاس وضع نے اُنہین بدکاری و شقاوت سے ہرگز نہ باز آنے دیا - تقویمات
پارینہ کی بوسیدہ ورق اُلٹنا شروع کرو تو جہان وفادارون کا تذکرہ ہوگا وہان دو چار
اعلیٰ درجہ کے بیوفاؤن کا نام بہی لکہا ہوگا - جہان موسیٰ و ہارون کا حال ہوگا وہان
کے ایسے قسی القلبون کی بہی کیفیت ہوگی - خلاصہ یہہ کہ اِس بارۂ خاص مین اچہے برے
دونون قسم کے لوگون کو حیثیت کے مناسب اپنی یادگار قایم رکہنے کی صلاحیت ہی حاصل
ہوگی - اِن لوگون کا نام باقی رکہنے کے لئے قدرت نے کوئی ایسا زبردست دیوان
مقرر کیا ہے کہ زمانہ جب مٹانا چاہتا ہے وہ فوراً ہاتہہ پکڑ لیتا ہے - اصل یون ہے کہ اُن
کے آثار کبہی مٹنے کا نام ہی نہ لینے لگے - یہہ لاکہون مفید اور علمی کتابین جنکو اگلون نے
فطرت کی لائبریری مین جمع کیا ہے زمانے کی دسترس سے باہر ہین - کتابون کو بہی جانے
دیجئے کوئی چیز ہو مگر اُس سے اگلے یاد آجاتے ہون زمانہ اُسکے ہزار مٹانے کی کوشش
کرے مگر ہماری طبیعتین اُس سے کوئی عبرتناک یا فایدہ مند نتیجہ نکال ہی لیتی ہین
اگلون کی کہانیون مین بہی کچہہ ایسا مزہ ہے کہ غفلت شعار بہی سُنتے ہین تو کچہہ عجب اطمینان
کے وقت سنتے ہین -
دُنیا کے یہی معمولی واقعات جو کسی نظرفریب کی خیالی صورت کی طرح روز ہماری نظر سے
گذرا کرتے ہین جب اگلون کے نام کے ساتہہ اُنکا تذکرہ آجاتا ہے تو لطف سے خالی
نہین ہوتے - اِس مہذب زمانے مین عرصۂ کارزار بڑی مشکلون سے گرم ہوتا ہے مگر
پہر بہی بہت ایسے معرکے ہین جن کی خبرین موجودہ نسل کے کانون مین بہری ہین - فرانس و
جرمن کا ہنگامہ بہی پرانا نہین ہوا - روم و روس کی قیامت خیز لڑائی ابہی کل ہی کی
بات ہے - یہہ بہی جانے دیجئے غدر کا نقشہ بہتون کی آنکہون کے سامنے پہر رہا ہے -
یہ سب واقعات ہین لیکن وہ پرانے قصے جنہین قدامت نے اپنے رنگ مین رنگ دیا
ہے اور جو زمانے کی دستبرد سے بچکر اُسوقت تک آثار سلف کے موثر نمونون کا کام
دے رہے ہین اُنہین سو دفعہ سُن چکے لیکن جب کوئی دہراتا ہے تو نئی لذت ملتی ہے
ہندوستانی اگلے مقدس آریون کے تذکرون مین راجہ رامچندر جی کی اولوالعزمی اور
خوبی سیرت مین بند مین اُنکی مدت سے گذری ہوئی جانفشانی اور جرأت اہل زمانہ کو کبہی نہ

ہوگی۔
جانبازوں کی وہ جماعت جو آہنی نشان کے نیچے جانین ہتھیلیوں پر لئے کھڑی تھی اُسکے حالات درد ناک ہیں زمانہ ہر سال اُن بہادروں کا نقشہ ایک نئی دلچسپی کے ساتھ آنکھوں کو دکھا دیا کرتا ہے۔
وہ نیکنام اللہ دین کی بکی فوجین جو مصر و شام اور روم و عجم کے میدانون مین عربی عبائین پہنے پھیلی ہوئی تھین اُنکا صبر و استقلال اور اُنکی اعلی دینداری صفحۂ روزگار سے ہرگز نہ مٹیگی۔ موجودہ نسل اُنکی کامیابیون کو کس وقعت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔
سچ پوچھئے تو آثار سلف جسقدر زیادہ تباہی و بربادی کی حالت مین نظر آئین اُسیقدر زیادہ عبرتناک اور موثر ہوتے ہین۔ دہلی کی قدیم عمارتین بہتون کی نظر سے گذری ہونگی ہر پتھر تازہ فراق جانان کا صدمہ اُٹھانے والون کی طرح بڑی حسرت کے ساتھ اپنے مقام سے متعلق ہے اور جن کی در و دیوار کے ہر ذرہ پر ہزارون شیشہ ہائے دل کو ٹھیس لگجاتی تھی بڑے بڑے نامور مسافرون کے سفرنامے دیکھئے اپنے سفر مین کیا کچھ نہین نظر آیا تھا مگر جو چیزین اُنہین اکثر یاد رہین وہ یہی آثار سلف ہین۔
واقعی آثار سلف سے ہم اپنی ترقی کے متعلق بہت کچھ سیکھ سکتے ہین۔ ہمارے حوصلے اُنہین چیزون سے بڑھتے ہین جن سے اگلون کی عالی ہمتیان یاد آجاتی ہین موجودہ زمانے کے وہی اسپیکرون پر خوب فتح پا سکتے ہین جو اپنے موثر الفاظ مین اگلون کے حالات خوش اسلوبی سے بیان کرتے رہتے ہین۔ قومی امیدون کے تازہ ہو جانے کی کچھ اُمید ہے تو اسی طرح موجودہ زمانے والے اگلون سے نیکنامی کا سبق لین

## پولیٹیکل خبرونکا مجموعہ

اُمید ہے کہ حضور پرنس وکٹر الپٹ جناب کے افتتاح پر موجود ہونگے۔
اس پل کو شاید اُنہین کے نام سے نامزد کرینگے
لارڈ منٹو گورنر بمبئی شملہ سے اُترتے وقت آگرہ گوالیار اور دلی کی سیر کرینگے۔

بمبئی مین کانگریس کے لئے دھوم دھام سے تیاریان ہورہی ہین۔
قطعی فیصلہ ہوا کہ کراچی امرکوٹ ریلوے نالا دریا تک ملے۔
بھٹنڈہ سے بہاولپور تک بہت جلد ریلوے بنیگی
جہلم سے گلگت تک نئی سڑک کی تیاری کا حکم ہوگیا
بمبئی پولیس کو پیچ کو ڈر بندوق سے مسلح کرینگے

افغانستان مین حد بندیات بہت ہین لیکن کسی
رستون سے کچھ نہین ہوسکتا۔
ساحل شمالی کے مقام بر بیرا مین خانہ جنگی ہے
آدمی مرے کئی زخمی۔
سلطان روم نے حکم دیا لنڈن اخبار ڈیلی نیوز
انکی قلمرو مین نہ آوے۔
شاہ ایران نے اپنی جڑاؤ تصویر ایم مسٹیا وزیر
ہنگری کو دی۔
سلطان روم کے ۳۰ ہزار فوج کریٹ کو روانہ ہوئی
جاپان کے علاقہ ہنفین مین سخت طوفان سے
بیحد نقصان ہوا۔
۱ ہزار آدمی غرق اور ۳ ہزار آدمی بے خانمان ہو گئے
قسطنطنیہ مین عثمان بنک کے ڈائرکٹر نے چوتھی
منزل سے گرکر خودکشی کی۔
یورپ کی حالت ایک بارود کا انبار ہے
نجارا سے خبر آئی کہ روسی فوج مین بیماری پھیلی ہے
یہ بیماری چھاونی قلالہ علاقہ اورگنج مین ہے۔
سینکڑون سپاہی مر گئے۔
مزدوران لنڈن سے فیصلہ ہوگیا کہ ۳ نومبر سے
اضافہ ہوگا۔
آسیر ہی تمام مزدور کام پر آگئے۔
الہ آباد مین منشی نول کشور کی کوشش سے کارخا
نہ جاری ہوگا۔
شہنشاہ جرمنی کی بہن شاہزادہ اولی یونان
کے ساتھ منسوب ہوئی۔

مسلمانوں کی پہلی مسجد انگلستان مین نہایت خرچ سے
سے بن گئی۔
حضور قیصر ہند کا مزاج ہنوز کسیقدر علیل ہے
لارڈ کراس ایسا کرتے ہین کہ انتظام کشمیر
حکم کے بعد راجہ کو واپس دیا جاوے۔
تانتیا ڈاکو نے اب جیل جبلپور مین اپنا عمل اٹھا
لکھا ہے۔
اور اپنے پچھلے واقعات تمام مسلسل بیان کئے
خبر ہے کہ امیر صاحب موسم خزان مین واپس کابل
کو تشریف لائینگے۔
نوجوان مہاراجہ بیکانیر اب تندرست ہین
جموں سے دو منزل پر کوئلہ کی کان نکلی ہے
ریاست کشمیر سے ایک اخبار کشمیر گزٹ
کے نام سے جاری ہوگا۔
ساحل انگلستان پر بحری فوج کے دو
گروہ مصنوعی لڑائی لڑ رہے ہین۔
سوڈانی درویشون نے پھر حملہ کیا۔
فرن ہل بنارس پر ہفتہ گذشتہ میں میل
ٹرین کے نیچے آکر ایک اونٹ کٹ گیا۔
ریاست پٹیالہ کی بدنظمی کے باعث گورنمنٹ
بنگالہ نے زور دیا ہے۔
سنتا ہے کہ ہندوستان کی تمام ریلون کا انتظام
پانچ سال تک انتظام ہوگا۔ اب قرار دیا
جاویگا۔
جنرل [illegible] نے بیان کیا کہ ہندستانی فوج کی اصلی [illegible]

**حب راحت** یہ حب خون حیض بستہ کو کہ جس سے صدہا طرح کی عورتوں کو تکلیفین ہوتی ہین انکے استعمال سے
عرصہ قلیل مین جاری ہوتا ہے فی ڈبیہ ۱۲؍ - **سفوف** یہ سفوف ادرار خون حیض دو تین روز مین بند کر دیتا
ہے خواہ کتنے عرصہ سے ہو - ایک ہفتہ کی دوا ۲ آنے گا - **نور العین** یہ دوا عوارضات چشم کے لئے نہایت مفید ہے
اور انتہا درجہ کی مقوی بصر ہے موتیابند و دہند و غبار و جالہ وغیرہ کو چند ہی روز مین زایل کر دیتی ہے قیمت ۲ ماشہ
۴؍ **سفوف دافع سوزاک** یہ سفوف کیسا ہی دیرینہ اور کہنہ سوزاک کیون نہ ہو ایک ہفتہ مین بفضل خدا
مریض کو تندرست کرتا ہے اور لطف یہ کہ دوا کی مقدار بھی بہت ہی کم ہے ایک ہفتہ کی دوا کی قیمت ۱۲؍ بارہا کی
تجربہ کی ہوئین نہایت مفید دوائین شفاخانہ کمترین مین واسطے فروخت کے موجود ہین شرط یہ کہ اگر دوا
مطلوبہ حسب وعدہ مفید نہ ہو تو باقی دوا واپس ہو سکتی ہے زیادہ طول مناسب نہین عقلمند کو اشارہ بس ہے -
**حب مقوی باہ** ۵ام روز کے استعمال سے تندرست ہوجاتا ہے کیسی ہی سستی اور عدم رغبتی ہو بشرطیکہ
جریان نہ ہو قیمت للعہ - **امساک حیرت نما** چند منٹ قبل از وقت ایک گولی کہانے کیسا ہی سریع الانزال
ہو جب تک ترشی کا استعمال نہو منزل نہ ہوگا فی گولی ۴؍ - **قیام حمل** ظاہر ہے کہ اس مرض کا ازالہ
کوئی آسان بات نہین مگر بحکم خداوند کریم اس دوا کے چند روزہ استعمال کرنے سے حمل قایم ہوجاتا ہے
قیمت معجون مو شانہ ۸؍ - **سفوف برائے آتشک** - یہہ عارضہ بہت ہی خراب ہے
عوام کو معلوم ہے عرصہ قلیل مین اس دوا کے ذریعہ سے مریض صحت کامل حاصل کرتا ہے دو ہفتہ
کی دوا کی قیمت ۱۲؍ - **حب برائے طحال** دو ہفتہ کے لئے ۸؍ - **قیروطی** برائے خارش
بدن ایک ہفتہ کے لئے ۵؍ - **حب ترش** یہہ گولیان ہیضہ وغیرہ اشتی ۵۰ گولی کے لئے ۴؍
بیماریون کے واسطے مختلف طریق استعمال سے مفید ہین - اور بہت سی ادویات شفاخانہ
فدوی مین موجود ہین جو درخواست کرنے سے مل سکتی ہین - المشتہر حکیم شیخ غلام محی الدین از امرتسر

**کتاب گنجینۂ نعمت** یہ وہ کتاب ہے جو آجتک کسی ملک مین نہین چھپی اہل ہند کی خوش قسمتی سے مالک مدرسہ اسلامیہ
نے بہت کوشش سے اسکو چھپوایا ہے اہل اسلام سے کوئی صاحب اس نسخے محروم نرہین اللہ جل شانہ کے
نودونہ نام و حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے نودونہ نام تو اکثر کتب مین پائے جاتے ہین مگر اسمین
ہر چہار اصحابون کے نودونہ نام اور حضرت خاتون جنت فاطمہ کے نودونہ نام و حضرت امام حسن و حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہما کے نودونہ نام و حضرت پیران پیر کے نودونہ نام تحریر ہین اور حاشیہ پر فواید اور ہر صاحب کے تاریخی
حالات اور اخیر مین ہر ایک صاحب کی شان مین ایک ایک مناقب لکھا گیا ہے بنظر افادہ مومنین قیمت مع
محصول صرف ۴؍ مقرر ہے جو صاحب تا جلد خرید کرینگے انکو ۱۲ کیفیت دیا جائیگا درخواستین پاس مالک مطبع
مصطفائی امرتسر کے آنی چاہین -

ہمارا یہ چمن رنگین مزاجون کو مبارک ہو — مضامین گوہر افشان نے نثر اور صورتمین کہ چمن سخن سازون کی کثرت ہے — باز ارگلدستۂ سخن گلدستان چمن کی طرح یہہ فقرہ مرصع ہے

# ابر سخن

گلہاے رنگ رنگ سے ہے زینت چمن — اے ذوق اس جہانکو ہے زینت خلاف

ناامیدونکی امید — غمزدونکا غمخوار — حسرت زدونکا ہمجلیس — حرمان نصیبونکا انیس

دست وپا شکستونکی بہرزہ ماہوسون کی تمنا — نیچرل نظم کا خزانہ — ملکی نوجوان

کا عطر مجموعہ — قوم کا مرثیہ — نہ صرف اشعار کا ذخیرہ

ہی نہین — بلکہ

دلدادگان کمال ناز نعت احمدی کے اشتیاق کی دلسوز تصویر ہی ہے اور سحر حلال

کے ذریعہ عاشقان جمال حسن سرمدی کے دلی جوش کی جانگزا تحریر ہی

اسکو دیکھیے

کیا ایک ہاتھ مین دین اور ایک مین دنیا پکڑ کے خود کہدینے والا ہے کہ مین دو معجون

مرکب ہون جو ہر ایک موسم اور مزاج کے واسطے مفید ہون

یون تو یہ صرف نعتیہ رسالہ کے نام سے اشاعت پاتا ہے مگر ضمیمہ کے طور پر ایشیائی شاعری کا بہی حصہ ہے

اگر جناب کو شعر وسخن کا مذاق نہین نہ سہی آخر مندرجہ ذیل مین سے تو کوئی نکوئی حصہ آپکی طبعیت کے مطابق ہوگا

**طبیب** — یہہ حصہ طب یونانی — بیدک ڈاکٹری کے مختلف نسخے مختلف امراض کے معہ دیگر ضروری امور کے ساتھہ ہر موسم کے متعلق ظاہر کریگا

**فلاسفر** اس عنوان کے نیچے بلند خیال اہل فلسفہ کے قلم جواہر رقم کے لکھے ہوئے مضمون فلسفہ مین ہونگے

**معلم** — اسمین مشاہیر مین سے کسی ایک کی سوانح عمری — نیچرل ہماکن — ایک نہ ایک مضمون کے متعلق (کم تعلیم یافتون کے لیے) چند ضروری سوالات

**قیمت** عام سے ۱۲ — اہل شہر کیلیے ۱۰ — طلبا سے ۸ مگر جو سادات اور اہل عنایت فرماوین اعانت محصول ہر حال مین ہمارے ذمہ —

آپکا تابعدار

خاکسار — غلام محی الدین پروپرائٹر ابر سخن

امرتسر متصل مدرسہ اسلامیہ

ہم اپنے ناظرین سے گزارش کرتے ہیں کہ ابھی وہ کاتب کی بدخطی ہے کہ گلدستہ حسب منشا نہین لکھا گیا

# ABRISOOKHAN

قدسیاں بر سر افلاک چنیں میگویند + ابر نیساں خجل از ابر سخن میگردد





کس کس مزے سے صل علیٰ [illegible]
رنگ چمن جمایا محمدؐ کے نور سے

باہتمام
حکیم شیخ غلام محی الدین
متخلص بندہ
پروپرائیٹر و ایڈیٹر
ابر سخن

---


مطبوعہ
مطبع مصطفائی
امرتسر

# قواعد ضوابط

(۱) بعونہ خلاق ذوالمنن یہ رسالہ نعت موسومہ بہ ابر سخن ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو اشاعت پاکر نور بخش انظارہ ناظرین ہوتا ہے۔

(۲) غزلیات نعتیہ مصرعہ مطروحہ کے بس انتخاب گیارہ شعر تک درج ہوئنگی۔ اور نعتیہ غزلوں کے بعد شوقیہ غزلین درج ہوتی رہینگی۔ انتخاب کا اختیار انجمن شعرا کو ہے کلام غیر طرح فی شعر (ار) اجرت پر مطبوع ہوگا۔

(۳) قیمت عام سے دو روپیہ چار آنہ اہل شہر سے دو روپیہ طلبا سے ایکروپیہ بارہ آنہ گورنمنٹ عالیہ سے چار روپیہ رؤسا رعالیشان سے جو کچھ بخیال استعانت نعت عنائت ہو اوسکی حدبندی نہین نمونہ کے لئے چار آنہ مقرر ہین۔

(۴) یہ رسالہ اکثر بلا درخواست بھی اہل اسلام کی خدمت مین روانہ ہوتا ہے خیر اقبالی سے اطلاع لازم ورنہ نام درج رجسٹر ہوگا مگر وہ کون دل ہے جسمین تولائے نعت حضرت حبیب خدا نہ ہو۔

(۵) جس تحریر کا جواب مطلوب (ریپلائی) پوسٹ کارڈ پہ آنا چاہئے یا آدہ آنہ کا ٹکٹ ورنہ جواب سے معافی

(۶) ارسال قیمت کے لئے منی آرڈر سے بہتر کوئی تدبیر نہین ورنہ تلف ہوجانے پر دفتر ذمہ دار نہین۔

(۷) غزلیات مصرعہ مطروحہ علیحدہ علیحدہ کاغذ پر خوشخط لکھکر ہر انگریزی مہینے کی ۱۵ تاریخ تک بھیجنا چاہئے

(۸) زر قیمت و ہر قسم کی تحریر حکیم شیخ غلام محی الدین ایڈیٹر گلدستہ ابر سخن کے نام ہونا چاہئے

(۹) اشتہارات دوایک مرتبہ کے واسطے فی سطر (ار) دیادہ کے لئے بذریعہ تحریر فیصلہ ہوسکتا ہے اُجرت پیشگی لیجاویگی اور چھپے ہوئے اشتہار ۱۲ار فیصدی پر تقسیم ہوسکتے ہین۔

(۱۰) جو شعر یا مضمون نظم و نثر باعتبار شاعریکے محل تامل ہوگا یا جس مین طعن وتشنیع ہونگے وہ درج نہ ہوگا۔

(۱۱) جو صاحب نومشق غزل بھیجین اُسپر خود نظر ثانی فرماکر یا کسی اُستاد ماہر کو دکھا بھیجا کرین کہ گلدستہ کی وقعت ہو غزل کی پیشانی پر نام ولقب وتخلص ونام اُستاد وسکونت صاف وخوشخط تحریر کرین۔ اگر کوئی صاحب یہ چاہین کہ اُنکی غزل کی اصلاح ہمارے ذریعہ سے ہو تو وہ بھی تعمیل ہوگی۔

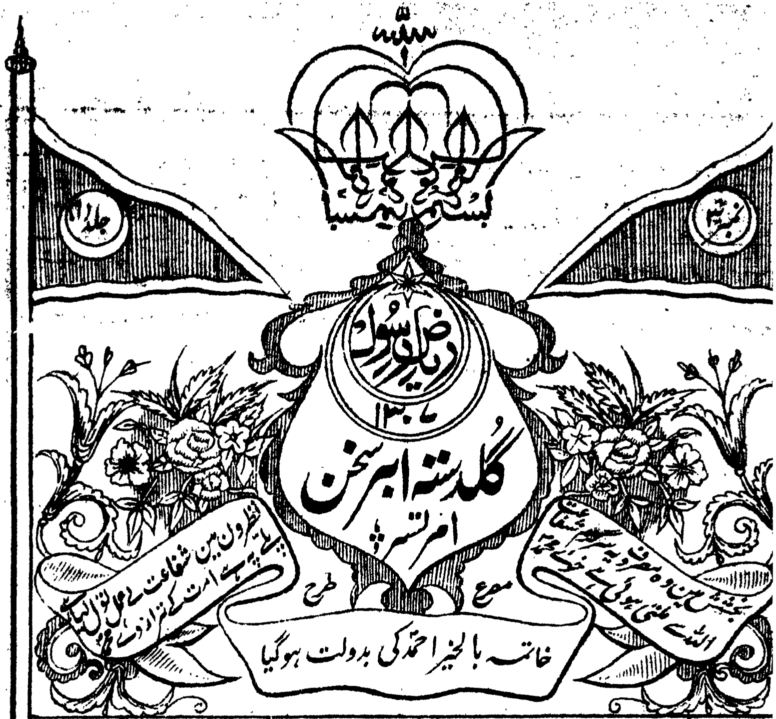
(۱۲) ہر مہینے مین ایک مصرعہ مطروحہ مستورات کے لہجہ مین ہوا کریگا نازک خیال ادہر بھی ضرور توجہ فرمائین تاکہ مستورات بھی اس نعمت سے محروم نرہین

## آیندہ کے لئے طرحین

پرچہ چھپتے ہی اسطرح مین (خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہوگیا) - رفعت - عزت -

مستورات کے لہجہ مین (آج بہنوں مجھے ہے عشق رسول عربی کا) -

غزلیات بھیجنا چاہئے - اور طرح ذیل مین ۱۵ جنوری سنہ ۱۹ء
مثل مشہور ہے رہتے ہین دیوانے بیابانین میدان
مستورات کے لہجہ مین - مجھکو شرب مرا خدا لیجائے - مسلمانا




| امیر | جناب امیر احمد صاحب مینائی اوستاد خلد آشیان والئی رامپور | ۱ |
|---|---|---|

نام عاصی داخل فرد شفاعت ہوگیا
خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہوگیا

مرغ عصیاں اڑ کے صید باز رحمت ہوگیا
ونگ شاہین ترازوئے عدالت ہوگیا

زرد رو تھا وقت پرسش پر رہا سرسبز میں
فرق استبرق مجھے صحن قیامت ہوگیا

گرمی خورشید محشر سے ہوئی حاصل نجات
شامیانہ سر پہ میرے ابر رحمت ہوگیا

ل احمد کی جو الفت کا چبھا تھا دل میں خار
بڑھ کے محشر میں کلید باب جنت ہوگیا

جم گیا تھا دل میں جو مشق معاصی سے غبار
سرمہ بہر دیدۂ عین عنایت ہوگیا

واہ رے رحمت جو رکھا پاؤں بالائے صراط
دستگیری امن نے کی خوف رخصت ہوگیا

جس علم کے نیچے پائی فیض احمد سے جگہ
میری بے جرمی پہ انگشت شہادت ہوگیا

دفعتہً صورت بدلکر ہوگئی امید یاس
خار زار رنج فرش خواب راحت ہوگیا

راستہ تنہا اول منزل جو ناہموار پیش
رفتہ رفتہ نردبان بام رفعت ہوگیا

قصر یاقوت و زمرد کی ہوئی آساں خرید
باغ جنت کا قبالہ داغ محنت ہوگیا

تشنگی میں کوثر و تسنیم کے چشموں پہ ہم
اسطرح پہونچے کہ رضواں غرق حیرت ہوگیا

صبح محشر جو جھنکارا اسکو امیر | مہر کیا چمکا کہ تابان نجم قسمت ہوگیا

**المعی** | جناب میر محمد المعی صاحب خلف الرشید جناب میر سیف اللہ صاحب امیہ | ۲

مجھے حاصل ہمکو عشق روئے حضرت ہوگیا
داغ سینہ سایۂ مہر نبوت ہوگیا

جب رسول للہ کو اذن شفاعت ہوگیا
آفتاب حشر بھی اک ابر رحمت ہوگیا

عشق نے نیرنگ ہجر و وصل میں کیا کیا کہا
رنج سے راحت تو راحت سے جراحت ہوگیا

خانۂ دل سیل عصیان نے کیا تھا منہدم
تیری امید شفاعت سے عمارت ہوگیا

سنگ طفلاں تیرے دیوانہ کو اے آرام جاں
زخم دل کے واسطے سنگ جراحت ہوگیا

جاودانی زندگی عشاق کو حاصل ہوئی
چشمۂ حیواں ترا میم محبت ہوگیا

ہند میں کوئے نبی کا جس گھڑی آیا خیال
شوق سیر باغ جنت دل سے رخصت ہوگیا

سب عمل اچھے رہیں گے خواہ بد ہوں جسگھڑی
خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہوگیا

بخشوا کر امتیں محشر میں بولیں گے نبی
خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہوگیا

اسکے پیشانی میں تھا طغرا یہ ختم المرسلین
جب مسجل تیرا فرمان نبوت ہوگیا

ختم دیوان پر کہیں گے المعی ہم عنقریب
خاتمہ بالخیر حضرت کی بدولت ہوگیا

**احمد** | جناب احمد حسین خانصاحب مصنف آئینہ روزگار فرزند خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ لاہور | ۳

عشق حضرت میں بحد اعجاز نبوت ہوگیا
نامۂ اعمال خود فرد شفاعت ہوگیا

جب ازل میں انتظام نظم خلقت ہوگیا
نور حضرت مطلع دیوان قدرت ہوگیا

اسکا جلوہ عام جب شور قیامت ہوگیا
دیکھنا خورشید محشر داغ حسرت ہوگیا

صاحب شق القمر کا وصف قامت جب سنا
باغ میں ہر سرو انگشت شہادت ہوگیا

واہ رے رحمت کہ عشق پاک حضرت میں میرا
دامن تر جادۂ راہ ہدایت ہوگیا

ولیں جسکو داغ کلفت سمجھے بیٹھے تھے وہی
خوبیٔ قسمت سے خضر راہ جنت ہوگیا

یاد مشک زلف میں آہیں ہوئیں رشک شمیم
اور دہان زخم دل اک باب جنت ہوگیا

گرد راہ راہوار سرور ہر دوسرا
غازہ بہر چہرۂ صبح صباحت ہوگیا

کیا اثر اکسیر کا ہے تیرے کلمہ میں نبی
دیدۂ مردم میں پارس سنگ تربت ہوگیا

فاختہ نالہ کا تیرے سرو کیا دیتا جواب
وہ تو خود ہی قمری شمشاد حضرت ہوگیا

شوق میکائیل کو لایا کہ چل طاعی بن — موجزن جب اونکا دریائے سخاوت ہوگیا
جب چلے سیر فلک کو خسرو شیریں سخن — ماہ نو نعل سم شبدیز حضرت ہوگیا
وصف ابرو میں لیا ہے کیا فرشتوں نے کہیں — چرخ پہ کیوں ماہ نو نون ندامت ہوگیا
قامت رعنا کی جب توصیف میں لکھنے لگا — تو الف اللہ کا اک کلک مدحت ہوگیا
ظلمت عصیاں پسینہ بنکے تن سے بہہ گئی — باعث شادی مجھے صحن قیامت ہوگیا
ہجر احمد میں ہمارا جسم گیا جب دود آہ — عین کاجل پھر چشم حور جنت ہوگیا
داغ سودا جو سمجھتے ہو دل انسان میں — یہہ رواج سکہ مہر نبوت ہوگیا
رحمت اللعالمین کی جب ہوائے دید ہے — اوڑ بنے اوڑتے دود عصیان ابر رحمت ہوگیا
عشق حضرت میں میرا تار نفس اسے ہمدمو — دم زدن میں رشتہ شمع ہدایت ہوگیا
ہے بجا کہ آسمان پر دود نخوت سے مزاج — سایہ انداز نبی تو ابر رحمت ہوگیا
لغت خوانی سے قبالہ کو شرو تسنیم کا — نام احمد پر فقط تیری بدولت ہوگیا

**بندہ کا — کمترین حکیم شیخ غلام محی الدین پروپرائیٹر ابر سخن امرتسر — ۴**

جو بشر سو جان سے شیدائے حضرت ہوگیا — درحقیقت اوسکے حق میں باغ جنت ہوگیا
آپ ہی گر جائیگا پایہ سے اپنے آفتاب — سایہ افگن سر پہ جب وہ ابر رحمت ہوگیا
منزل عمر رواں کٹتے ہی ہو دیدار پاک — نالہ دمساز بھی معراج رفعت ہوگیا
ہونے دو دوست سبو پر ہو جو بیعت شیخ جام — اپنا تو فخر رسل سے دست بیعت ہوگیا
صاحب توسین نے کی ایسی تنصیف قمر — جسپہ ہر اک پیر انگشت شہادت ہوگیا
مومن و کافر نہ کیوں قربان ہوا سلام پر — ہر بشر کو کیا صلائے عام دعوت ہوگیا
بندہ ہیچارہ کا تکیہ سخن ہے رات دن — ہجر احمد میں مجھے جینا قیامت ہوگیا

**تمنا — جناب حسو میاں صاحب ڈاکٹر مقام سورت — ۵**

جلوہ گر دنیا میں جب مہر رسالت ہوگیا — اختر اقبال میرا ماہ طلعت ہوگیا
اوس گل بستان وحدت کی شمیم فیض سے — بس مدینہ غیرت گلزار جنت ہوگیا
کیا شرف ہے از طفیل مہر چرخ اصطفا — سائباں مرقد پہ میرے ابر رحمت ہوگیا
شکر للہ ساتھہ ایمان کے ہوا میرا سفر — خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہوگیا
فوت کیا ہے لے چلا مجھ کو سے یا نبی — نامہ جب لوٹنے کشتی امت ہوگیا

کیجیو دل شاد دیدار نبی سے یا خدا / ورنہ جینا ہجر مین مجھکو مصیبت ہوگیا
ہو سبکدوش آپکا خادم تمنا یا نبی / بار عصیان کا اب اسکے سر بکثرت ہوگیا

## خستہ | جناب مولوی نور احمد صاحب سابق مدرس الگزنڈر سکول امرتسر | ۶

نیک و بد میں مطلقا کچھ بھی نہ تھی ہمکو تمیز / ہم پہ روشن سب یہ قرآنکی بدولت ہوگیا
آپکی فرقت مین پل بھر بھی نہیں اسکو قرار / دل یہ پارہ بنگیا یا شیشہ ساعت ہوگیا
اپنے عصیانکی بدولت مغفرت سے یاس تھی / باعث آرام دل وعدہ شفاعت ہوگیا
پائیگا دل مین تجلی طور کی ہمدم ضرور / مثل موسے جو کوئی مشتاق حضرت ہوگیا
گو لقب امی وہ کہلاتے تھے عالم مین مگر / خاتمہ ان پر فصاحت اور بلاغت ہوگیا
واہ وا کیا دین احمد کا سمندر ہے بسیط / جس نے آغوطہ لگایا پاک سیرت ہوگیا
اشقیا بیدین بدطینت وہ کیسا کیون نہو / داخل امت ہوا تو پاک طینت ہوگیا
نالۂ رقت ہمارا نب سے ہے موزون کمال / جب سے ہین مدحت سرا فخر رسالت ہوگیا

## رضوان | عالیجناب حضرت حسان الہند محمود اختر نواب حاجی رضوان علیخان صاحب بہادر رئیس اعظم مرادآباد شاگرد حضرت غالب مرحوم دہلوی معزز ممبر گلدستہ ابر سخن امرتسر | ۷

دل میں اب پھر اشتیاق نعت سرور ہوگیا / بارک اللہ پھر نیا رنگ طبیعت ہوگیا
بس گئی محفل بیان خلق حضرت ہوگیا / جوش خوشبوئے فصاحت عطر جنت ہوگیا
خواب میں حاصل مجھے دیدار حضرت ہوگیا / دامن بخت رسا دامان دولت ہوگیا
قافلہ یاد نبی کا دل مین ہے اوترا ہوا / کاروان غم اب اس منزل سے رخصت ہوگیا
تخت شاہی چھوڑ کر تاج شہامت پھینک کر / مین غلام کفش بردار ان حضرت ہوگیا
جب چمکتا شعر لکھا وصف جود شاہ میں / لفظ نقطہ اختر سیمائے دولت ہوگیا
راستہ قرب خدا کا مل گیا سیدھا مجھے / رہنما حضرت کا جب خضر محبت ہوگیا
شافع محشر سا پایا ہمنے آقا مرحبا / بول بالا ای سیہ کاران امت ہوگیا
آبرو رونے سے بیحد اہل گنہ کی بڑھ گئی / جو گرا آنسو در تاج شفاعت ہوگیا
مغفرت کا اہل عصیانکے ٹھکانا ہی نہ تھا / لیک حامی شافع روز قیامت ہوگیا
ملک معنی پر دلایا قبضہ رضوان نعت نے / اصفہان تک شہرہ تیغ فصاحت ہوگیا

## سرور | جناب مفتی غلام سرور صاحب لاہوری شاگرد جناب فرید | ۸

جلوہ گر کثرت مین جب دم نور وحدت ہو گیا — پھر تو افگن اوس سے خورشید نبوت ہو گیا
راہ پہ آئے جو تھے گمراہ حق کی راہ سے — جب محمد رہبر راہ طریقت ہو گیا
ہو گئے منسوخ جتنے دین تھے دنیا میں تمام — مصطفےٰ جب نا دئے دین شریعت ہو گیا
ہل حق نے حق پہچانا بعلم معرفت — جب پیمبر واقف راز حقیقت ہو گیا
سر بسر آدم کی تکمیل خلافت ہو گئی — جب خلیفہ وہ شہنشاہ خلافت ہو گیا
حکم حق سے جب محمد نے کیا اوسپر جلوس — سب سے اونچا پایۂ تخت امامت ہو گیا
بتدائے خلق تھا اول نبی کے نام سے — خاتمہ پر بھی وہی ختم الرسالت ہو گیا
سرور دین کی یہ تاثیر قدم ہے سر بسر — عرش پابوسی سے جسکے اہل رفعت ہو گیا
یسے اچھے خلق تھے حضرت کے ساری خلق مین — آیا جو خدمت مین پابند محبت ہو گیا
جانتا کچھ بھی نہ تھا یہ سرور نا خواندہ لیک — بنکے مداح نبی اہل فضیلت ہو گیا

## شاکر | جناب منشی شاکر محمد صاحب بنارسی مقیم بمبئی | ۹

کاکل حضرت کا جب سے محو الفت ہو گیا — ہر بلا سے چھٹ گیا آزاد آفت ہو گیا
صدق دل سے جو کوئی مداح حضرت ہو گیا — صاحب ایمان ہوا حقدار جنت ہو گیا
سر پھرایا جسنے حکم سرورکونین سے — حق کا بے شک بند اوسپر باب رحمت ہو گیا
چھوڑ کر مجھکو تڑپتا ہند میں پھر ایخدا — قافلہ پھر یثرب و بطحا کو رخصت ہو گیا
سوزش خورشید محشر کا نہین دہڑکا ہے کچھ — میرے سر پر سایۂ دامان حضرت ہو گیا
پھر نہ ہجائیگی میرے دل میں کوئی آرزو — لطف سے خالق کے جو زوار حضرت ہو گیا
ہر گہڑی پیش نظر رہتا ہے روضہ آپکا — دل میرا جس روز سے محو زیارت ہو گیا
دلق افزا جب رسول اللہ دنیا مین ہوئے — خلق سے معدوم بالکل نام ظلمت ہو گیا
صاف ہو جائیگا دہل کر نامۂ عصیان میرا — موج زن گر آپکا دریائے رحمت ہو گیا
پیش روئے سرور دین آگیا دہوکے سے — آئینہ اسکندری پامال صورت ہو گیا
ضبط عشق سرور دیں مین نہیں ہوتا مجھے — میرے پہلو سے میرا دل آج رخصت ہو گیا
دیکھتے ہی رہ گئے سب امت محبوب کو — فیصلہ باتوں میں جب روز قیامت ہو گیا
خدی خلاق عالم جو امت آپکی — اہل محشر کے لئے اک وقت حیرت ہو گیا

جذب تاثیر گل باغ مدینہ تب ہوا
بلبلوں میں بھی گرفتار محبت ہو گیا

کچھ نکی تھی طاعت رب العلا شاکر مگر
خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہو گیا

## عارف جناب بھائی کشن سنگھ صاحب تاجر کتب امرتسر ۱۰

یا الٰہی عشق تیرے میں جو ثابت ہو گیا
عارفوں سے ملکے بس وہ شاہ وحدت ہو گیا

آکے بحر عشق مین جو اہل حصت ہو گیا
گوہر نایاب پاکے شاہ حشمت ہو گیا

جس نے جانا ایک حق اہل حقیقت ہو گیا
خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہو گیا

کیا کریں دیر و حرم کو اور بہشت و بوستاں
کوچۂ محبوب ہمکو رشک جنت ہو گیا

جسنے دیکھا دلربا کو مست ہی وہ رات دن
اوسکے ہاتھون مین ہمیشہ جام الفت ہو گیا

عارفا بیدار ہو کر دیکھہ تو دیدار یار
کیا وہ دیکھے خواب مین جو اہل غفلت ہو گیا

## عزیز جناب عزیز الرحمن صاحب طالب علم انجمن کالج بہاولپور ۱۱

جب سے فخر الانبیا پھر ہدائیت ہو گیا
جو نہو ناتھا وہ مطلب اہل امت ہو گیا

رحمت اللعالمیں کے ہجر میں اے دوستو
کیا خوشی مجھکو ہوئی جو غم تھا رخصت ہو گیا

خوف دوزخ اور قیامت کا نہ کچھہ باقی رہا
خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہو گیا

جسنے بھیجا ہے جناب مصطفے پر پاک درود
وہ بشر دونو جہان مین پیر زراحت ہو گیا

کیون فرشتونکو عزیز از جان ہو میرا سخن
نعت احمد کا جو مجھے رتبہ عنائیت ہو گیا

## فروغ جناب منشی خدا بخش خانصاحب ملتانی مقیم بہاولپور ۱۲

تجھ سے کیا روشن چراغ دین و ملت ہو گیا
نام تیرا ماحی کفر و ضلالت ہو گیا

باعث ایجاد عالم باعث ہر این و آن
صاحب خیر الامم شافع یہ امت ہو گیا

گو نہ مانین کافر و ملحد ترے احکام کو
حکم تیرا مومنونکو مثل آئیت ہو گیا

آفتاب دین احمد کا ہوا جب سے ظہور
سے یہ روشن گل چراغ اہل بدعت ہو گیا

گھر نوا اپنا قعر دوزخ تھا مگر اب تو فروغ
خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہو گیا

## فصیح جناب مولوی عبد الفصیح صاحب ساکن قصبہ چاندپور ضلع بجنور ۱۳

نعت احمد کے سبب گھر اپنا جنت ہو گیا
چرخ ہفتم سے بلند ایوان رفعت ہو گیا

قامت محبوب حق کی وصف کے تاثیر سے
کلک بالیدہ میرا طوبے کی صورت ہو گیا

جب ہوئی پیدا جہا نین ذات پاک مصطفے
سارے عالم کے لئے وا باب رحمت ہو گیا

حشر کے دن روسیاہ ہونگو رسول پاک کا
پہر وہ پوشیکے لئے دامان عصمت ہوگیا

لعنتیں سارے جہانکی پہر نہ خوش آئین ادے
دعوت اسلام جسکا خوان نعمت ہوگیا

ایک سجدہ کے نکرنے سے وہ ابلیس لعین
تابحشر بستۂ زنجیر لعنت ہوگیا

گرچہ تھا آلودہ عصیان سراسر اے فصیح
خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہوگیا

## فضا — جناب میر حسین شاہ صاحب امرتسری شاگرد حضرت میر — ۱۴

درد دل درد جگر کچہہ بھی نہ پوچھ اے ہمنشین
ہجر احمد مین مجھے جینا قیامت ہوگیا

کشتی فخر امم کو کچھہ نہیں غم حشر مین
آپ سا جب ناخدا فخر رسالت ہوگیا

تمہی بلائے جان اگر مجہکو یہہ گرد معصیت
آپکی فرقت مین رونا ابر رحمت ہوگیا

جو فدا خیر البشر پر ہوں او ہیں کہدے فضا
یہہ بہانہ کیا مجے پہر شفاعت ہوگیا

## مجید — جناب منشی محمد عبد المجید صاحب ساکن قصبہ کرتپور ضلع بجنور ملازم فوجداری علیگڈہ — ۱۵

مہربان جب وہ در بحر رسالت ہوگیا
اشک چشم عاصیان دریائے رحمت ہوگیا

سچ کہا ہے یہہ کسی نے عذر بدتر از گناہ
تر ہرا دامن بسے اشک ندامت ہوگیا

کیون نہیں چلتا مدینہ کیطرف ہے اے مجید
ہائے اے کم بخت کیسا پست ہمت ہوگیا

## مسکین — جناب مولوی غلام نبی صاحب مقیم کارخانہ جناب الہی بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر — ۱۶

رونق افزائے سریر رب عزت ہوگیا
نور حضرت سے دوبالا نور وحدت ہوگیا

نقشۂ نور نبوت کا تجلے دیکھہ کر
پہلے مداح نبی نقاش قدرت ہوگیا

سایۂ طوبے کا زاہد اوٹھ گیا دلسے خیال
جب سے سودا سایۂ دیوار حضرت ہوگیا

رحمت اللعالمیں یان وان شفیع المذنبین
نام آن حضرت رفیق رنج و راحت ہوگیا

جو گرا قدمون پہ انکے از سر عجز و نیاز
سر فراز کوکب برج سعادت ہوگیا

گرتہی دلمیں رہا شوق ثنائے مصطفے
دیکہنا مسکین کو پہر اہل فصاحت ہوگیا

## واصف — جناب منشی رحیم بخش صاحب سیکریٹری یونین کلب امرتسر — ۱۷

کیا ہی خوش قسمت ہوں جب سے عشق حضرت ہوگیا
غم جو تھا جاتا رہا اور درد رخصت ہوگیا

کشتگان خنجر عشق نبی کو گور میں
آپکا دیدار ہی دار وئے صحت ہوگیا

لذت دنیا وہ گیا جو راحت عقبے نہو
مجھکو درد عشق احمد عین راحت ہوگیا

کوئی کہتکا درد عصیان کا نہیں واعظ ہمیں
آپ احمد شافع روز قیامت ہوگیا

امتی ہو نیکی خواہش سارے نبیونکو ہوئی
کیا شب معراج اونچا نجم عزت ہوگیا

گور سے نام نبی سنکر ہوا چنیت نکیر
خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہوگیا

للہ الحمد آج کل لوگون مین ہے یہہ غلغلہ
لیجئے واصف بھی اک مداح حضرت ہوگیا




**آفت** — عصمت مآب عفت پناہ جناب تجمل النسا بیگم صاحبہ لکھنؤ بر طرح تذکیر — ۱۸

جب شفاعت پر شہ ذی ویش سیرت ہو گیا — تیرا بیڑا پار اے کشتی امت ہو گیا
کیون نہ مین سو جان سے جی جان اوسپر وار دون — جسپہ خود قربان میرا رب العزت ہو گیا

**دلبر** — جناب بزم آرا بیگم صاحبہ پردہ نشین بگلی ور قلعہ بر طرح تذکیر — ۱۹

آسمان پر کسطرح سے ہو نہ بندی کا دماغ — جو نہ ہونا تھا وہ حضرت کی بدولت ہو گیا
مجھ نگوڑی پر ہوئی وہ آپکی چشم کرم — جاگی قسمت سایۂ خاتون جنت ہو گیا

**شرم** — جناب نور جہان بیگم صاحبہ پردہ نشین گلی نل بازار بر طرح تذکیر — ۲۰

آپکا کیا عشق اے فخر رسالت ہو گیا — پھر رواج سکہ مہر نبوت ہو گیا
پر لگا کر اوڑ رہی ہون اب مدینہ کی طرف — میرا اتر دامن مجھے بازوے ہمت ہو گیا
آپ کے جب فیض کا جاری ہوا چشمہ یہان — آب حیوان آپ ہی غرق ندامت ہو گیا
ماہواری تازہ نعتین شوق سے لکھتی گئی — شرم کو ابر سخن بھی ابر رحمت ہو گیا

**بیکل** — جناب عبرت النسا بیگم صاحبہ پردہ نشین امرتسر بر طرح تانیث — ۲۱

خورشید کا ہو مطلع اسے دیکھکے رو زرد — ہے چاند بو اداعی تو کتنی ہی صفدی کا
قربان نہون جان سے کیون دہن کو نہ وارون — رُون رُون مین میرے عشق رچا جبکے نبی کا
بیکل کے ہو کل ہاتھ مین دامن شہ دین کا — جو پیارے کا ہے پیار جو ہے پیتم میرے پی کا

**گوہر** — بی موتی جان صاحبہ طوایف لاہور شاگرد استاد امین بر طرح تذکیر — ۲۲

صاحب شق القمر کے وصف مین خامہ میرا — صفحہ کاغذ پہ انگشت شہادت ہو گیا
نصراحب فخر رسالت کا بھروسا حشر مین — کچھ ٹھکانا اے گنہگاران امت ہو گیا

**لونڈی** — مصنفہ زیور ایمان از رہتک بر طرح تانیث — ۲۳

آج بہتون سے مجھے ہے عشق رسول عربی کا — عربی و مدنی ہاشمی و مطلبی کا
اوسپہ قربان ہون صدقے ہون تصدق ہونین — کیا کہون کسطرح ارمان نکالون جیکا
مین ہی مرتی نہین مرتی ہین ہزارون اوسپر — ایک عالم مین پڑا شور ہے کیا حسن نبی کا
عطر ہے عشق نبی جس سے معطر ہون مین — میرا گہنا ہے جڑاو میرا جھومر میرا ٹیکا
لونڈی قربان ہے کیا نام ہے پیارا احمد — میرے پیتم میرے ولبر میرے پیارے میرے پیکا

**لیلیٰ** — بی مجلس آرا صاحبہ طوایف از ڈیرہ دون بر طرح تذکیر — ۲۴

امت عاصی کے سب فکر دکھ ڈہل جائینگے — جب نبی کا جوش زن دریاے رحمت ہو گیا
موت ہی آئے کہین تو دیکھون دیدار نبی — ہجر احمد مین مجھے جینا قیامت ہو گیا

**مہتاب** — بی مہتاب جان طوایف از کلکتہ بر طرح تذکیر — ۲۵

مجھ سے تر دامن ہزارون ڈوبنے سے بچ گئے — کیا نہ کیا دنیا مین حضرت کی بدولت ہو گیا




## آصف جناب مولوی الٰہی بخش صاحب مدرس مشن سکول امرتسر ۲۶

گیا کہوں ہوش خرد سب مجھسے رخصت ہوگیا
پھر میرے سر میں الٰہی جوش وحشت ہوگیا

فصل گل آئی مجھے سودا ہے وحشت ہوگیا
موسم گل بھی میرے حق میں قیامت ہوگیا

او مسیحا آپکا گھر ہی شفاخانہ ہوا
تندرست آتے ہی کیا بیمار فرقت ہوگیا

ہوگئے سارے عمل تسخیر کے بے فائدہ
نقش حب لکھا تو تعویذ عداوت ہوگیا

آپکی تصویر جب اوسمیں لگائی اے صنم
مثل کعبہ دیر بھی جائے زیارت ہوگیا

آتے ہی در پر صنم کے زخم دل پیر بھرے
سنگ در اونکا مجھے سنگ جراحت ہوگیا

مرد مومن ہوں محبت ہے مجھے قرآن سے
مصحف رخسار کا لو وہ طبیعت ہوگیا

میں وہ ہوں منحوس مجھکو دیکھہ کر رونے لگے
موت کے دن کیطرح روز ولادت ہوگیا

نام لیتا تھا جو ہر اک بات میں ناصح تیرا
شوق سننے کا مجھے اوسکی نصیحت ہوگیا

درد فرقت کو سناتا ہوں تو رو دیتے ہیں سب
مرثیہ سا حال اپنا جائے رقت ہوگیا

کھو چکا ہوں سیم و زر سیمیں تنوں کے عشق میں
حالت افلاس میں انکی بدولت ہوگیا

سب فرشتے دیکھتے رہ جائینگے یارب مجھے
جوش پر تیرا اگر دریائے رحمت ہوگیا

خاک میری بعد مردن کوئے قاتل میں گئی
اسقدر دل میں مرے شوق شہادت ہوگیا

شمع و گل لایا نہ میری قبر پر کوئی تو کیا
قبر میں روشن مرا داغ محبت ہوگیا

نالہ مثل تیر ہے آصف عدو کے واسطے
کیوں رقیبوں سے تجھے خوف عداوت ہوگیا

## خستہ جناب مولوی نور احمد صاحب ساکن امرتسر ۲۷

جو جو قسمت ہوگیا وہ وہ کتابت ہوگیا
اوسپہ قدرت ہوگئی جو جو کہ قسمت ہوگیا

کسکی ہشیاری کہاں کی ہوش یا نیر آنکر
برقعہ رخ ہمارا پردہ غفلت ہوگیا

بے مرامی سے میرے ناسور ہے ہر داغ دل
غیرت زنبور خانہ قلب حسرت ہوگیا

چار دن کی خستہ لے رخصت یہاں آئے تھے ہم
کچھ بھی ہم کر نے نہ پائے وقت رخصت ہوگیا

## واصف جناب منشی رحیم بخش صاحب سیکرٹری یونین کلب امرتسر ۲۸

کس سکندر فر کی یاد دید میں حیران ہوں
آئینہ بھی دیکھہ مجھکو محو حیرت ہو گیا

دیکھنا کافور ہو جائیگی شمع طور بھی
گھر کہیں روشن ہمارا داغ حسرت ہو گیا

نفی غم دباس و الم سے ہی مجھے فرصت کہاں
اضطراب اک باعث خط و کتابت ہو گیا

عشق میں باقی بھی کچھہ تیرا رہیگا طفل دل
اسطرح پہلے ہی گر تو پست ہمت ہو گیا

وہ ادہر جانے لگے اور جان ادہر جانے لگی
صبح کا ہونا مصیبت پہ مصیبت ہو گیا

آشنا عنقا ہیں صورت آشنا ہیں بیشمار
کیا ثمر دراندنوں نخل محبت ہو گیا

آج واصف کچھہ نئے تم ہی نہیں حیران ہو
قیس بھی سرگشتہ وادیٔ الفت ہو گیا

غیر طرح اجرتی

**رضوان** عالیجناب حسان الہند محمود اختر نواب حاجی محمد رضوان علیخان صاحب بہادر و رئیس اعظم مراد آباد - و معزز مربی ابر سخن ۲۹

اگر رنگ چمن بزم ثنا دے
زبان مدح خوان بلبل لڑا دے

شفاعت کا جو تو ڈنکا بجا دے
زمین میدان محشر کی ہلا دے

جو آہوئے حرم چھلبل دکہا دے
پریزادوں کو دیوانہ بنا دے

وہ مجرم ہوں جبھی محشر میں آؤں
شفاعت دیکھتے ہی مسکرا دے

جو لکہا وصف ذات مدینہ
زر افشاں ہو گئے اوراق سادے

کبھی تو اے نسیم لطف احمدؐ
ہمارے بھی گل مقصد کھلا دے

گذر جس راستہ میں آپکا ہو
نسیم خلد فرش گل بچھا دے

معاصی لے چلے سمت جہنم
اشارہ چشم رحمت کا ذرا دے

شراب عشق محبوب الہی
پلا دے ساقیا مجھکو پلا دے

مدینہ کو چلوں اڑتا ہوا میں
جو تو اے شوق کامل پر لگا دے

نکیوں ہو رتبہ سبطین افضل
ہیں شاہنشاہ دیں کے شاہزادے

کہوں کیا آمد مضمون کو رضوان
مثل سچ ہے کہ بندہ لے خدا دے

**زبیر** جناب منشی احمد بخش صاحب پروبیشنر ڈپٹی انسپکٹر پولیس امرتسر ۳۰

زمن رم خوردہ آہوئی در من دیدہ گویا
غزال بسملم را بوئی خون نشنیدہ گویا

ترا بارے نظر بر حال زار من نمی افتد
نگاہ آشنا را داہ گردانیدہ گویا

سر انگشت حنا بست تو ہم چندین خلش دارد
ازاں سر پنجۂ رنگیں چہ خوں بر خاک می ریزد
شب ماتم ز دیدار تو روز عید می گردد
نیاز من سبک در وزن و ناز تست گر انبار است
ز بزم مے کشاں چوں قلقل مینا بروں رفتی
نگہہ دز دیدی و در لب شکستی خندۂ شیریں
زبیر از سوز دل واسوختنہا آرزو داری

گل زخم جگر از دست رنگیں چیدۂ گویا
پس از کشتن کف افسوس را مالیدۂ گویا
در آغوش ہلال آسماں بالیدۂ گویا
بمیزان دو ابرو ہر دو را سنجیدۂ گویا
ز رست انداز مستان بدگمان گردیدۂ گویا
حدیث نرگس و گل از کسے نشنیدۂ گویا
سپند آسا بدود خویشتن پیچیدۂ گویا

ابر سخن نہایت شکریہ کے ساتھہ حضرت میر غیاث الدین صاحب فرزند جناب میر سیف الدین صاحب اخوند شہزادگان لدہانہ کے قطعات تاریخ درج کرتا ہے

## تاریخ ہجری

چو ابر سخن دُر فشاں شد بدہر
پئے سال تاریخ ہجری غیاث

کہ مجموعۂ علم و فضلیت و فن
بگفتا نشاط دل ابر سخن
۱۳

## تاریخ عیسوی

چون دُر ربار شد زامر سر
گفت تاریخ عیسویش غیاث

نو بہار مراد ابر سخن
۱۸۸۹
گلشن اعتقاد ابر سخن

## ایضاً

گلدستۂ ابر سخن فرحت فزائے انجمن
تاریخ چون دُرِ عدن گفتا غیاث الدین من

از لطف رب ذوالمنن چون شد بگلشن خندہ زن
۱۸
۸۹
بہر زیب جان افزا چمن گلدستۂ ابر سخن






## ٹھمری

## نشہرت جناب خواجہ محمد شاہ صاحب از پٹنہ ۳۲

مین آیا ہوں راجہ تمہارے دوارے
بنیؐ کے سہارے علیؑ کے سہارے

پیرت ہون میں پیاں کرت ہونیں بنتی
بسارو نہ تم موکو پیتم پیارے

ورس بن بہت دن سیاں موکو بیتا
کٹی رین گنتہ گگن بیچ تارے

نینٹھر مورے ساسو ہے بیری نند یا
بنے کیسے سیاں تمہارے ہمارے

نجر بھر کے چتو دجو مکہہ سے بنو لو
کرت ہے عرج لو سے شہرت یہ تمہارے

## منقبت حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ

معدنِ صدق و صفا حضرتِ غوث الثقلین
مظہرِ نورِ خدا حضرتِ غوث الثقلین

نخلِ بستانِ شرف گلشن اعزاز و جلال
سروِ گلزارِ رضا حضرتِ غوث الثقلین

مرشدِ کامل و ہادی رہِ دین نبیؐ
رہبر و راہ نما حضرتِ غوث الثقلین

ناز کیونکر نہ مریدون کو خدا سے ہووے
تو ہے محبوب خدا حضرتِ غوث الثقلین

جسکے لینے سے ہر اک ہوتی ہی مشکل آسان
واہ کیا نام ترا حضرتِ غوث الثقلین

تم حسینی حسنی تم ہو نجیب الطرفین
تم ہو فخرِ دوسرے حضرتِ غوث الثقلین

جسکو کہتے ہیں یہاں بادشہ ہفت اقلیم
ہین ترے در کے گدا حضرتِ غوث الثقلین

منسلک سلسلۂ پاک مین ترے ہونین
تو مربی ہے مرا حضرتِ غوث الثقلین

تو طبیب مرض دین ہون مریضِ عصیان
ہے تو ہی میری دوا حضرتِ غوث الثقلین

تجھپہ دعوے ہے میرا ہوئیں مرید و نیں ترے
تو ہی مرشد ہے مرا حضرتِ غوث الثقلین

فکر عقبےٰ کی نہین ہے مجھے ہرگز کہ تو ہی
وان وسیلہ ہے ترا حضرتِ غوث الثقلین

تنگ ہو نین فلک پیر کے ہاتھون سے کمال
ظلم سے اسکے بچا حضرتِ غوث الثقلین

ہے صفیر جگر افگار کے حق مین کافی
مرہم لطف ترا حضرتِ غوث الثقلین

لنوٹ۔ ربیع الثانی حضرت غوث الثقلین کا مہینہ ہے اسلئے منقبت تحریر ہوئی۔




مرقومہ
جناب افق صاحب ایڈیٹر اخبار نظم لکھنؤ

کنول جاگے سوئے ہوئے رات بھر کے
نہاتے ہیں شبنم میں پتے شجر کے
اٹھے طائر آب جل سین کر کے
نکلتے ہیں ارماں نسیم سحر کے

ہے یوں دھوپ کی روشنی مندروں میں
چمک دھوپ کی جس طرح ہو گھروں میں

وضو آب شبنم سے گل کر رہے ہیں
مسلمان یاد رسل کر رہے ہیں
حسین ہاتھ سے شمع گل کر رہے ہیں
ہوا خواہ عالم یہ غل کر رہے ہیں

بہت سو چکے منہ اندھیرا ہوا ہے
اٹھو سونے والو سویرا ہوا ہے

سپیدہ سحر کا نظر آ رہا ہے
گل دودۂ شمع مرجھا رہا ہے
مغنی ہر اک بھیرویں گا رہا ہے
نہاری نجم آسماں کھا رہا ہے

چکوروں کو ہے رنج ہجر قمر کا
پتنگے کو غم ہے چراغ سحر کا

ہوئیں مرغ شب بیر کی بیکار آنکھیں
کھلیں سو کے نرگس کی بیمار آنکھیں
عنادل سے پھولوں نے کی چار آنکھیں
ہوئیں حلقۂ ور کی بیدار آنکھیں

کنول کے شبستان سے زنبور نکلے
تلاش اجورہ میں مزدور نکلے

فرنگی ہوا کھانے آئے چمن میں
طلا اپنے جوڑے سے سرخاب بن میں

تھاتی ہین عورات گنگ وجمن میں | ہے کچھہ کھُل جاگے ہوؤنکے بدنیں

اُٹھا گووسے جو جگر سے لگا تھا
کیا جسکی تقریب میں رت جگا تھا

عنادل چہکنے لگے آشیاں میں | مہکنے لگی بوئے گل بوستاں مین
چٹکنے لگے غنچہ باغ جہاں میں | طراوت ہوئی دیدۂ باغباں مین

اوٹھے فرش گل پر جو لیٹے ہوے تھے
اوڑے مرغ جو پر سمیٹے ہوے تھے

تعلق جو تھے وہ کئے کام سب نے | کیا عالم نور عالم کو رب نے
کیامست رندونکو بنت العنب نے | کیا جانشیں مہر کو ماہ شب نے

شفق نے کیا سرخرو آسماں کو
گلوں نے معطر کیا بوستاں کو

جو تھے بستر خواب غفلت میں سوئے | اوںھون نے نہ مُنہہ ہاتھہ اُٹھہ اُٹھہ کے دہوئے
کل اسباب آرام غیروں نے ڈہوئے | مکا لونمیں کانٹے مصیبت کے بوئے

صد افسوس لیکن نہ بستر کو چھوڑا
رہے غافل اللہ پر گھر کو چھوڑا

مسان ایسی وزد جہالت نے ڈالی | جو تھی دولتِ علم گھر میں چورا لی
خزانے کئے شان وشوکت سے خالی | رہ نقب سے سب کمائی چورا لی

اُچکوں نے کل مال واسباب تاکا
پہری گھر ہیں جھاڑو پڑا ایسا ڈاکا

تبر کو نہ چھوڑا نہ خنجر کو چھوڑا | ملک کو نہ اورنگ افسر کو چھوڑا
کمربند چھوڑا نہ بکتر کو چھوڑا | نہ تخت حکومت نہ لشکر کو چھوڑا

جو کچھہ تھا وہ لوٹا وہ چھینا وہ بینا
خزانہ وہ ہڑا وہ ہڑ اثاثہ وفینا

جناب علی کی نہ شمشیر چھوڑی | نہ ارجن کے بانوں کی توقیر چھوڑی
نہ تدبیر چھوڑی نہ تقدیر چھوڑی | حکومت نہ فوج جہانگیر چھوڑی

کیا اپنے قبضہ میں فتح و ظفر کو
لیا ترکش و تیر و تیغ و سپر کو

گیا کاٹ شمشیر و تیغ رواں کا
لٹا گنج امن و پناہ و امان کا
چھنا تختِ طاؤس شاہ جہاں کا
گیا تاج و اورنگ ہندوستاں کا

بنی ہار کھونٹی کا عالم پناہی
ہوئی جبین غفلت سے کافور شاہی

پرائے ہوئے اپنے خطے جزیرے
لیا کوہ نور ایسے نایاب ہیرے
بنا جس طرح مال غیروں نے چیرے
خزانے ـ دفینے خزینے ـ ذخیرے

پھلتا ـ زرہ ـ خود کوئی نہ رکھا
نہ جوشن نہ وہ چار آئینہ رکھا

جو کھانے کو باقی رہا کچھ وہ غم ہے
ہلاہل ہی ہیرا ہے ـ زہر اور سم ہے
کلیجے کی آنکھوں کی سر کی قسم ہے
شکست اور دھوکا ہے تیغ دو دم ہے

جو پینے کو ہے بھی تو گھونٹ اپنے خونکا
ہے اشکِ روان دیدۂ نیل گون کا

ہوا بخت بیدار رنج و محن کا
ہر اک نقش جاگا ہر اک مکر و فن کا
اوٹھا سبزۂ خواب دیدہ چمن کا
ہوا خواب خوابِ گران کم کرن کا

ہزاروں نئے فتنے روزانہ جاگے
نہ انکو مگر جاگنا تھا نہ جاگے

خبر پیرہن کی نہ کچھ ہوش تن کا
نہ کھٹکا جفائے سپہرِ کہن کا
نہ رنج اہل غم کا نہ اہل محن کا
نہ غم خاص اپنا نہ اہل وطن کا

جو سوتے ہیں یوں لوگ کرتے یقین ہیں
کہیں قسمتِ ہند تو یہ نہیں ہیں

بہت کچھ کیا شور مرغِ سحر نے
بہت گدگدایا نسیمِ سحر نے
جگایا بہت غل مچا کر گجر نے
بہت دستکیں دیں مکانوں کے در نے

نہ شورِ طیورِ نوا گر سے جاگے
نہ آواز اللہ اکبر سے جاگے

ذرا ہوش میں آؤ اے سونے والو
اوٹھو قیمتی وقت کے کھونے والو
فدائے رخ غافلی ہونے والو
سنو ملک کے حق مین بس بونیوالو

نہیں جاگتے کیا غضب ڈھا رہے ہو
کھو ہند سے خار کیون کھا رہے ہو

جو کچھ تھا گرہ میں و غفلت سے کھویا
سدا زہر اقبال کے حق مین بویا
جہالت سے نام فراست ڈبویا
ہنے بیخکن آپ ہی اپنے گویا

سبق جو پڑہائے گئے تھے وہ بھولے
غضنفر اپا ہج بنے شیر بولے

نہ ایوان کسرے - نہ ہے ساغر جم
نہ ہے سام کابل نہ ہے گرز رستم
نہ پنجہ علیؑ کا نہ ہے فیض حاتم
نہ شمشیر دست علیؑ کا چم و خم ؛

علم ہے نہ عباسؑ لشکر شکن کا
نہ جوش جوانی حسینؑ و حسنؑ کا

اگر عقل پر فہم پر زور دو گے
نہ شمر لعین کا کبھی نام لو گے
تو بنیاد کلفت سے آگاہ ہونگے
یہی سوچکر اپنے دلمین کھو گے ؛

نہ ابلیس و ضحاک نمرود ہے وہ
ہلاکو نہ شداد مردود ہے وہ

فقط ہے نفاق اپنا صرف اپنی غفلت
کمی عقل کی بیوقوفی حماقت
تعصب بغض حسد کینہ جہالت ؛
عداوت کی کثرت لیاقت کی قلت

یہی ہیں جنہوں نے بسا باغ اوجاڑا
زمانہ میں جھنڈا مصیبت کا گاڑا

کرو عقل و فہم خرد کی درستی
ریاضت سے حاصل کرو لغو جستی
پڑہو مصحف صحت و تندرستی
اوٹھا دو زمانہ سے اعضا کی سستی

کمالون کو جانون ترقی کا حیلہ !
تجارت کو روزی کا سمجھو وسیلہ !

# طبیب

**سوال** صحت اور مرض کسکو کہتے ہیں
**جواب** صحت ایک حالت بدن کی ہے جس سے سب افعال نفسانی وطبعی کہ شایان ہیں سرزد ہوں اور رنج نہو برخلاف اسکے مرض ہے۔
**طب** حالت جسم کے تین درجہ ہیں۔ صحت کلّی ایک ہے جس سے سب افعال اوپر مجرے طبعی کے جاری ہوں۔ اور مرض ایک حالت خارج طبعی سے ہے جس سے سب افعال کو ضرر پہونچے ان دونوں حالتونکے درمیان ایک حالت ہے جسکو حالت متوسط کہتے ہیں یعنی نہ مرض ہے اور نہ صحت جیسا طفلی یا ضعیفی یا بعض مرض مثل کلف جھائین نمش وغیرہ کے بیدک جب سب اندریان کام درستی کرین توسکھ یعنی صحت ہے برخلاف اسکے دکھ یعنی مرض ہے۔
**ڈاکٹری** ویسی ہی دو حالت ہین اگر کسی افعال نفسانی روحانی یا طبعی مین نہو اسے ہلتھ یعنی صحت کہتے ہین خلاف اسکے ڈزیز یعنی مرض ہے۔
صحت ہر قسم کے آدمیونکی مختلف ہے جنکے قوائی قوی ہین اونکی صحت بھی قوی ہے اور جنکے قوائے ضعیف ہین اونکی صحت بھی ضعیف ہے۔

**سوال** مرض کتنی قسم کے ہیں۔
**جواب** ہرایک طب مین مرض کی بہت قسمین ہین۔
**طب** مین مرض دو قسم کے ہیں مفرد یا مرکب + پھر مفرد کی تین قسم ہیں سوءمزاج مرض ترکیب تفرق الاتصال پس یہہ بھی ظاہر ہو کہ اعضا یا تو مفرد ہین مثل ہڈی رباط عصب عضلات وغیرہ کے یا مرکب ہین مثل دماغ ریہ قلب و معدہ وغیرہ کے پس مرض اگر ساتھ عضو مرکب کے خاص مرض ہے اوسے مرض ترکیب کہینگے اگر ساتھ دونوںکے مخصوص ہے تفرق الاتصال نام رکھتے ہین۔

سوء مزاج عضو مرکب مین ہو نہین سکتا
بیشک وہ مرض ترکیب ہے اور تفرق
اتصال مرض ترکیب کی ایک نوعیت ہے
کیونکہ تفرق اتصال بدون مرض ترکیب کے
ہو نہین سکتا اور مرض ترکیب بغیر تفرق
اتصال کے ممکن ہے + سوء مزاج کی
دو قسم ہین ساذج اور مادی یعنی جو تغیر
بدن مین ہوتا جسکا سبب خارجی یا داخلی ہے
اگر وہ موجب تغیر اخلاط کا ہے تو بادی
کہینگے اور اگر ساتھ روح یا اعضا کے
علاقہ رکھے تو ساذج ہے پس ساذج
اور مادی دونونکی آٹھ قسم ہین گرم خشک
سرد تر گرم تر۔گرم خشک ۔ سرد تر
سرد خشک ۔ اور مرض ترکیب کی
چار قسم ہین ۔ مرض خلقہ ۔ مرض مقدار
مرض عدد ۔ مرض وضع پھر خلقہ کی چار قسم
ہین امراض شکل کہ شکل مین اختلاف ہو
دوسرے مجرونکا جوڑا یا تنگ ہونا
تیسرے جوف کا بڑھ جانا یا سکڑ جانا
چوتھے صفایح یعنی کہرکہرا ہونا یا چکنا ہونا
خلقت سے ۔ دوسرے مرض مقدار ہے
کہ مقدار عضو کی بڑھ جاوے جیسے داء الفیل
تیسری قسم امراض عدد کہ عدد عضو کے
بڑھ جاوین جیسے ۳۲ دانت کے ۳۴
ہون یا چھنگا ہو ۔ چوتھے مرض وضع

کہ کسی جوڑ کا ہٹ جانا جیسے شانہ کا
اوتر جانا + تفرق اتصال وہ مرض ہین
جنسے مراد ہے جدا ہونا شئے متصل کا جیسے
چھل جانا یا کٹ جانا خواہ عضو مفرد مین ہون
یا مرکب مین نام اِنکے ہر جگہ پر مختلف ہین
بعض نام جگہ سے نامزد ہین جیسا ذات الریہ
یا ذات الجنب یا خراش امعا کو سحج اور
خراش جلد کو زخم کہینگے اور بعض ازروئے
تشبیہ کے ہن جیسا داء الفیل یا داء الاسد
اور سبب پر منحصر ہن جیسے صرع ومالیخولیا
اور بعض اخلاط پر منحصر ہن مرض مرکب
وہ ہے کہ دو یا زیادہ مرض کے جمع
ہو نیسے ہو جنکی ہیئت ظاہر ایک اور
علاج بھی خاص ہو جیسے ورم کہ سوء مزاج
مادی و مرض ترکیب اور تفرق اتصال
سے مرکب ہے یعنی سوء مزاج مادی
اسوجہ ہے کہ جب تک مادہ نہوگا زیادتی
عضو کی ظاہر نہوگی اور مرض ترکیب اسوجہ سے
کہین گے کہ آفت بیچ شکل اور مقدار کے
ورم سے ضرور ہوئی ہے اور تفرق
الاتصال اسطرح ہوا کہ جب تک
فرق بیچ اتصال اجزاے عضو کے
نہین پڑتا ٹھرنا مادہ کا ممکن نہین کہ ورم
پیدا کرے ۔
بیدک مین مرض کی چودہ قسم ہین

اگر والدین کے نطفے سے اولاد کو مرض
پہونچے جیسے فساد آتشک یا کوڑہ وغیرہ
اس قسم کے مرضونکو سہج روگ
کہتے ہین اگر شکم سے خلقی کبڑا النگڑا اندھا
وغیرہ پیدا ہو انکو گربھج روگ کہتے ہن
اگر بحالت حمل زچہ کی بد پرہیزی سے
بچہ کو عوارض مثل مرگی یا ہیڈرو کفلس کے
عارض ہون انکو جات روگ کہتے ہین
اور جو ہتھیار کے صدمہ سے بحالت حمل
بچہ کو مرض کو پیدا ہو پیٹر اجنٹ جیسے اکثر
ڈاکٹر یا قابلہ بباعث ترچھے ہو جانے بچہ کے
بوقت وضع حمل دستکاری کرتے اور
ایک قسم کا موچنا جس سے بچہ کا سر دباکر
کھینچ لیتے ہین چونکہ ہڈی بچہ کی نرم ہے
اگر زیادہ دب جاتی تو کھوپڑی لبنی
رہ جاتی پس خلقت کھوپڑی کے فرق
ہونیسے کچھ دماغ اور افعال مین نقصان
ضرور ہو گا تو ان امراض پیٹر اجنت کہتے
ہین - اگر فصل یعنی رُت کی تبدیلی سے
جو عوارض پیدا ہون انکو کال جنت
اور بزرگونکی بد دعا یا ستارونکی نحوست سے
جو مرض ہون انکو پربھاوج کہتے ہین
اور بھوک پیاس کمزوری اور بڑھاپے
سے جو مرض ہون انکو سبھاو جنت
کہتے ہین - اور غصہ یا رنج شہوت محبت

اور خوشی طمع وغیرہ سے جو مرض ہون
انکو آگنتک کہتے ہین - اور اقسام بخار
خواہ انکا سبب داخلی ہو یا خارجی انکو
کا یک روگ یعنی کرم سے ہونا جانتے
ہین اگر کچھ وحشت یا پاگل پن ہو اوسے
انتر روگ کہتے ہین اگر کسی خلط یا کسی
ملک کے اثر سے رنگ بدن مین اختلاف
ہو جیسے بھورا آدمی یا حبشی تو اوسے
ویسج کہتے ہین اور ایک قسم مرض کی اسطرح
بھی لکھی ہے کہ پہلے جنم مین پاپ کرنیسے
یا گاے اور برہمن کو مار ڈالنے سے جو
مرض ہو اوسے کرمج کہتے ہین اور جو
تغیر اخلاط سے جسکو سوء مزاج مادی کہتے
ہین مرض پیدا ہوا وسے دوکھج کہتے ہین
اور کرم دوکھ وہ مرض ہین کہ کرمج اور
دوکھج کے اسباب سے پیدا ہون -
یہ چودہ قسم کے عارضہ ہن جوانمین سے
علاج پذیر ہون سادہ کہینگے جیسا
بخار ہیضہ کھانسی وغیرہ اگر عرصہ تک
تکلیف دیکر اچھے ہون کشٹ سادہ
کہلاتے ہین جیسا گنٹھیا یا بواسیر وغیرہ
تیسری وہ ہے کہ جسکا دفع ہونا محال
علاج پذیر ہو جیسے دق ایسے عوارض کو
اسادھ کہتے ہین جو انکو پہچانکر دوا کرے
اوسے بیدک یعنی طبیب کہتے ہین -

ڈاکٹری مین مرض پانچ قسم کے ہین
اوّل ڈائموٹک ڈزیز اس قسم مین وہ امراض
شامل ہین جو ایک سے دوسرے کو بباعث
سمّیت کے لاحق ہوتی ہین یہ چار قسم کی
ہین میازمیٹک انتھیٹک ڈائرٹک پرازٹک
دوسری کانسٹی ٹیوشنل اسمین وہ مرض
شامل ہین جسمین خراب رطوبت جسم مین
جمع ہوتی یا موروثی ہون اسکی دو قسم ہین
وائتھیٹک ٹیوبرکیولر - تیسری لوکل ڈزیز
جسمین خاص خاص مرض شامل ہین اسکی
آٹھ قسم ہین امراض عصب آلات خون کے
عوارض امراض ریہ امراض آلات ہضم
امراض آلات بول امراض آلات تناسل
امراض آلات محرکہ امراض جلد چہارم
قسم ڈیویلوپمنٹل ڈزیز اسمین وہ مرض
ہین جو جسم کی پرورش یا اوسکے گھٹنے بڑھنے
سے پیدا ہون جنکی چار قسم ہین اولمین
بچونکے عارضے دوسرم مین عورتونکے عارضے
سوئم مین بڈہونکی مرض چہارم جو باعث
کمی پرورش جسم کے ہوتی ہین -
پنجم قسم وائلنٹ ڈیتھ اسمین امراض تشددی
شامل ہین جسکی دو قسم ہین اول مین سب
قسم کے سمیات دوم مین ضربہ وسقطہ
کے عوارضات ہین -
ڈاکٹر گرنڈرووڈ صاحب کا یہ نسخہ
تشنجی قولنج مین مفید ہے -
نائیٹرس ایتھر - یکڈرام - الیسی ٹیٹ آف مارفیہ
آدہ گرین
کیمفر واٹر - ۱۲ اونس -
سب کو ملاکر اسمین سے ایک ایک ڈرام
کے مقدار سے بوقت ضرورت استعمال
کیا جاوے مفید ہے -

## ڈاکٹر لی می آر صاحب فرماتے ہین

کہ جب احتباس سدے کی وجہ سے قولنج
حادث ہو تو دو آونس روغن بیدانجیر مین
۳ قطرہ روغن جمال گوٹہ ملاکر نصف آونس
دو دو گھنٹہ بعد آدہی آدہی گرین افیون کے
ہمراہ دنمین تین مرتبہ دین -

## زبرجد بنانے کی ترکیب مجرب

سبز مینے کے نگینے بناکر ایک کوری مٹی
کی رکابی مین علیحدہ علیحدہ رکھکر کوئیلون کی
آگ پر رکھین جب نگینے خوب گرم ہو جاوین
تب اوسپر پھٹکری کا پانی قطرہ قطرہ اسقدر
ڈالین کہ وہ ٹھنڈے ہو جاوین اسیطرح
تین ۳ بار گرم اور ٹھنڈا کرین پھر ٹھنڈے پانی
سے دہووین رنگ اوسکا مثل زبرجد کی
ہوگا مگر وزن کم ہوگا -

## مکانسے مکھیونکو دور کرنیکی ترکیب

عقر قرحہ   گندہک   بیخ نرگس   ان تینون
چیزونکو پانی کے ساتھ پیسکر دیوارون اور
زمین پر چھڑکنے سے مکھیان دور ہوتی ہین




مرقومہ جناب میر کرامت اللہ صاحب فرزند جناب میر اسد اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر

(ابتدائی تعلیم یافتوں کا صفحہ)

(۱) اردو علم ادب میں حروف تہجی مین سے مندرجہ ذیل محاورے نکالے گئے ہین ہر ایک کا محل استعمال کیا ہے ؟

(ا) یہہ نون خفے ہیں
(ب) وہ تو غین ہو گئے
(ج) یہہ تحریر صاد کے قابل ہے
(د) بس یہ لام کاف بھی جانے دو
(ھ) اوسکا شین قاف اچھا ہے
(و) چلئے وال فے عین
(ز) حضور دال پیش رے
(ح) الف ہو گئے
(ط) جائے الف بے تے سیکھئے
(ی) بس عین ہے عین
(ک) یہہ عین ضاد خوب کہتے ہین
(ل) وال ہے

(۲) یہہ مثالین کہان کہان استعمال ہوتی ہیں
(ا) ہاتھی آئے گھوڑا جائے اونٹ بچارا غوطے کھائے
(ب) اُڑتی چڑیا کا دودھ نکالو
(ج) کبھی پانی سے بھی مکھن نکلا ہے
(د) تیل دیکھو تیل کی دہار دیکھو
(ھ) کہان خانخانان کہان میان فہیم
(و) چادر دیکھ کے پاؤں پھیلاؤ
(ز) ایک کریلا دوسرا نیم چڑہا

(۳) یہہ محاورے مضمون یا عبارت مین کسطرح لائینگے
بٹا لگیا دیگیا - ہزارون بلنا دٹے - سخت مزتور - کتاب کا کیڑا - یک نہ شد دو شد - تر دماغ - خر دماغ -

(۴) ناک - مٹی - ہوا - آگ - جہاڑ - دم - کن کن معنون مین آتے ہین

(۵) یہہ معرفہ اسم کن نکرہ صفتون کے واسطے خاص ہو گئے ہین - افلاطون - قارون - حاتم - حسین خان نادرشاہ - تانتیا بھیل - خانخانان

(۶) ان الفاظ کی تانیث اور جمع کیا ہیں - قلم - جیب - وہی - پانی - گیسو - بلبل - زلف - عزیز سپیچ - رپورٹ - اچھا اور تحقیق کرو - آسمان خورشید - دسپنا - ہری چگ - شمشیر -

(۷) اشعار مندرجہ ذیل کا مطلب بیان کرو

(ا) جھائے خاک وحشی عشق بشان پہ گھاس
لیکن ہری کھری نہ ہری بن ہری ہوے

(ب) نقش فریادی ہے کسکی شوخی تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا

(ج) تم تو ہو جان اک زمانہ کی
جان تم پہ نثار کون کرے

(د) تنگ آئین گے نکیا میدان محشر دیکھ کر
اے جنون ہم پاؤن پھیلاتے ہین چادر دیکھ کر

(اعلیٰ تعلیم یافتونکا صفحہ)

## ھیولےٰ

ہر چیز کے مادہ کو ماہیت اور اصلیت کو لغت مین ہیولےٰ کہتے ہین اور حکما کی اصطلاح مین اول جوہر کا نام ہیولےٰ ہے جس سے جسمی صورت کا ظہور ہوتا ہے فرقہ متکلمین کے نزدیک حقایق اشیا کا نام ہیولےٰ ہے مگر ہماری دانست مین یہ ایک مرکب کلمہ ہے جسکے دو اجزا ہیئت اور اولےٰ ہین یعنی صورت و شکل اول مگر استعمال نے اتنا تخفیف سے کام لیا کہ باقی ہیولےٰ رہ گیا۔ ہر چیز کی ترکیب کا سامان جو اوسکے مرکب ہونے سے پیشتر متفرق رہا کرتا ہے وہ فضائے نامتناہی مین اجزاء ذرات بے انتہا فرض کئے گئے ہین اور فنا جسمی کے بعد بھی ہر چیز کا ہیولےٰ قایم رہتا ہے یعنی جب کسی چیز کی ترکیب مین خرابی واقع ہو جاتی ہے تو پھر اوسکے اجزا بشکل ذرات منتشر ہو کر اوسی فضائے نامتناہی مین پریشان ہو جاتے ہین۔ اونکو کبھی فنا نہین ہوتی۔ مگر مزاج ترکیبی اکثر فنا ہو جایا کرتا ہے

---

## سوانح عمری اسکندر

ملک مقدونیہ کے بادشاہ فیلقوس کا بیٹا تھا اسکی پیدایش ۳۵۵ سنہ سال قبل حضرت مسیح کے ہوئی۔ باپ نے اسکو تعلیم و تربیت کیواسطے ارسطو یا ارسطالیس کے سپرد کیا ابتداے عمر سے اسمین آثار خوش اقبالی ظاہر تھے۔ فیلقوس کی وفات کے بعد ۳۳۶ سنہ قبل حضرت مسیح کے تخت نشین یونان ہوا۔ اکثر صوبہ جات نے سرتابی کی مگر اسنے اپنی شجاعت اور مستعدی سے سب کو زیر کیا۔ اور ملک مصر او رشام اور ایران وغیرہ کل سلطنت فارس کو فتح کر کے اپنے قبضے مین لایا۔ ہندوستان مین بھی پنجاب تک آیا اور راجہ پورس سے لڑائی ہوئی۔ چونکہ فوج اوسکی بوجہ سفر دور دراز کے بیدل ہو رہی تھی۔ اس واسطے آگے نہ بڑھ سکا۔ شہر بابل مین بعارضہ بخار بیمار ہو کر ۳۳ برس کی عمر مین ۳۲۳ سنہ قبل حضرت مسیح کے انتقال کیا۔ شہر اسکندریہ اور اصفہان اوسکے آباد کئے ہوئے ہین لڑائی مین سکندر سے دارا کا شکست کہانا۔ اور داراوسکی مان بی بی ولڑکے بالونکو اسیر کر کے لیجانا۔ اور اوسنے بہ کمال خوش خلقی پیش آنا یادگار زمانہ ہے آئینہ بھی اسکے عہد کا ایجاد خیال کیا جاتا ہے۔

نمبر گذشتہ کے سوالونکے جواب

(۱) غیر حاضر ۲ طبقہ اول ۲۰ طبقہ دویم ۵۹
(۲) زید ۶۰۰ پونڈ عمر ۸۸۸ پونڈ ۱۷ شلنگ ۹ ½ پنس
(۳) بعوعه (۴) ۴۶۸
(۶) (ا) ۳ ⅓ (ب) ۳ و ⅔
(س) ۱ = ۵ و ⅔ ۲ ص

# ترقی زبان اردو

از

## جناب مولوی وحید الزمان صاحب
## حیدرآباد دکن

ہم سے جہان تک ہو سکے اپنی زبان اور ملک کی ترقی کریں یہہ امر ظاہر ہے کہ ہر زبان کی ترقی اوسی وقت ہوتی ہے جب اوس زبان سے ہمارے مقاصد اور اغراض متعلق ہون خواہ یہ مقاصد دین کے ہون یا دنیا کے یا دونوں کے جہان تک تعلق مقاصد اور اغراض کا کسی زبان سے بڑہتا جاویگا وہین تک اوس زبان کی ترقی ہوتی جاویگی اور جہان تک مقاصد اور اغراض مین انحطاط ہوگا وہین تک اوس زبانکا تنزل ہوگا ہمارے ملک کی زبان اردو ہے جو درحقیقت ایک مرکب زبان ہے اوسمین سنسکرت اور بھاکا اور فارسی اور عربی اور انگریزی الفاظ مخلوط اور مستعمل ہین جب ہم چاہین اپنی اردو زبانکو وسعت دیوین اور ممالک اجنبیہ مین اس زبانکو پھیلا وین تو ہمکو کئی امور لازم ہین –

(۱) ہم زبان اردو کی تحریر اور املا کو نہایت سلیس اور آسان کرین تاکہ زبان سیکھنے والیکو اوسکے الفاظ لکھنے مین کسی قسم کی دشواری درپیش نہو ہم ت اور ط اور س اور ص کا امتیاز واجب او ضروری نہ جانین اسیطرح ظ اور ض اور ذ کا فرق لازم نہ مانین ہر ایک لفظ عربی زبانکا جو اردو مین مستعمل ہے اور تقریباً کثرت استعمال کی وجہ سے وہ لفظ زبان اردو کا ایک جزو ہو گیا ہے جب اوسمین ان حروف مین سے کوئی حرف موجود ہو تو کتابت مین ایسی آسانی برتین کہ لکھنے والیکو اختیار کلی حاصل ہو مثلاً ظلم کا لفظ خواہ ض سے لکھا جاوے یا ز سے یا ظ سے ہم کسی ایک طور کو غلط نہ سمجھین –

(۲) یہہ کہ ہم اردو زبانکی گرامر یعنی صرف و نحو کے قواعد اچھی طرح سے درست کرین اور جہانتک ہو سکے اس قسم کی کتابین صرف اور نحو اور لغت اور اشتقاق اور ادب کی اپنی زبانمین تالیف کرتے رہین –

(۳) یہہ کہ ہم عمدہ عمدہ علوم اور فنونکی کتابین خواہ وہ دینی ہون یا دنیاوی اردو زبانمین تالیف اور ترجمہ کرین – تاریخ اور تجربے اور زمانے مقتضی سے یہہ امر اظہر من الشمس ہے کہ جس زبان مین علوم اور فنون بہت ہوتے ہیں اوس زبانکا بقا اور قیام ایک مدت مدید تک رہتا ہے اور جو سلسلہ تالیف و تصنیف کا اور علوم جدیدہ کے ترجمہ کرنے کا اوس زبان مین جاری رہے تو علاوہ بقا اور قیام کے روز افزون ترقی ہوتی جاتی ہے –

آپ عربی زبان کو دیکھئے کہ ہندوستان مین اوسکا
قیام اسی وجہ سے ہے کہ ہمارے دینی اغراض
اور مقاصد اس زبان سے متعلق ہین اگر ہمارے
دینی مقاصد عربی زبانسے متعلق نہ ہوتے تو
ہندوستان مین آج ایک شخص بھی عربی جاننے
والا نہ نکلتا خیال کیجئے کہ فارسی زبان کیسی شیرین
اور فصیح زبان ہے مگر چونکہ رواج اوسکا ہندوستان
محض مغلیہ سلطنت کے زور سے تہا اسلئے اوس
سلطنت کے جاتے ہی کتنا بڑا تنزل اور
انحطاط فارسی زبانکا ہو گیا ہے - برخلاف اوسکے
انگریزی زبانکا شیوع اور فروغ روز بروز
بڑہتا جاتا ہے اگرچہ ہم اس امر کو تسلیم کرتے
ہین کہ حکومت کے زور سے بھی زبانکی ترقی
اور وسعت ہو سکتی ہے اور زبان انگریزی کے
شیوع کی جو وجہین ہین اونمین ایک یہہ بھی وجہ ہے
کہ حکومت اور سلطنت سرکار انگلشیہ کی ہے
اور عموماً حصول ملازمت اس زبانکی تحصیل پر موقوف
ہے اور تمام دفاتر سرکاری مین بھی یہی زبان
مروج اور مستعمل ہے لیکن اسکے ساتھ ہم یہہ بھی
کہہ سکتے ہین کہ علوم اور فنون کی وجہ سے زبان
انگریزی کا زیادہ تر شیوع اور ظہور ہو رہا ہے
ہزارون بلکہ لاکھون آدمی ہندوستان مین ایسے
نکلین گے کہ وہ علوم و فنونکے شوق مین زبان
انگریزیکی تحصیل کرتے ہین فرض کیجئے کہ آپ
علم کیمیا یا جر ثقیل یا علم نباتات یا حیوانات یا معادن
حاصل کرنا چاہین تو کیونکر بغیر انگریزی سیکھے
ہوئے حاصل کر سکتے ہین - اگر یہہ علوم و فنون
ہماری ملکی زبان یعنی اردو زبانمین موجود ہوتے
تو ہمکو انگریزی حاصل کرنے کی احتیاج نہ ہوتی
اگر ہماری عقل سلیم ہے بخوبی سمجہہ سکتے ہین
کہ کوئی حکومت یا سلطنت حوادث اور انقلابسے
بچ نہین سکتی اور صفحہ تواریخ پر ہمیشہ اوسکی حالت
مستمرہ قائم نہین رہ سکتی پس اپنی زبانکی ترقی
ایسی بے بقا اور موہوم اور موقوف شئے پر
منحصر کر دینا درحقیقت ایک بہت بڑی غلط فہمی
ہے ہم ایسے موہوم اور موقوف شئے پر کیون
جمے رہین - مظبوط اور موید شئے کو کیون نہ اختیار
کرین وہ یہی ہے کہ ہم علوم و فنونکو زیادہ تر اپنی
زبانمین رواج دیوین اور جہانتک ہو سکے ہم
عربی اور انگریزی و جرمنی و فرانسیسی وغیرہ
زبانونسے علوم و فنونکی کتابین ترجمہ کر کے اپنی
زبانمین شایع کرین جب یہہ صورت جلوہ ظہور
مین آویگی تو ممکن نہین کہ ہماری زبانکی روشنی
اور ترقی کیسیکے مٹائے مٹ سکے خواہ کیسے ہی
سلطنتونکا انقلاب ہو مگر ہر وقت اور ہر زمانے
مین ہماری زبانکی طرف لوگونکی احتیاج قائم رہیگی
اور جہانتک احتیاج باقی رہیگی وہ ہماری زبانکی
تحصیل مین اور اوسکے ترویج مین کوشش کرتے رہینگے

**نوٹ** بات تو ٹہیک ہے مگر یہہ امر کی نسبت
علم سیاق والے ضرور مرفگیہ ہونگے کیونکہ اس سے
انکا سارا کارخانہ زیر و زبر ہوجاتا ہے - ایڈیٹر



# فلاسفر

## محمڈن فلاسفر
### عارف
(قانون معرفت مصنفہ صاحب نور ایمان)

علم معرفت مین تمام آدمیون کو بلحاظ اونکی نظر دیکھے دو قسم پر منقسم کیا جاتا ہے ایک کو عامی دوسرے کو عارف لکھتے ہین

## فرق عامی اور عارف کا

عامی اور عارف فرق اونکی نظر باطن سے ہوتا ہے کسی شی کے دیکھنے مین عامی نظر باطن اوسکی اپنی غرض پر ہوتی ہے جو اوس شے مصنوع سے رکھتا ہے جمال مصنوع کا اوس سے محجوب رہتا ہے عارف کی نظر باطن اپنی غرض سے پاک ہوتی ہے جمال مصنوع کا اوسپر جلوہ گری کرتا ہے - اسکی مثال ایسی ہے جیسے کبھی کسی انگریزی سوداگر کی دوکانین جاتے ہین تو جسکو کوئی شی کسی اپنی غرض کے لئے مطلوب ہوتی ہے اوسکو وہ شے ہی نظر آتی ہے اور اوس شے مین جو صنعت کاریگر کی ہوتی ہے اوسپر نظر نہین پڑتی بلکہ خیال مین بھی نہین آتی اسوجہ سے کہ اوسکو اپنی غرض جو اوس شے سے ہے پیاری ہے اور وہی اوسکی آنکھون پر متجلے ہے اوسی سے دوسری خوبیان اوس شے کی اوسسے مخفی ہین اور جو صنعت دوست ہوتا ہے کاریگری پیاری معلوم ہوتی ہے وہ جب اوس دوکان مین جاتا ہے تو جس چیز کو دیکھتا ہے پہلے اوسکی نظر کاریگری پر پڑتی ہے اوسی کو دیکھتا ہے اور وہی اوسکی نظرون پر متجلے ہوتی ہے جس شے مین زیادہ کاریگری اور صنعت پاتا ہے اوسیکو بہت پسند کرتا ہی اور اوسپر قربان ہوتا ہے اور اوسکے کاریگر اور صانع سے ایک قسم کی محبت اوسکو پیدا ہوتی ہے یہی حال اس عالم کی دوکان کا ہے جسمین طرح طرح کی اشیا نادرہ صانع حقیقی کے ہزاران ہزار صنعت اور کاریگری سے جسکو کوئی بھی نہین پہونچ سکتا بنائی ہوئی ہر جگہہ اور ہر مقام پر موجود ہین - عامی مصنوع کا عاشق ہے اور عارف صنع خدا کا عامی کو صرف وہ شے نظر آتی ہے اور عارف کو اوسمین ہزارہا صنایع بدایع الہی بلکہ اوس سے بھی

بڑھکر کچھہ اور - اس سے اوسکو صانع
حقیقی سے محبت پیدا ہوتی ہے اور عشق
الہی کی آگ اندر سے بھڑکتی ہے -
مولانا روم قدس سرہ اس مقام پر فرماتے ہین

عاشق صنع خدا با فر بود + عاشق مصنوع او کافر بود

عارفان کامل کی اصطلاح مین کافر غافل
کو کہتے ہین اور مومن آگاہ کو جیسے حضرت
عارف کردگار شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ
فرماتے ہین

ہر آن کو غافل از وے یکزمانست
در آندم کافرست اما نہان است
اگر آن غافلی پیوستہ بودے
در اسلام بروے بستہ بودے

یہان یہہ ظاہر ہے کہ گو عامی اور عارف
کی نظر ظاہر مین کچھہ فرق نہین ہوتا مگر باطن
کی نظر کے فرق سے عارف بینا ہے اور
عامی اندھا - اسلئے کہ باوجودیکہ صانع حقیقی
کے ہزارہا صنعتین ہر ایک شے سے جلوہ گر
ہین - مگر اوسکو نظر نہین آتی ہین پس باطن
کی نظر مین تفاوت ہونے سے اونکے مراتب
مین تفاوت ہے عامی مرتبہ دلو مین ہے
اور عارف مرتبہ علو مین - مولانا جامی قدس سرہ
فرماتے ہین - (دیکھو دفتر دوم سلسلۃ الذہب
مطبوعہ صفحہ ۲۱۹)

دیدۂ جملہ ماندہ دریک جاست
لیکہ اندر نظر تفاوتہاست
آن یکے در جمالی اشیاء
بہ صفتہائے حق بود بینا
ہرچہ بیند بمعنے صفتے
گرود اور اسبیل معرفتے
صدہزار آئینہ است درنظرش
بصفات خدائے راہبرش

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
نے مکتوب نمبر ۱۰۳ مین فرمایا ہے کہ عارف
صنع مین صانع کو دیکھتا ہے - اور بقدر وضوح
نور اوس سے مسرور رہوتا ہے - عامی اندھا
اوس سے دور رہوتا ہے اور اپنے اندھے پن
حضور مین نفور رہوتا ہے - عارف کا مرتبہ
معرفت مین اسقدر اونچا ہے کہ فرشتونکا بھی
گذر وہان نہین ہے بیچارے عامی کانو کیا حساب

بیت

عارفان مسند معروف بغایت عالیست
بہوس ہیچ فضولے نہ درین بار رسید

آئینہ شہود مین کہ صورت ہے اوسکی صنع ہے
اور جمال صانع کا اوسمین موافق عرفان بینندہ
کے نظر آتا ہے اور آئینہ غیب مین کہ معانی ہے
عین الیقین سے اوسکا اسقدر وضوح ہوتا ہے
کہ وہ علم ضروری اور حضوری ہوجاتا ہے
(دیکھو صفحہ ۱۷۱ مکتوبات قدوسیہ) اور حضرت
ولد قدس سرہ نے فرمایا (دیکھو مقدمہ نقد النصوص

کہ اللہ تعالی تمام مخلوقات اور موجودات سے
ظاہر تر ہے اور پنہانی اوسکی غائیت پیدائی
سے ہے یعنی - خَفِیٌّ لِشِدَّۃِ ظُهُوْرِہٖ -
کیونکہ ہر مخلوق کو خواہ آدمی ہو یا اور اوسکے
اوصاف سے پہچان سکتے ہین - مثلاً
جب کوئی صورت آدمی کی دیکھتا ہے اور
اوس سے پوچھتے ہین کہ یہہ کون ہے تو
کہتا ہے کہ مین اوسکو نہین پہچانتا اور پھر اختلاط
کے بعد جب افعال اور اقوال اور اخلاق
اور ہنر اوسکے مشاہدہ کر لیتا ہے تو کہتا ہے
کہ اوسکو اب اچھی طرح پہچانتا ہون - پس
اوسنے اوس آدمی کا جو کچھہ دیکھا اور جو موجب
شناخت ہوا وہ صورت اوسکی نہین ہے
بلکہ معنے بے چونی اور بیچگونی اوسکی ہے
پس جبکہ اسقدر اخلاق اور افعال اور اقوال سے
معنے آدمی کے اوسپر ظاہر اور پیدا ہو گئے
تو حق تعالی کہ تمام مخلوقات افعال اور
آثار اور اقوال اوسکے ہین کیسے پنہان رہے
اسلئے کہتے ہین - الحق اظهر من الشمس
فمن طلب البیان بعد العیان فهو
فی الخسران - بیت

ہر کہ بر ہستی حق جوید دلیل
او زیا نمند است و اعمی و ذلیل

اگرچہ کوئی معنے آدمی کے آنکھہ سے نہین
دیکھتا اوسکے افعال اور اقوال سے اوسکو
پہچانتا ہے اور کہتا ہے کہ اوسمین یعنی
آدمی مین ایک جوھر ہے جس سے یہہ سب
اوس سے ظہور مین آتے ہین پھر وہ کسلئے
یون نہین کہتا کہ حق تعالی بھی ایک ذات ہے
جو کچھہ مین دیکھتا ہون یا دیکھہ سکتا ہون سب
اوسکی صنع اور پیدائش ہے پس خدا تعالی
کو سب سے پیدا تر دیکھنا چاھئے اور یون
نہ کہنا چاھئے کہ مین نہیں دیکھتا اگر کوئی سوائے
اسکے اور کچھہ جانے گا اور دیکھے گا تو اوسکی
یہہ مثال ہوگی - کہ کوئی باغ مین جائے
درختون اور پتونکو دیکھے اور کہے کہ مین باغبان
کو نہین دیکھتا - ظاہر ہے کہ وہ بڑا بیوقوف ہے

نظم

این چنین فہم کن خدارا ہم
درہمہ روئے او بہ بین ھر دم
زانکہ خلق است مظہر خالق
می نگر صبح و صباح و ہر فالق
ز آسمان و زمین ہرچہ درواست
جز خدارا مبین گمان در پوست
نیک و بد راچو حق کند پیدا
دیدن غیر او بدست و خطا
صاف معنے است وین ضرر دور از
اہل معنی ز نفش جان ببرند
در سرائے امان شدند مقیم
ہمہ رفتند شاد سوئے نعیم

ایک خشک ریشمین رومال یا ہاتھ سے
رگڑو بلی کی پیٹھ پر بجلی پیدا ہو جائیگی -
اور ہر ایک بال اوسکا ایک دوسرے سے
ہٹے گا -

**دفعہ ۷** - ظاہر ہے کہ جو جسم جتنا بڑا ہوگا
اوتنی ہی بجلی کی زیادہ طاقت پیدا کریگا
اس طاقت کے ماپنے کا ایک آلہ مقیاس
بنایا جاتا ہے جسکی یہہ ترکیب ہے -
ایک چوڑا کانچ کا نل لو اور اوسکو دہات کی
تختی پر رکھو پھر اوسکا ڈھکنا پیتل کا بنا کر
اوسکے بیچمین دو سونے کے ورق لگا کر
اوسپر دہرو پھر دو رانگ کے ورق سونیکے
ورقونکے آمنے سامنے نیچے سے لگاؤ جیسا
کہ شکل نمبر ۳ سے ظاہر ہے -

نمبر ۳




ن ن نل
جسکے دونون
ہین ت تختی
کانچکا نل کہاہے
ورق ہین جو
لگے ہوئے
کی طاقت سے
ر ر رانگ کے

ڈھکنا ہے
منہ کہلے ہوئے
دہات کی جسپر
س س سونیکے
ڈھکنے کے بیچمین
ہین اور بجلی
کہلے ہوئے ہین
ورق ہین جو

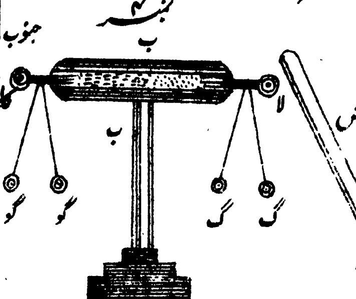
تختی سے ملا کر نل کے بیچ تک اسلئے لگائے ہین
کہ جب سونے کے ورق طاقتور بجلی سے بہت کہل
اوجنے آملین تو بجلی اون سونیکے ورقونکی اونکے

وسیلے سے تختی دہاتی مین ہو کر زمین مین چلی جاتی ہے
جب بجلی کی طاقت ناپتے ہین تو اوس
جسم کو جسپر بجلی پیدا ہوئی ہے مقیاس
ذہبی کے ڈھکنے سے چہوتی ہین جتنی طاقت
بجلی مین ہوتی ہے اوتنے ہی سونیکے ورق
کہل جاتے ہین -

**تجربہ** - ایک لڑکے کو کانچ کے پایونکی
کرسی پر کہڑا کر کر ریشم کے رومال سے
جہاڑو پھر جب وہ لڑکا مقیاس پر انگلی
رکہیگا سونیکے ورق کہل جائینگے اس سے
ظاہر ہے کہ آدمی مین سے بہی بجلی نکلتی ہے

**دفعہ ۸** - دہات کا ایک ایسا بیلن بناؤ
جسکا پایہ کانچ کا ہو اوسکے دونون طرف
دو دو گولیان ارنڈ کے گودیکی نہیکے ہوئے
دہاگونمین لٹکاؤ جیسا کہ شکل نمبر ۴ سے
ظاہر ہے -

نمبر ۴




ب بیلن دہات کا ہے جسکے نیچے کانچ کا پایہ ہے
ش شلاخ کانچ کی ہے جسپر رگڑ سے بجلی ظاہر
کی ہے اور شمال طرف لائی گئی ہے - س

# مخبر

مندرجہ ذیل کتب کارخانہ آستانہ حکمت آگرہ سے بآسانی دستیاب ہوسکتی ہین

| نام کتاب | نام مصنف | قیمت | معہ محصول |
|---|---|---|---|
| مجربات اطبا، فرنگ | ڈاکٹر سید الطاف علی صاحب | ے | ے |
| رسالہ امراض چشم مع تصحیح با تصویر | اے ہلس صاحب بہادر | ۲ر ے | ۴ر ے |
| نیو فارما کوپیا . . . | ڈاکٹر سید الطاف علی صاحب | ۸ر ے | ے |
| آستانہ علم موسم | ایضاً | ۲ر ے | ۶ر ے |
| ترجمہ کوائن لی تشیٹس ۱۸ اسپال تکملہ | ڈاکٹر سید الطاف علی صاحب | ۴ر ے | ۶ر ے |
| پراکٹس آف میڈیسن | ڈاکٹر سید اشرف علی صاحب | ۸ر للعہ | ۱۲ر للعہ |
| مڈوائفری با تصویر | ایضاً | ۶ | ۴ر ۶ |
| سرجری حصہ اول | ڈاکٹر بابو مولا رتن صاحب | ے | ۶ر ے |
| ایضاً حصہ دوم | ایضاً | ے | ۱۰ر ے |
| امراض گوش . . . | ایضاً | ۶ر ے | ۱۰ر ے |
| مٹریا میڈیکا . . . | ڈاکٹر رائے مکند لال صاحب | ۱۱ر عہ | ۱۳ر عہ |
| کیمسٹری . . . . | ایضاً | ۶ر للعہ | ۱۰ر للعہ |
| فارمیسی . . . . | ایضاً | ۲ر ۶ | ۲ر ۶ |
| کلیات طب حصہ اول | ڈاکٹر بابو لوبین چندر صاحب | ۳ر عہ | ۵ر عہ |
| رسالہ نبض دوم مجلد . . . | ڈاکٹر وحید الدین صاحب | ۱۲ر ے | ۱۴ر ے |
| رسالہ سامان اپریشن | حکیم محمد دلاور خاں صاحب | ۸ر | ۱۰ر |
| اسرار الاعضاء . . . . | ڈاکٹر سید عزیز الدین صاحب | ۱۰ر | ۱۲ر |
| توضیح الولادت . . | ایضاً | ۵ر ے | ۹ر ے |
| میڈیکل جورس پروڈنش | ایضاً | ۴ر ۶ | ۶ر ۶ |
| اناٹومی . . . . . | ڈاکٹر جانز صاحب | ۸ر ۶ | ۱۲ر ۶ |
| ایضاً . . . . . . | ڈاکٹر شیخ سبحان علی صاحب | ۶ر ے | ۱۰ر ے |
| رسالہ ہیضہ . . . . . | حکیم غلام نبی صاحب | ۶ر ے | ۱۰ر ے |
| رسالہ آتشک . . . | ایضاً | ۱۰ر | ۱۴ر |
| رسالہ ویکسی نیشن | مولانا ڈاکٹر تجمل حسین صاحب | ۸ر عہ | ۱۲ر عہ |
| | | ۳ر | ۵ر |

| نام کتاب | نام مصنف | قیمت | معہ محصول |
|---|---|---|---|
| معالجات حاذقان ہند | ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب و پنڈت لکشمی رام صاحب | ۵ر ے | ۹ر ے |
| فزیالوجی . . . . . | ڈاکٹر جانز صاحب | ۳ر عہ | ۵ر عہ |
| تصاویر تشریح الانسانی ۱۳۳ تصویرین | ایضاً | ۶ر چہ | ۱۰ر چہ |
| رسالہ قیافہ . . . . . | ایضاً | ۸ر | ۱۰ر |
| وافع التفاح باتباع النکاح | — | ۰۴ر | ۷ر |
| فزیشنس کمپینین | ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب و پنڈت لکشمی رام | ۵ر ے | ۹ر ے |
| رسالہ ہیضہ . . . . . | ایضاً | ۰۲ر | ۵ر |
| تدبیر بقاء نسل انسان | ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب | ۴ر ۶ | ۸ر ۶ |
| گنجینہ طب ممتازیہ | ایضاً | ۶ر ے | ۱۰ر ے |
| معدن الحکمت . . | ایضاً | ۶ر للعہ | ۱۰ر للعہ |
| صحت النساء . . . | ایضاً | ۱ر عہ | ۳ر عہ |
| ہدایت الموسم . . . | ایضاً | ۰۹ر | ۱۲ر |
| رسالہ جریان . . . | ایضاً | ۰۳ر | ۶ر |
| رسالہ علاج آواز | ایضاً | ۰۳ر | ۶ر |
| کنتھہ سدھارن بدھی | ایضاً | ۰۳ر | ۶ر |
| بیدک رتناگر . . . | ایضاً | ۰۶ر | ۹ر |
| رسالہ بدہضمی . . . . | ایضاً | ۱۳ر | ۱۵ر |
| رسالہ غذا . . . . . | ایضاً | ۱۳ر | ۰۵ر |
| رسالہ مجموعہ ہزار فن | منشی پنا لال ورما | ۶ر ے | ۱۰ر ے |
| سلسلۃ الفنون | ایضاً | ۰۴ر | ۷ر |
| رسالہ فوٹوگرافی . . | پنڈت جیرام | ۰۲ر | ۰۵ر |
| رسالہ مسمیرزم . . | ایضاً | ۰۴ر | ۷ر |
| رسالہ درفن دیاسلائی | منشی پنا لال ورما | ۰۶ر | ۹ر |

المشتہر سید مشتاق علی مالک آستانہ حکمت آگرہ

## خوان خلیل

جان معنی ہے حقیقت مین کلام رضوان
منظر عرش سے اونچا ہے مقام رضوان

وہ اچھوتا صحیفہ جسمیں خاص خدا کے پاس سے نازل ہونیوالے انعام خدا کے رسولکے اشتیاق میں ظاہر ہوتے ہین ہر قمری مہینے کی پہلی تاریخ کو حضور حسان الہند محمود اختر نواب حاجی محمد رضوان علیخان صاحب بہادر کے اہتمام سے مطبع گلزار ابراہیم مراد آباد سے شایع ہوتا ہے سالانہ عام سے ۶ع - خاص سے ۸ع -

## دیوان شیفتہ قیمت ۸ر

ذوق و غالب کے ہمعصر

نواب مصطفےٰ خان (شیفتہ) کا دیوان زبان اردو اور وہ بھی خاص دہلی کا روزمرہ کوڑیو نکے مول بک رہا ہے - المشتہر سید محمد میر حسن مالک مطبع رضوی دہلی

## طلسم فصاحت

جذبات کا دریا - خیالات کا چشمہ - عشاق کا مقتل معشوقانہ اداؤنکا البم - حضور حسان الہند محمود اختر

نواب حاجی محمد رضوانعلیخان صاحب

بہادر رئیس اعظم مراد آباد کے اہتمام سے شایع ہوکر (۶ع) سالانہ پر عام کو اور (۹ع) سالانہ خاص کو ماہوار مل سکتا ہے -

## میڈیکل میگزین

عرف

## مخزن طبابت

کلنیکل لکچر ونکا منبع - ہسپتالون اور کالجونکی خبرونکا مخبر - طبی مضامین کے امتحانی سوالونکا معدن - بچون اور عورتونکی امراض کے لکھنے والا - حفظان صحت کا مشتہر - وقت کا ضروری تحفہ قیمت رؤسا سے - امرا سے ۶ع - عوام الناس سے للعہ ۲ع

طلبا سے سالانہ مقرر ہے - (محصول معاف)
المشتہر عبد الوہاب - صوفی منیجر میڈیکل میگزین لاہور

## مشیت اللہ

(ہدائیت آسمانی و دبیان حقایق عالم روحانی و جسمانی) پورے پانچ برس مین ایک سو بیس رسالونکے مجموعہ کا سلسلہ رسالہ ماہوار کے طریق پر شایع ہوتا ہے خوبئ مضامین دیکھنے کے متعلق ہے قیمت ایک سال کے لئے سوا پچاس ۲۵ پچیس - بارہ ۱۲ - چھ ۶ - تین ۳ روپیہ بلحاظ مراتب مرحمت فرماوین - المشتہر نیازمند عبد اللہ مہتمم رسالہ مشیت اللہ پھول گلی بھنڈی بازار بمبئی

## قاضی عبد الشکور بن قاضی عبد اللطیف

(تاجر کتب بمبئی بھنڈی بازار کی)

دوکان نمبری (۱۰۱) مین جمیع علوم و فنونکی کتابین انگریزی - عربی - فارسی - اردو گجراتی - مرہٹی واسطے فروخت کے موجود ہین اور ہنین لو - زبدۃ الاسرار منتخب بہجت الاسرار بمناقب جناب غوث الاعظم قیمت (۱۲ ر) اور شرح جزری (علم قرات مین) قیمت (۸ ر) ضرور منگواؤ

## مرآت خیال

ایشیائی شاعری - ہر شعر نشتر - آفتاب الشعرا ملا ابو محمد حسین شعری کا کلام - چھپائی لکھائی کاغذ عمدہ - تقطیع کے اعتبار سے بھی کیسے حسن دلفریب سے کم نہین - نظم مین اگلے سخن سنجون کا کلام نئی طبع آزمائی کرنیوالے اذکیا کے لئے غایت درجہ مفید ہے (قیمت) حکیم غلام محی الدین منیجر مطبع مصطفائی امرتسر سے

## سوانح عمری اخبارات حصہ اول

ہفت اقلیم کے اردو - فارسی - عربی اخبار آنکی زندہ تاریخ (۱۵۱۸) اخبارات و مطابع کا مفصل ذکر ہے قیمت پختہ دو روپیہ آٹھ آنہ مقرر ہے -